عمران سیریز

موت کا دائرہ

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
پاک گیٹ
ملتان

چند باتیں

محترم قارئین!

سلام مسنون! ادھورے فارمولے کی کہانی ابھی آگے بڑھتی ہے۔ اس کا دوسرا اور آخری حصہ "موت کا دائرہ" کے روپ میں آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ بعض مشن ایسے ہوتے ہیں جو بظاہر انتہائی آسان اور سیدھے سادھے محسوس ہوتے ہیں۔ یوں لگتا ہے جیسے اس مشن کو انجام تک پہنچانا چٹکی بجا دینے کے مترادف ہے ——— لیکن یہی سیدھے سادھے مشن درحقیقت ایسے پیچیدہ اور تہہ در تہہ ثابت ہوتے ہیں کہ انہیں انجام تک پہنچانے کے لئے موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالنا پڑتی ہیں۔

ادھورا فارمولا بھی ایک ایسا ہی مشن تھا جس کے متعلق عمران کا دعویٰ تھا کہ وہ چٹکی بجاتے ہی اس مشن کو اختتام تک پہنچا دے گا۔ لیکن جب نتیجہ سامنے آیا تو عمران کو معلوم ہوا کہ وہ بس چٹکی ہی بجاتا رہ گیا ہے۔ مجرم اپنے مشن میں کامیاب ہو کر لوٹ بھی چکے ہیں۔

مگر عمران صرف چٹکی بجانا ہی نہیں جانتا۔ وہ حالات و واقعات کو اپنے حق میں پلٹنے کی بھی ہمت رکھتا ہے ——— چنانچہ کہانی ایک نئے موڑ میں داخل ہوتی ہے اور پھر انتہائی خوفناک اور جان لیوا واقعات کا ایک ایسا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے کہ ہر موڑ پہلے سے کہیں زیادہ ہنگامہ خیز بن جاتا ہے۔

کیا عمران شیر کی کچھار میں داخل ہو کر ان کے منہ سے شکار چھین لینے میں کامیاب ہو جاتا ہے ۔۔۔۔۔ ؟ یا پھر ہمیشہ کے لئے موت کی تاریک وادیوں میں داخل ہونے پر مجبور کر دیا جاتا ہے ۔

اس کا فیصلہ تو آپ کہانی پڑھنے کے بعد ہی کر سکیں گے ۔ فی الحال اتنا بتا دینا ہی کافی ہے کہ یہ عمران کی زندگی کا ایک ایسا کارنامہ ہے جسے صحیح معنوں میں شاہکار کہا جا سکتا ہے ۔

والسّلام

مظہر کلیم ایم ۔ اے

" سوازو خوش ہو جاؤ میرے دوست میں نے تمہارے دشمن کا پتہ چلا لیا ہے ۔۔۔۔۔" کمرے میں داخل ہوتے ہی ٹریگا نے مسرت سے بھرپور لہجے میں کہا ۔

" ارے اتنی جلدی ۔ اتنی جلدی کیسے پتہ چل گیا ۔ ابھی پندرہ منٹ پہلے تو تم یہاں سے گئے ہو ۔۔۔۔۔" سوازو نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" بس اتفاق ہے فوراً پتہ چل گیا ۔ میں نے یہاں قریب ہی ایک کیفے کے سامنے کار روکی اور پھر ہوٹل قلوپطرہ کے مینجر سے فون پر بات کی مجھے مادام نے بتایا تھا کہ تمہارا جھگڑا ہوٹل قلوپطرہ میں ہوا تھا ۔ اس مینجر نے مجھے بتا دیا کہ وہ حبشی کسی پرنس آف ڈھمپ کا ساتھی ہے اور پرنس آف ڈھمپ کنگ روڈ کے فلیٹ نمبر ۲۰۰ میں رہتا ہے ۔۔۔۔۔" ٹریگا نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"اوہ واقعی یہ تو اچھا ہوا اس کا پتہ چل گیا۔ اب میں ٹھیک ہوتے ہی اس پر چڑھ دوڑوں گا ـــــ" سوازو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر تم کہو تو میں اپنے ساتھیوں سمیت جا کر اس حبشی کو اغوا کر لاؤں ـــ" ٹریگا نے آفر کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں ابھی مادام کا مغربی جرمنی سے فون آیا تھا انھوں نے کہا تھا کہ پرنس آف ڈھمپ جس کا اصل نام علی عمران ہے سے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ اور ابھی میں کچھ کرنے کے قابل نہیں ہوں۔ اس لیے تم خاموش رہو جب میں ٹھیک ہو جاؤں گا پھر کارروائی کریں گے ـــــ" سوازو نے جواب دیا۔

"مادام کا فون آیا تھا کب ـــــ" ٹریگا نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ابھی تھوڑی دیر پہلے آیا تھا۔ وہ تمھارے متعلق پوچھ رہی تھیں۔ میں نے انھیں بتایا ہے کہ تم اس حبشی کی تلاش میں گئے ہو ـــــ" سوازو نے جواب دیا ـــــ اور پھر اس سے پہلے کہ ٹریگا کوئی جواب دیتا اچانک باہر ٹھک ٹھک کی آوازیں سنائی دیں اور پھر یوں لگا جیسے تین آدمی فرش پر گرے ہوں۔ ان تینوں کے گرنے کی باقاعدہ آوازیں سنائی دی تھیں۔

"ارے یہ کیا ہوا۔ یہ کس کے گرنے کی آوازیں ہیں ـــــ" ٹریگا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ تیزی سے گھوما اور بھاگتا ہوا دروازے سے باہر نکلتا چلا گیا۔ سوازو اسی طرح بستر پر لیٹا ہوا تھا۔ مگر اس کے کان باہر کی طرف لگے ہوئے تھے اور پھر چند لمحوں بعد اسے کسی اور کے گرنے کی آواز سنائی دی اور ایک ہلکی سی کراہ بھی سنائی دی تھی۔

"ٹریگا کیا ہوا۔ یہ کن کے گرنے کی آوازیں ہیں ـــــ" سوازو نے بے اختیار وہیں لیٹے لیٹے چیخ کر کہا ـــــ لیکن باہر سے کوئی جواب نہ سنائی دیا۔

البتہ ایک آدمی کے قدموں کی آوازیں ابھریں جو اس کمرے کی طرف بڑھا چلا آ رہا تھا۔ سوازو نے پھرتی سے قریب پڑا ہوا ریوالور اٹھا لیا اور اس کا رخ دروازے کی طرف کر دیا۔ اس کی نظریں دروازے پر جمی ہوئی تھیں اور انگلی ٹریگر پر تھی۔ اسی لمحے اسے ایک سایہ دروازے پر نظر آیا اور سوازو نے فوراً ہی ٹریگر دبا دیا۔ ایک دھماکہ ہوا اور گولی دروازے کی چوکھٹ میں جا لگی۔ کیونکہ سایہ غائب ہو چکا تھا۔

"کون ہے۔ باہر کون ہے خبردار ـــــ" سوازو نے چیخ کر کہا لیکن باہر سے کوئی جواب سنائی نہ دیا۔ وہ اسی طرح بستر پر لیٹا ہوا تھا۔ البتہ اس کی نظریں دروازے پر جمی ہوئی تھیں۔ اور انگلی ٹریگر پر تھی۔ اسے بھرپور خطرے کا احساس ہو گیا تھا لیکن ظاہر ہے وہ ہل جل نہیں سکتا تھا۔ اس لیے وہ خاموش پڑا رہا۔ مگر چند لمحوں بعد اچانک اس کی پشت کے اوپر ٹھک کی آواز ابھری اور دوسرے لمحے ریوالور اس کے ہاتھوں سے نکلتا چلا گیا۔ سوازو اچھل کر سیدھا ہوا تو اسی لمحے ایک نوجوان پشت کی طرف موجود کھڑکی میں سے کود کر اندر آ گیا۔ اس کے ہاتھوں میں سائلنسر لگا ریوالور موجود تھا اور چہرے پر حماقتیں ـــــ سوازو اسے دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہ اس حبشی کا ساتھی پرنس آف ڈھمپ یا علی عمران ہے جس کے متعلق مادام نے اسے ہوشیار رہنے کے لیے کہا تھا۔ سوازو اب بری طرح بے بس ہو چکا تھا۔ اس کا نچلا دھڑ حرکت نہ کر سکتا تھا۔ اس لیے وہ خاموش پڑا عمران کو دیکھتا رہا۔ جس کے چہرے پر حماقتیں ہی حماقتیں نظر آ رہی تھیں۔

"تمہارا ساتھی ٹریگا اور تین مسلح افراد برآمدے میں لاشوں کی صورت میں پڑے ہوئے ہیں ـــــ" عمران نے آگے بڑھ کر بستر کے قریب رکتے ہوئے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"میں بے بس ہوں ورنہ تم اس طرح اطمینان سے نہ کھڑے ہوتے۔ کاش میں ٹھیک ہوتا ــــ" سوازو نے دانتوں سے ہونٹ کاٹتے ہوئے بھینچے بھینچے لہجے میں کہا۔

"میں تمہاری بے بسی جانتا ہوں اور یقین کرو میں بے بس آدمی پر ہاتھ اٹھانا سخت ترین بہادری ــــ اوہ سوری بزدلی سمجھتا ہوں اور یہ بھی بتا دوں کہ میں سخت بزدل آدمی ہوں۔ بہرحال میرا یہاں آنے کا مقصد صرف چند معلومات حاصل کرنی ہیں ــــ اگر تم بتا دو تو تمہاری مہربانی ہے ــــ" عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"میں مر سکتا ہوں کچھ بتا نہیں سکتا۔ تمہارا جو جی چاہے کر لو۔ میرا قیمہ بنا ڈالو مگر میری زبان بند ہی رہے گی ــــ" سوازو نے بڑے مضبوط لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ارے مجھے حبشیوں کا کالا کالا قیمہ قطعاً پسند نہیں ہے۔ اس قیمے سے بنے ہوئے کوفتے بھی کالے ہوتے ہیں۔ اور نہ مجھے کوفتے بے پناہ پسند ہونے کے باوجود کالے کوفتے قطعاً پسند نہیں ہیں ــــ" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا ریوالور بھی جیب میں ڈال لیا۔

"کاش میں ٹھیک ہوتا تو تم اس طرح باتیں کرنے کے قابل نہ ہوتے۔" سوازو نے بھینچے بھینچے لہجے میں کہا۔

"ہو سکتا ہے تمہاری یہ حسرت بھی پوری ہو جائے۔ بہرحال میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔ تم مجھے صرف اتنا بتا دو کہ مادام ٹیلر اور ہائی برڈ اس وقت کہاں مل سکتے ہیں ــــ" عمران نے کہا۔

"مادام ٹیلر اور ہائی برڈ، یہ کون لوگ ہیں میں تو نہیں جانتا ــــ" سوازو

نے جواب دیا۔ ویسے ان دونوں ناموں پر اس کی آنکھوں میں پیدا ہونے والی چمک عمران کی نگاہوں سے نہ چھپ سکی تھی۔

"دیکھو مجھے معلوم ہے کہ تم مادام ٹیلر کے محافظ ہو۔ ہوٹل قلوپطرہ میں تمہارے ساتھ جو محترمہ تھیں وہ مادام ٹیلر ہیں اور ان کا ساتھی جسے وہ مارٹن کہہ رہی تھیں۔ بین الاقوامی مجرم ہائی برڈ ہے اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ وہ یہاں کی ایک خفیہ لیبارٹری سے ایک ادھورے فارمولے کی فلم یہاں سے حاصل کر کے مغربی جرمنی جا چکے ہیں۔ وہ جس پرواز سے گئے ہیں وہ اب سے تھوڑی دیر پہلے ہی مغربی جرمنی پہنچی ہو گی۔ تمہیں وہ یہاں اس لیے چھوڑ گئے ہیں کہ تم ٹھیک ہو جاؤ تو واپس پہنچ جاؤ ــــ" عمران نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"تم جو کچھ کہہ رہے ہو۔ مجھے اس سلسلے میں کچھ بھی نہیں معلوم اور اگر معلوم بھی ہے تو تم مجھ سے نہیں اگلوا سکتے ــــ" سوازو نے مضبوط لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ عمران اس کی ٹائپ کو اچھی طرح جانتا تھا کہ ایسے آدمی مر تو سکتے ہیں لیکن اپنی مرضی کے علاوہ کچھ نہیں بتا سکتے۔ ہر قسم کا تشدد ان کے لیے بے کار ثابت ہوتا ہے اس لیے انہیں نفسیاتی طور پر ہی ڈیل کیا جا سکتا ہے۔

"سنو سوازو۔ مجھے معلوم ہے کہ تم جوانا سے انتقام لینے کے لیے بری طرح تڑپ رہے ہو گے ــــ" عمران نے چند لمحوں کے بعد کہا۔

"ہاں میری یہ سب سے بڑی حسرت ہے کہ میں ٹھیک ہوتے ہی اس حبشی سے اپنی بے عزتی کا بھرپور انتقام لوں ــــ" سوازو نے جواب دیا۔

"تمہاری یہ حسرت پوری ہو سکتی ہے۔ تمہاری دونوں ٹانگوں کی ہڈیاں ٹوٹ چکی ہیں اور ان پر پلستر چڑھا ہوا ہے۔ ان کو ٹھیک ہونے میں ابھی کم از کم دس روز چاہئیں۔ مگر میرے پاس ایک دیسی دوا ہے تم آدھے گھنٹے بعد

آسانی سے چل پھر سکو گے اور اس کے بعد تمھیں مکمل آزادی ہو گی کہ تم جوانا سے کھلے طور پر لڑ سکو۔ اگر تم اُسے شکست دے سکو تو مجھے بے حد خوشی ہو گی کیونکہ وہ میرے لیے بوجھ بنا ہوا ہے۔ خواہ مخواہ ہمیں بوتلیں شراب کی ضرب پڑ رہی ہے۔" عمران نے بڑے پُر خلوص لہجے میں کہا۔

"کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔ کیا تمھارے پاس ایسی دوا ہے ــــــ" سوازو نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"تم تجربہ کر سکتے ہو۔ کہو تو میں تمھاری ایک ٹانگ ٹھیک کر دوں ــــــ" عمران نے کہا۔

"اگر تم ایسا کر دو تو میں تمھیں سب کچھ بتا دوں گا ــــــ" سوازو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پکا وعدہ مردوں والا ــــــ" عمران نے کہا۔

"بالکل پکا۔ اگر تم سچے ہو تو میں بھی سچ بولوں گا ــــــ" سوازو نے جواب دیا اور عمران اس کی آنکھوں کو دیکھ کر یہ سمجھ گیا کہ سوازو واقعی سچ بول رہا ہے۔ ویسے بھی وہ ایسے لوگوں کی نفسیات اچھی طرح سمجھتا تھا۔ کہ انتقام لینے کے چکر میں یہ دشمن کو بھی سینے سے لگا لیتے ہیں۔

"اوکے ــــــ" عمران نے کہا اور پھر وہ قریب پڑے ہوئے ٹیلیفون کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور پھر نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔

"یس جوزف سپیکنگ ــــــ" رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں جوانا کہاں ہے ــــــ" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ باس وہ موجود ہے ــــــ" جوزف نے چونکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اچھا ایسا کرو ایمرجنسی میڈیکل باکس سے سبز رنگ کے دو انجکشن وائلز نکال کر ایک سرنج سمیت اُسے دے دو اور اُسے کہو کہ وہ یہ چیزیں لے کر فوراً گلشن کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو پانچ پر پہنچ جائے زیادہ سے زیادہ دس منٹ میں ــــــ" عمران نے اُسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"بہتر باس ــــــ" دوسری طرف سے جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"لو تمھاری دوا اور تمھارا دشمن بھی دونوں آ رہے ہیں۔ اب تم ذہنی طور پر اپنا انتقام لینے کے لیے تیار ہو جاؤ ــــــ" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تیار ہوں ــــــ" سوازو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا میں کوٹھی کے پھاٹک پر جاتا ہوں جوانا کو لینے کے لیے ــــــ" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور وہ تیزی سے قدم اٹھاتا ہوا دروازے سے نکلا اور سیدھا پھاٹک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھول کر وہ باہر نکلا اور اطمینان سے کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد اُسے جوانا کی کار تیزی سے کوٹھی کی طرف بڑھتی نظر آئی۔ جوانا اسٹیئرنگ پر موجود تھا جیسے ہی کار پھاٹک کے قریب پہنچی۔ عمران نے ہاتھ اٹھا کر اُسے روکا۔

"ٹھہرو میں پھاٹک کھولتا ہوں ــــــ" عمران نے کہا اور پھر کھڑکی سے واپس اندر آیا اور اس نے پھاٹک کھول دیا۔ "جوانا کار اندر پورچ میں لے چلو ــــــ" عمران نے کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا کار پورچ میں لے جاتا گیا۔ پورچ میں کار رکتے ہی ــــــ جوانا نیچے اُترا اور پھر برآمدے میں پڑی ہوئی لاشیں دیکھ کر بُری طرح چونک پڑا۔

"فکر نہ کرو یہ لاشیں ہیں۔ تمھارا کچھ نہیں بگاڑ سکیں البتہ اندر کمرے میں

تمہارا دشمن تمہارے انتظار میں موجود ہے ۔۔۔۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" دشمن ۔۔۔۔" جوانا نے چونکتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

" وہی حبشی سوازو جس کی تم نے ہوٹل قلوپطرہ میں ٹانگیں توڑی تھیں۔ میں نے اس سے سودا کیا ہے۔ وہ مجھے معلومات دے گا اور میں اسے تم سے لڑنے کا پورا موقع دوں گا۔ بولو کیا خیال ہے ۔۔۔۔" عمران نے برآمدے کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے کہا۔

" لیکن وہ تو ٹانگوں سے معذور ہے پھر کیسے لڑے گا ۔۔۔۔" جوانا نے کہا۔

" وہ تم وائلز اور سرنج لے آئے ہو ۔۔۔۔" عمران نے پوچھا۔

" ہاں یہ ڈبہ دیا ہے جوزف نے ۔۔۔۔" جوانا نے جیب سے ایک چھوٹا سا ڈبہ نکال کر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

" بس ٹھیک ہے یہ ڈبہ اس کی ٹانگیں ٹھیک کر دے گا پھر تم جانو اور سوازو" عمران نے کہا۔

" لیکن ایک شرط ہے ماسٹر۔ اس بار تم مجھے روکو گے نہیں پچھلی بار بھی تم نے عین موقع پر مداخلت کر دی تھی اور میرا خون اب تک کھول رہا ہے ۔۔۔۔" جوانا نے کہا۔

" اس وقت ہم ہوٹل میں تھے۔ اس لیے تم کو ایک مخصوص درجہ حرارت تک ہی کھولایا جا سکتا تھا۔ اب ایسی کوئی پابندی نہیں ہے ۔۔۔۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جوانا نے سر ہلا دیا اور اس کے چہرے پر چمک آگئی تھی۔

" میرا بھی ہاتھ اس کی گردن توڑنے کے لیے بے چین ہے ماسٹر ۔۔۔۔"

جوانا نے جواب دیا۔

اسی لمحے وہ دونوں اس کمرے میں داخل ہو گئے جس میں سوازو لیٹا ہوا تھا۔ وہ عمران اور جوانا کو دیکھ کر چونکا اور پھر جوانا کو دیکھتے ہی اس کی آنکھوں میں شعلے بھڑک اٹھے۔ انتقام کے شعلے۔

" کیا تم اب بھی اپنے وعدے پر قائم ہو سوازو ۔۔۔۔" عمران نے اس کے قریب پہنچتے ہوئے کہا۔

" ہاں میں قائم ہوں ۔۔۔۔" سوازو نے مضبوط لہجے میں کہا۔

" او کے ۔۔۔۔" عمران نے کہا اور پھر اس نے ڈبہ کھول کر اس میں سے سرنج اور سبز رنگ کے محلول کی ایک وائل اٹھا کر اس کی گردن انگلی کی ضرب سے توڑی اور پھر سرنج اس وائل میں پڑے ہوئے محلول سے بھری۔ خالی وائل اس نے دوبارہ ڈبے میں ڈالی اور پھر سرنج اٹھائے وہ سوازو کی بائیں ٹانگ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے سرنج بیڈ پر رکھی اور پھر اس نے جیب سے ایک پتلی دھار والا خنجر نکال کر اس کا پلستر کاٹنا شروع کر دیا۔

" حرکت مت کرنا ورنہ ہڈی اپنی جگہ سے کھسک جائے گی ۔۔۔۔" عمران نے سوازو سے مخاطب ہو کر کہا اور سوازو بے حس و حرکت ہو گیا۔ عمران نے چند لمحوں میں ہی پلستر کاٹ کر ایک طرف پھینکا اور پھر سرنج اٹھا کر اس نے پنڈلی پر اس جگہ جہاں ٹانکے لگے ہوئے تھے۔ انجکشن لگا دیا۔ سبز رنگ کا محلول سوازو کی پنڈلی میں منتقل ہو چکا تھا۔ عمران سرنج اٹھائے پیچھے ہٹا اور پھر اس نے سرنج واپس ڈبے میں ڈال دی۔

" چند لمحوں بعد تم اپنی ٹانگ کو حرکت دے سکتے ہو ۔۔۔۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر واقعی چند لمحوں بعد سوازو نے اپنی ٹانگ کو

حرکت دی اور اس کے چہرے پر حیرت کے آثار چھاتے چلے گئے۔ وہ بڑی آسانی سے ٹانگ کو موڑ رہا تھا۔ اس نے بستر کی سائیڈ پر پیر رکھ کر ٹانگ پر زور ڈالا۔ تو اُسے کوئی تکلیف نہ ہوئی۔

"ارے حیرت ہے تم تو جادوگر ہو۔ یہ ٹانگ تو بالکل ٹھیک ہو چکی ہے" سوازو کے لہجے میں واقعی بے پناہ حیرت تھی۔ اُسے شاید اس حیرت انگیز واقعے پر یقین نہ آرہا تھا۔

"نہ صرف ٹھیک ہو چکی ہے بلکہ اب جوانا چاہے بھی سہی تو تمھاری ہڈی اس جگہ سے نہیں توڑ سکتا ـــــ" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے اب مجھے تمھاری بات پر یقین آگیا ہے۔ بولو تم کیا پوچھنا چاہتے ہو۔ لیکن ایسا نہ ہو کہ تم معلومات حاصل کرنے کے بعد میری دوسری ٹانگ ٹھیک نہ کرو ـــــ" سوازو نے اچانک کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"نہ ٹھیک کرنے کے مجھے کیا ملے گا۔ میں نے تمھیں بتایا ہے کہ میں جوانا کو مستقل برداشت کر رہا ہوں ـــــ" عمران نے جوانا کی طرف مڑ کر آنکھ مارتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے پوچھو ـــــ" سوازو نے ایک گہرا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"مادام ٹیلر اور ہائی برڈ کے متعلق تمام تفصیلات بتا دو ـــــ" عمران نے ٹھہرے لہجے میں کہا۔

"مادام ٹیلر ایکریمیا کے دارالحکومت ناراک کے ساؤتھ ڈویژن میں چینل زون کی پہاڑی کے اوپر بنے ہوئے محل نما مینشن میں رہتی ہے۔ وہاں وہ بوڑھی عورت کے میک اَپ میں رہتی ہے۔ ہائی برڈ اس کا ملازم ہے۔ وہ بے حد ذہین اور چالاک آدمی ہے۔ مشن کی پلاننگ مادام کرتی ہے اور اس کو پایۂ تکمیل

ہائی برڈ کرتا ہے۔ اس وقت مادام ٹیلر اور ہائی برڈ مغربی جرمنی کے ہوٹل ناتش میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ وہ موجودہ مشن میں حاصل ہونے والا راز کل گیارہ بجے ایکریمیا سپر سیکرٹ سروس کے ایجنٹ کرانگر کے حوالے کریں گی اور پھر اپنے مینشن میں چلی جائیں گی۔ جہاں ہائی برڈ ایک ہفتے کے لیے اُنکے مہمان کے طور پر ٹھہرے گا ـــــ" سوازو نے خود ہی تمام تفصیلات بتا دیں۔ وہ اس لیے بتا رہا تھا کہ اُسے معلوم تھا کہ علی عمران اگر مینشن پر پہنچے گا بھی سہی تو آسانی سے پکڑ لیا جائے گا۔ مادام نے وہاں انتظامات ہی ایسے کیے ہوئے تھے کہ اس کی مرضی کے بغیر مکھی بھی اندر نہ جا سکتی تھی۔ اس لیے اس کے خیال میں یہ تمام معلومات بے ضرر تھیں۔ عمران ان سے کوئی فائدہ نہ اٹھا سکتا تھا۔

"وہ مغربی جرمنی کیوں گئی ہیں۔ اپنے مینشن میں کیوں نہیں گئیں ـــــ" عمران نے پوچھا۔

"ویسے تو مجھے معلوم نہ ہوتا ابھی تھوڑی دیر پہلے ان کا فون آیا تھا۔ میں نے ویسے ہی ان سے یہ سوال پوچھ لیا تھا۔ انھوں نے بتایا ہے کہ وہ پارٹی سے مزید رقم حاصل کرنا چاہتی ہیں اور ایکریمیا میں سپر سیکرٹ سروس کے ہاتھ لمبے ہیں۔ اس لیے انھوں نے مغربی جرمنی میں بیٹھ کر سودا بازی کرنی مناسب سمجھی۔ وہ اس راز کے لیے پہلے بھی ایک کروڑ ڈالر وصول کر چکی ہیں۔ اب انھوں نے مزید پچاس لاکھ ڈالر کا سودا کیا ہے اور کل گیارہ بجے وہ ایجنٹ کرانگر پچاس لاکھ ڈالر کا ڈرافٹ لے کر ان کے پاس پہنچے گا اور ان سے وہ راز حاصل کرے گا۔ پھر مادام اور ہائی برڈ مینشن میں منتقل ہو جائیں گے ـــــ" سوازو نے جواب دیتے ہوئے بتایا۔

"تم نے کرانگر کو دیکھا ہے ـــــ" عمران نے پوچھا۔

"ہاں میں نے دیکھا ہوا ہے ——" سوازو نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"اس کا حلیہ تفصیل سے بتاؤ ——" عمران نے کہا اور سوازو نے تفصیل سے اس کا حلیہ بتا دیا۔

"او۔ کے۔ اب یہ بتاؤ کہ گیارہ بجے کا وقت مغربی جرمنی کا ہے یا پاکیشیا کا" عمران نے سر ہلاتے ہوئے پوچھا۔

"ظاہر ہے مغربی جرمنی کا ہی ہو گا۔ مادام وہیں سے بول رہی تھیں ——" سوازو نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ اب مینشن کے متعلق تمام تفصیلات بتا دو ——" عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"مینشن میں مادام نے زبردست سائنسی حفاظتی انتظامات کر رکھے ہیں۔ مجھے ان تفصیلات کا علم نہیں ہے۔ کیونکہ انھیں مادام ہی آپریٹ کرتی ہے۔ ویسے انھوں نے وہاں باقاعدہ سیکورٹی گارڈ رکھے ہوئے ہیں جو مشین گنوں سے مسلح ہوتے ہیں اور چوبیس گھنٹے پہرہ دیتے ہیں۔ چونکہ مینشن ایک اونچی پہاڑی کی چوٹی پر بنا ہوا ہے اس لیے نیچے سے پہاڑی پر چڑھنے والا ایک لمحے میں چیک ہو جاتا ہے۔ تم اگر وہاں جانے کے متعلق سوچ رہے ہو تو یہ تمھاری خام خیالی ہے۔ وہاں کوئی نہیں جا سکتا ——" سوازو نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ تھینک یو۔ تم نے واقعی مجھے قیمتی معلومات دی ہیں۔ اس لیے میں تمھاری دوسری ٹانگ بھی ٹھیک کر دیتا ہوں۔ اس کے بعد تم جانو اور جوانا" عمران نے کہا اور اس نے ڈبے میں سے دوسری وائل نکال کر اسے سرنج میں منتقل کر کے اس نے ایک بار پھر خنجر سے اس کی دائیں ٹانگ کا پلستر کاٹا اور پھر انجکشن لگا کر وہ پیچھے ہٹ گیا۔

"لو بھئی جوانا اب تم اپنے ہاتھوں کی کھجلی مٹا دو۔ لیکن ایک بات کا خیال رہے مجھے بے حد جلدی ہے۔ اس لیے تماشا جلدی ختم ہونا چاہیے ——" عمران نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں ماسٹر ——" جوانا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ سوازو خاموش پڑا تھا اور پھر اس نے دوسری ٹانگ بھی ہلائی۔ کچھ دیر وہ ہلاتا رہا۔ اس نے بستر کی سائیڈ پر پیر رکھ کر اس کو جھٹکا دیا اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر بستر سے نیچے اتر آیا۔ اس کے چہرے پر اپنے ٹھیک ہو جانے کی مسرت کے ساتھ ساتھ جوانا سے انتقام لینے کی ملی جلی جھلکیاں نمایاں تھیں۔

"اچھی طرح ٹھیک ہو جاؤ تاکہ پھر تمھیں کوئی حسرت رکھنے کا موقع نہیں ملے گا ——" جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور سوازو خاموشی سے کمرے میں دوڑتا رہا۔ وہ بستر پر پڑے پڑے مفلوج سا ہو گیا تھا اور اب بھاگ بھاگ کر اپنے جسم کو فٹ کرنے میں مصروف تھا جب کہ عمران اور جوانا دونوں ایک طرف کھڑے ہوئے اسے دلچسپ نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

"میرا خیال ہے باہر کھلی جگہ پر چلے چلیں تاکہ کوئی رکاوٹ نہ ہو ——" جوانا نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیوں اس کے بھاگنے کا سکوپ بنا رہے ہو۔ جو اٹھک بیٹھک کرنی ہے یہیں کر لو ——" عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں بھاگوں گا۔ یعنی سوازو اپنے دشمن سے ڈر کر بھاگ جائے گا۔ یہ تم کہہ رہے ہو ——" سوازو نے پلٹ کر انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور دوسرا لمحہ عمران اور جوانا کے لیے حیرت انگیز ثابت ہوا کیونکہ سوازو نے انتہائی پھرتی سے جیب سے نہ صرف ریوالور نکالا بلکہ اس نے پلک جھپکنے

بیں عمران پر فائر کر دیا اور عمران لاشعوری طور پر تیزی سے ایک طرف ہٹا اور گولی اس کے قریب سے گزری مگر اسی لمحے جوانا کی چیخ سنائی دی اور وہ لٹو کی طرح گھوم گیا۔ گولی اس کے بازو میں گھستی چلی گئی تھی۔ عمران نے تیزی سے پیچھے ہٹتے ہی بجلی کی سی تیزی سے چھلانگ لگائی اور سوازدو کو دوسری گولی چلانے کی حسرت ہی رہ گئی۔ عمران کی گھومتی ہوئی لات اس کے ہاتھ پر پڑی اور ریوالور اس کے ہاتھ سے نکل کر فضا میں اچھلا اور دوسرے لمحے عمران نے اُسے کیچ کر لیا۔ سوازدو ہاتھ سے ریوالور نکلتے ہی تیزی سے جھکا اور پھر کمرے کے درمیان میں رکھا ہوا بیڈ اس کے ہاتھوں پر اٹھتا ہوا جوانا اور عمران دونوں سے پوری قوت سے ٹکرایا اور وہ دونوں بیڈ کی اس اچانک ضرب سے فرش پر ڈھیر ہو گئے۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ اب سوازدو اپنا انتقام لے گا۔ بھرپور انتقام ـــــ" سوازدو نے بڑے وحشیانہ انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں چمکتا ہوا خنجر نمودار ہو گیا۔ عمران سے واقعی غلطی ہو گئی تھی کہ اس نے اُسے ہینڈل کرنے سے پہلے اس کی تلاشی نہ لی تھی۔

ابھی سوازدو نے خنجر نکالا ہی تھا کہ دوسرا لمحہ اس پر بھاری پڑا اور وہ بیڈ جو عمران اور جوانا پر پھینکا گیا تھا۔ واپس اڑتا ہوا سوازدو سے ٹکرایا اور سوازدو اس کا دھکا لگنے سے پچھلی دیوار سے جا ٹکرایا۔ لیکن دیوار سے ٹکراتے ہی اس کے جسم نے قلابازی کھائی اور بیڈ اس کے جسم سے اور پھر بعد میں دیوار سے ٹکراتا ہوا سائیڈ کی دیوار سے جا ٹکرایا۔ اب کمرہ خالی تھا۔ ایک کونے میں عمران اور جوانا کھڑے ہوئے تھے۔ جب کہ دوسرے کونے میں سوازدو کھڑا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں خنجر ابھی تک موجود تھا۔ جوانا کے بازو سے خون تیزی سے

بہہ رہا تھا۔ لیکن جوانا یوں کھڑا تھا جیسے اُسے اپنے بازو کی ذرا برابر بھی پرواہ نہ ہو۔

"جوانا تم زخمی ہو۔ اس لیے تمہارے حصے کی لڑائی میں کر لیتا ہوں ـــــ" عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"نہیں ماسٹر اس نے دھوکے سے وار کیا ہے۔ اس لیے اسے سزا بھی میں دوں گا ـــــ" جوانا نے تلخ لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے اُس نے بڑے حقارت بھرے انداز میں ایک طرف تھوک دیا۔ اور پھر قدم بڑھاتا آگے بڑھتا چلا آیا۔ اس کا دایاں بازو زخمی تھا۔ اور اب وہ صرف بائیں بازو سے لڑ سکتا تھا۔

"تم دونوں کی موت میرے ہاتھوں لکھی ہوئی ہے۔ اس بات کو نوٹ کر لو ـــــ" سوازدو نے بھی غصے سے چیختے ہوئے کہا اور پھر اس نے بھی آگے کی طرف قدم بڑھائے۔ خنجر ابھی تک اس کے ہاتھ میں تھا اور اس کا خنجر پکڑنے کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ خنجر زنی میں مہارت رکھتا ہے۔ عمران کی آنکھوں میں ہلکی سی تشویش ابھر آئی۔ کیونکہ ایک تو جوانا زخمی تھا اور دوسرا وہ خالی ہاتھ لڑنے کا عادی تھا مگر جوانا کی آنکھوں میں ابھرنے والی وحشت دیکھ کر وہ خاموش ہو گیا تھا اور پھر پلک جھپکنے میں سوازدو نے بڑے کریہہ انداز میں چیختے ہوئے بڑی پھرتی سے خنجر کا وار جوانا پر کیا۔ اس نے بڑا خطرناک وار استعمال کیا تھا۔ خنجر اس کے دائیں ہاتھ میں تھا ـــــ اور اس نے وہی ہاتھ ہی فضا میں لہرایا تھا۔ لیکن اس سے پہلے کہ خنجر جوانا کے جسم کے قریب پہنچتا۔ خنجر برق رفتاری سے اڑتا ہوا سوازدو کے بائیں ہاتھ میں پہنچ گیا اور جب تک جوانا سنبھلتا۔ سوازدو کا بایاں ہاتھ تیزی سے گھوما اور خنجر پوری قوت سے جوانا

کی پسلیوں میں دھنستا چلا گیا۔ اور جوانا خنجر کی ضرب کھا کر پہلو کے بل الٹ گیا۔ مگر نیچے گرتے ہی وہ یوں اچھلا جیسے اس کے پیروں میں سپرنگ لگے ہوئے ہوں اور پھر اس نے ایک لمحے میں خنجر کو باہر نکال لیا۔ اسی لمحے سوازو نے اچھل کر جوانا پر وار کیا۔ اور لات گھومتی ہوئی جوانا کے زخم کے عین اوپر پڑی اور یہ انتہائی خطرناک داؤ تھا ——— کیونکہ لات پڑتے ہی جوانا کے حلق سے زوردار چیخ نکلی تھی اور وہ لڑھکتا ہوا دیوار سے جا ٹکرایا تھا اور خنجر اس کے ہاتھ سے نکل گیا تھا ——— "ابھی تو تم مجھ سے زندگی کی بھیک مانگو گے" سوازو نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ اور اس نے اچھل کر نیچے گرے ہوئے جوانا کے سینے پر دونوں پیر جوڑ کر زوردار ضرب لگانی چاہی مگر جوانا اب سنبھل گیا تھا۔ گو اس کی پسلیوں سے خون فوارے کی طرح نکل رہا تھا ——— ادھر دایاں بازو بھی شدید زخمی تھا اور ایسی صورت میں سوازو جیسے خطرناک لڑاکے کا مقابلہ کرنا خاصا مشکل تھا ——— لیکن جوانا نے ہمت کی انتہا کر دی۔

جیسے ہی سوازو نے اچھل کر اس کے سینے پر دونوں پیر مارنے چاہے جوانا تیزی سے کروٹ بدل گیا اور پھر جیسے ہی سوازو کے دونوں پیر زمین پر لگے جوانا نے پوری قوت سے دوبارہ کروٹ بدلی اور اس کے جسم کی ضرب لگتے ہی سوازو اچھل کر منہ کے بل فرش پر گرا اور اس وقفے میں جوانا اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ ادھر نیچے گرتے ہی سوازو بھی بجلی کی سی تیزی سے قلابازی کھا کر سیدھا ہوا ——— اور اب وہ دونوں آمنے سامنے کھڑے تھے۔ جبکہ سوازو بالکل ٹھیک ٹھاک تھا اور جوانا شدید زخمی تھا۔ یہ تو واقعی اس کی بے پناہ قوتِ ارادی تھی جس کی وجہ سے وہ اس قدر زخمی ہونے کے باوجود اس کے مقابلے پر ڈٹا ہوا تھا۔ وہ دونوں ایک لمحے کے لیے ایک دوسرے

کے سامنے کھڑے رہے اور پھر سوازو نے ایک بار پھر پہل کی اور وہ اچھل کر کسی عقاب کی طرح جوانا پر جھپٹا۔ جوانا بجلی کی سی تیزی سے جھکا اور پھر جیسے ہی سوازو اس کے اوپر آیا۔ جوانا پوری قوت سے اچھلا اور سوازو اس کے ہاتھوں پر اٹھا ہوا سر کے بل پچھلی دیوار سے جا ٹکرایا اور اسے گراتے ہی جوانا تیزی سے مڑا اور پھر اس نے دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرتے ہوئے سوازو کو چھاپ لیا۔ اس نے سوازو کے دونوں بازو پکڑ کر اسے ہوا میں اٹھایا وہ شاید اسے اٹھا کر اس کا نچلا جسم اپنی دونوں ٹانگوں میں دبا کر اس کی کمر توڑنا چاہتا تھا۔ لیکن سوازو نے بڑی پھرتی سے اپنے جسم کو جھٹکا دیا اور اس نے پوری قوت سے جوانا کی ناک پر سر کی زوردار ٹکر ماری اور زوردار ٹکر کی بنا پر جوانا کی گرفت ڈھیلی پڑی اور سوازو کا جسم گرفت ڈھیلی پڑتے ہی کمان کی طرح مڑا اور اس کے گھٹنے پوری قوت سے جوانا کے نچلے جسم پر پوری قوت سے پڑے اور جوانا الٹ کر فرش پر جا گرا۔

"جوانا اگر تم اس مچھر سے نہیں لڑ سکتے تو پھر ایک طرف ہٹ جاؤ۔ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ میں اٹھک بیٹھک دیکھتا رہوں ———" عمران نے تلخ لہجے میں جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

جوانا کے نیچے گرتے ہی سوازو نے اس پر چھلانگ لگا دی۔ مگر جوانا تیزی سے کروٹ بدل گیا اور سوازو اپنے ہی زور میں دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا اور جوانا اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"ماسٹر میں تو صرف دفاع کر رہا ہوں۔ تاکہ سوازو میں کوئی حسرت باقی نہ رہے۔ اگر تمہارے پاس وقت نہیں ہے تو پھر دیکھو ———" جوانا نے اٹھتے ہوئے بڑے مطمئن لہجے میں کہا اور جیسے ہی سوازو پلٹا۔ جوانا نے اس پر

چھلانگ لگائی۔ سوازو نے بڑی پھرتی سے سائیڈ میں ہو کر اس کی جھپٹ سے بچنا چاہا مگر جوانا اب جارحانہ موڈ میں آگیا تھا۔ اس لیے وہ ہوا میں ہی اپنا رُخ بدل گیا اور دوسرے لمحے اس کی زبردست فلائنگ کک پوری قوت سے سوازو کے پہلو پر پڑی اور سوازو چیختا ہوا سیدھا عمران کے قدموں میں جا گرا۔

"اٹھو اٹھو سوازو میرے قدموں میں گرنے سے جوانا تمہیں نہیں بخشے گا۔" عمران نے پیچھے ہٹتے ہوئے تضحیک آمیز لہجے میں کہا۔ اور سوازو اچھل کر کھڑا ہوگیا۔ مگر اب اس کے ستارے واقعی گردش میں آگئے تھے کیونکہ اس کے اٹھتے ہی جوانا تیزی سے جھکا اور سوازو یہ سمجھا کہ وہ شاید اس کے نچلے جسم پر ٹکر مارنا چاہتا ہے۔ اس لیے سوازو نے اپنا جسم کمان کی صورت میں موڑا۔ اور یہی اس کی بھیانک غلطی تھی ——— کیونکہ جوانا نے اُسے خوبصورت ڈاج دیا تھا جیسے ہی سوازو کا جسم کمان کی طرح مڑا۔ جوانا تیزی سے پیچھے ہٹا اور پھر جیسے ہی سوازو لاشعوری طور پر سیدھا ہوا۔ جوانا کا بایاں بازو نیم دائرے میں گھوما اور سوازو اس کے بازو کی ضرب کا ہی اندازہ نہ لگا سکا ——— اور جوانا کا مکہ پوری قوت سے سوازو کی پسلیوں پر پڑا اور سوازو کے حلق سے زوردار چیخ نکلی۔ اس کی کئی پسلیاں مکے کی زوردار ضرب سے ٹوٹ گئیں۔ وہ بے اختیار دائیں طرف جھکتا چلا گیا اور اسی لمحے جوانا کا دایاں بازو زخمی ہونے کے باوجود بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس بار بھی مکہ اس کی پسلیوں پر پڑا ——— اور سوازو کٹے ہوئے شہتیر کی طرح زمین پر دھم سے گرا۔ دونوں طرف کی پسلیاں ٹوٹنے کی وجہ سے اس کا سانس رک گیا تھا اور سانس رکنے کی وجہ سے وہ اپنی پہلے والی پھرتی برقرار

نہ رکھ سکا اور اچھل کر کھڑا ہوتا تو ایک طرف وہ کروٹ بھی نہ بدل سکا اور جوانا نے بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر اس کے دونوں پیر پکڑے اور دوسرے لمحے وہ فرش پر گرا اور اس نے دونوں گھٹنے سوازو کے گھٹنوں کے نیچے دے کر اپنے جسم کا پورا بوجھ سوازو کے سینے کی طرف اور دونوں ہاتھوں کا زور مخالف سمت میں ڈالا اور سوازو کے حلق سے غرغراہٹ آمیز چیخ نکلی اس کے خوفناک داؤ کی وجہ سے سوازو کے دونوں گھٹنوں کے جوڑ بیک وقت اکھڑتے چلے گئے ——— اور اس کا اوپری جسم پانی سے نکلی ہوئی مچھلی کی طرح تڑپنے لگا۔ جوانا نے گھٹنے کے جوڑ اکھاڑنے کے باوجود اُسے نہ چھوڑا۔ بلکہ وہ اس کی ٹانگیں اوپر کو اٹھاتا چلا گیا اور پھر اُس نے اس کے جسم کو کمان کی طرح موڑ کر اپنے بھاری بھرکم جسم کا پورا زور سوازو پر ڈال دیا سوازو نے تڑپ کر اپنے آپ کو اس خوفناک داؤ سے بچانا چاہا مگر جوانا اب اُسے کوئی موقعہ نہ دے رہا تھا۔ اس نے دونوں ٹانگیں سوازو کے دونوں کندھوں پر رکھ دیں ——— اور دوسرے لمحے ایک زوردار کڑاکے کی آواز سنائی دی اور سوازو کی ریڑھ کی ہڈی ٹوٹتی چلی گئی۔ سوازو نے ایک لمحے کے لیے سر کو جھٹکا پھر ساکت ہوتا چلا گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ جوانا اس کے بے ہوش ہوتے ہی اچھل کر کھڑا ہوا ——— اور سوازو کا جسم دھڑام سے نیچے فرش پر گرا۔ جوانا نے گردن سے سوازو کو پکڑا اور دوسرے لمحے وہ اُسے ہوا میں اٹھاتا چلا گیا۔ سوازو کا مفلوج جسم کسی پنڈولم کی طرح فضا میں ہل رہا تھا۔ جوانا نے ایک ہاتھ سے اس کی گردن پکڑتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے پوری قوت سے اس کے چہرے پر تھپڑ مارا۔ تھپڑ میں اتنی شدت تھی کہ سوازو کے منہ سے دانت پھلجھڑی کی چنگاریوں کی طرح

نکل کر فرش پر بکھرتے چلے گئے۔ اس کا گال پھٹ گیا اور اس کے ساتھ
ہی اس کی آنکھیں بھی کھل گئیں لیکن اب اس کی آنکھوں میں درد کی تیز لہروں
کے ساتھ موت کی دہشت بھی موجود تھی۔

"مم۔ مم مجھے معاف کر دو ـــــ" سوازو نے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا۔

"تمھیں معاف کروں" جوانا نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور دوسرے
لمحے اس نے دوسرا ہاتھ سوازو کے سر پر رکھ کر اسے ایک زوردار جھٹکے
سے پیچھے دھکیلا جبکہ اس کا دوسرا ہاتھ جس نے اسے گردن سے پکڑ کر ہوا
میں لٹکایا ہوا تھا۔ اپنی جگہ مضبوطی سے جما رہا۔ زوردار جھٹکے کے ساتھ ہی سوازو
کے حلق سے گھٹی گھٹی ادھوری چیخ نکلی اور ساتھ ہی اس کی گردن ٹوٹتی چلی
گئی۔ اور اس کا سر اس کی پشت سے جا ٹکرایا۔ اس کے ٹوٹے پھوٹے جسم
میں آخری بار لرزش پیدا ہوئی اور پھر وہ بے حس و حرکت ہوتا چلا گیا۔ جوانا نے
حقارت آمیز انداز میں اسے فرش پر پھینک کر اس پر تھوک دیا۔

"ہوں بزدل لڑاکا ـــــ" جوانا کے لہجے میں بے پناہ حقارت تھی۔

"گڈ شو۔ اس قدر زخمی ہونے کے باوجود تمھاری ہمت قابل داد ہے
جوانا ـــــ" عمران نے آگے بڑھ کر جوانا کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے
کہا اور جوانا کا سینہ فخر سے پھول گیا۔ اس کے بازو اور پہلو سے ابھی تک
خون نکل رہا تھا اور نیچے فرش پر خون ہی خون پھیلا ہوا تھا۔ لیکن جوانا کسی
پہاڑ کی طرح اپنی جگہ پر مضبوطی سے جما کھڑا تھا۔ خون بہہ جانے کی وجہ سے
اس کے چہرے کی رنگت پھیکی پڑ گئی تھی۔ لیکن اس کے کھڑے ہونے
کے انداز سے اس کی بے پناہ قوت ارادی ظاہر ہو رہی تھی۔

"ٹھہرو میں پٹیاں باندھ دوں ـــــ" عمران نے کہا اور جوانا کی قمیض

پھاڑ کر اس کے پہلو اور بازو پر بینڈیج کر دی۔ اور اس طرح خون بہنا رک گیا۔

"آؤ میرے ساتھ ـــــ" عمران نے جوانا کا بازو پکڑ کر اسے لے
جانا چاہا۔

"نہیں باس میں ٹھیک ہوں۔ جوانا کے لیے یہ معمولی زخم ہیں ـــــ"
جوانا نے اپنا بازو چھڑاتے ہوئے مضبوط لہجے میں کہا اور پھر وہ عمران
کے ساتھ قدم بڑھاتا ہوا کمرے سے باہر نکل آیا اور چند لمحوں بعد ان کی کار
کوٹھی سے نکل کر تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی رانا ہاؤس کی طرف بڑھتی
چلی جا رہی تھی۔

ھائی برڈ اور مادام ٹیلر شام مغربی جرمنی کے ایک مشہور ہوٹل میں گزار کر جب پچھلی رات گئے واپس اپنے ہوٹل میں پہنچے۔ تو وہ دونوں ہی بے حد خوش تھے۔ ہوٹل نے خوبصورت پروگرام پیش کیا تھا اور مادام ٹیلر اس پروگرام سے پوری طرح لطف اندوز ہوئی تھی اور ہائی برڈ کے لیے تو مادام کی صحبت ہی مسرت کا بھرپور خزانہ تھی۔ اسی لیے وہ بھی مستی میں جھوم رہا تھا۔

"اب تم اپنے کمرے میں جا سکتے ہو ہائی برڈ ـــــ" مادام نے لفٹ میں سوار ہوتے ہوئے معنی خیز لہجے میں ہائی برڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں مادام میں یہ ظلم برداشت نہیں کر سکتا ـــــ" ہائی برڈ نے تیزی سے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور مادام کے حلق سے بے اختیار مترنم قہقہہ نکل گیا۔

"تم بڑے شریر ہو ہائی برڈ۔ بڑے شریر ـــــ" مادام نے مستی میں ڈوبے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر ہائی برڈ کا ہاتھ پکڑ کر زور سے دبایا اور ہائی برڈ

کا چہرہ پھول کی طرح کھل اٹھا۔

چند لمحوں بعد وہ لفٹ سے اتر کر ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے دو کمروں پر مشتمل سوٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ ان دونوں کے انداز میں بے پناہ مستی کا اظہار ہو رہا تھا اور دونوں چلتے ہوئے لڑکھڑا رہے تھے ـــــ دروازے پر پہنچ کر مادام نے جیب سے چابی نکالی اور پھر کی ہول میں چابی ڈالنے لگے مگر کی ہول میں چابی ڈالتے ہی دروازہ خود بخود خفیف انداز میں کھلتا چلا گیا۔ مادام اور ہائی برڈ دونوں چونک پڑے۔ ہائی برڈ نے انتہائی پھرتی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں ریوالور تھا۔ اس کی تمام مستی ایک لمحے میں ختم ہو گئی تھی۔ اور وہ کسی چیتے کی طرح ہوشیار اور چوکنا نظر آنے لگا تھا ـــــ اس نے پیر کی ٹھوکر سے دروازے کو کھولا اور دوسرے لمحے ریوالور تانے اچھل کر کمرے میں داخل ہوا۔ کمرے کی بتی جل رہی تھی ـــــ اور سامنے گھومنے والی کرسی کی پشت نظر آ رہی تھی۔ جس کی پشت دروازے کی طرف تھی اور سگریٹ کے دھوئیں کی ہلکی سی لکیر کرسی کی پشت سے اٹھ کر فضا میں بلند ہو رہی تھی۔ دروازہ کھلنے کا دھماکہ سنتے ہی کرسی تیزی سے گھومی۔

"خبردار" ہائی برڈ نے چیختے ہوئے کہا۔ مگر کرسی گھومتے ہی مادام چونک پڑی۔ کیونکہ کرسی پر کرانگر بیٹھا ہوا نظر آ رہا تھا۔

"ہاتھ اٹھا لو ورنہ گولی مار دوں گا ـــــ" ہائی برڈ نے ریوالور کی نال اس کے سینے کی طرف کرتے ہوئے چیخ کر کہا۔

"ٹھہرو مارٹن یہ تو کرانگر ہے ـــــ" مادام نے ہاتھ کے اشارے سے ہائی برڈ کو روکتے ہوئے کہا۔ مادام نے کرانگر کے سامنے ہائی برڈ کو اس

کے اصل نام سے ہی پکارا تھا۔

"مادام کی خدمت میں کرافگر سلام عرض کرتا ہے۔ میں اس طرح آنے پر معذرت خواہ ہوں۔ میں کافی دیر دروازے پر کھڑا انتظار کرتا رہا۔ پھر میں نے سوچا کہ نجانے آپ کب واپس آئیں۔ اس لیے مجبوراً مجھے اندر آنا پڑا" کرافگر نے کھڑے ہو کر بڑے مؤدبانہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مگر تم نے تو کل گیارہ بجے آنا تھا ـــــ" مادام نے مشکوک سے لہجے میں کہا۔

"آپ نے کل گیارہ بجے سے پہلے کی بات کی تھی اور باس کو اس معاملے میں بے حد جلدی تھی۔ اس لیے مجھے چارٹرڈ طیارے سے آنا پڑا ـــــ" کرافگر نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میں تمہاری چال سمجھ گئی ہوں۔ تم نے یقیناً ہماری عدم موجودگی میں کمرے کی تلاشی لی ہوگی تاکہ تم وہ راز حاصل کر کے نکل جاؤ ـــــ" مادام نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں مادام ایسی کوئی بات نہیں۔ اوّل تو ہم اصولوں کے پابند میں پھر سرکاری آدمی ہیں۔ صرف حکم بجالاتے ہیں ـــــ اور پھر ہم اتنے بھی احمق نہیں کہ اتنی بات نہ سمجھ سکتے کہ آپ اتنا اہم راز یوں کمرے میں چھوڑ کر تفریح کرنے چلی گئی ہوں گی۔ اس لیے آپ بے شک چیک کر لیجیے۔ میں نے کسی چیز کو ہاتھ تک نہیں لگایا۔ صرف اس کرسی پر بیٹھا ہوں ـــــ" کرافگر کا لہجہ اسی طرح مؤدبانہ تھا۔

"شاید تم کسی غلط فہمی میں مبتلا ہو۔ جو مجھے مسلسل مادام کہتے چلے جا رہے ہو ـــــ میں تو مادام کی ایک ادنیٰ ایجنٹ ہوں۔ تمہاری ملاقات مادام

سے مینشن میں ہوئی تھی اور میں نے بھی تمہیں وہیں دیکھا تھا ـــــ" مادام کو اچانک اس بات کا خیال آیا تھا کہ وہ کرافگر کے سامنے تو سوکھی سڑی بڑھیا کے روپ میں آئی تھی۔

"ہو سکتا ہے آپ درست فرما رہی ہوں لیکن میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ آپ ہمیں احمق نہ سمجھیں ـــــ میں مینشن میں ہی سمجھ گیا تھا کہ آپ میک اپ میں ہیں۔ آپ کی آنکھیں سب کچھ بتا دیتی ہیں ـــــ" کرافگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ واقعی تم خاصے سمجھ دار ہو۔ بہرحال تم اس وقت جا سکتے ہو۔ میں اس وقت کسی موڈ میں نہیں ہوں۔ صبح بات ہوگی۔ دس بجے آ جانا ـــــ" مادام نے نرم لہجے میں کہا۔

"نہیں مادام طیارہ ابھی میرے انتظار میں ایئر پورٹ پر موجود ہے۔ اور مجھے فوری واپس جانا ہے ـــــ باس سخت بے چین ہے۔ آپ پلیز مجھ پر کرم کریں۔ صرف چند لمحوں کی تو بات ہے ـــــ" کرافگر نے جواب دیا۔

"آپ کچھ لے آئے ہیں ـــــ" مادام نے چند لمحے کی خاموشی کے بعد پوچھا۔

"جی ہاں میں آپ کی مطلوبہ رقم کا ڈرافٹ لے آیا ہوں ـــــ" کرافگر نے کہا اور پھر اس نے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک لفافہ نکالا اور اس میں سے ایک ڈرافٹ نکال کر مادام کی طرف بڑھا دیا۔

مادام نے اس کے ہاتھ سے ڈرافٹ لیا اور اس پر اچٹتی ہوئی نظریں ڈال کر اس نے ڈرافٹ قریب کھڑے مارٹن کی طرف بڑھا دیا۔

"ٹھیک ہے وہ فلم چونکہ یہاں موجود نہیں ہے۔ مسٹر کرافگر اس لیے

آپ کو انتظار کرنا پڑے گا۔ فلم میرے مینشن میں پہنچ چکی ہے۔ آپ اُسے وہیں سے حاصل کر سکتے ہیں ـــــ" مادام نے سخت اور سپاٹ لہجے میں کہا۔

" مادام گستاخی معاف ہماری اطلاعات کے مطابق آپ پاکیشیا سے براہِ راست یہاں آئی ہیں اور تب سے آپ یہاں سے سوائے ہوٹل شازو میں تفریح کے لیے اور کہیں نہیں گئیں۔ اس لیے ظاہر ہے آپ فلم مینشن نہیں پہنچا سکیں ـــــ وہ فلم یہیں موجود ہے۔ اس لیے برائے کرم اُسے میرے حوالے کیجیے تاکہ یہ سلسلہ ختم ہو جائے ـــــ" کرانگر نے جواب دیا اس کا لہجہ بدستور نرم تھا۔

" دیکھو کرانگر میں صبح بنک سے پہلے اس بات کی تسلی کر لوں گی کہ یہ ڈرافٹ کیش ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اس کے بعد ہی بقایا کام ہو سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے تم لوگ مجھے دھوکہ دے رہے ہو۔ اس لیے صبح تک تو تمہیں بہرحال انتظار کرنا ہی پڑے گا ـــــ" مادام نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

" آپ خواہ مخواہ ہم پر دھوکہ دہی کا الزام لگا رہی ہیں مادام۔ جب کہ پہلے بھی ہم نے آپ سے کوئی دھوکہ نہیں کیا۔ میں بہرحال صبح تک انتظار نہیں کر سکتا۔ آپ نے ڈرافٹ لے لیا۔ اب آپ فلم میرے حوالے کر دیجیے" کرانگر نے اس بار سخت لہجے میں کہا۔

" دیکھو کرانگر زبان سنبھال کر بات کرو۔ تمہارے لہجے سے گستاخی کی بُو آ رہی ہے ـــــ اور مادام کے سامنے گستاخی کرنے والا دوسرا سانس نہیں لے سکتا۔ اب تم شرافت سے یہاں سے دفع ہو جاؤ۔ جیسا مادام نے کہا ہے صبح آنا۔ باقی بات چیت صبح ہو گی ـــــ" ہائی برڈ نے انتہائی

سخت لہجے میں کرانگر کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔

" اگر میرے لہجے میں سختی آ گئی ہے تو میں معافی چاہتا ہوں۔ بہرحال فلم مجھے ابھی اور اسی وقت چاہیے۔ یہ باس کا حکم ہے۔ اور مجھے بہرحال پورا کرنا ہے ـــــ" کرانگر نے نرم مگر سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس وقت فلم میرے پاس موجود نہیں ہے۔ اور وہ جس جگہ موجود ہے وہاں سے اس وقت حاصل بھی نہیں کی جا سکتی۔ اس لیے بہرحال تمہیں صبح تک انتظار کرنا ہی پڑے گا۔ مجھے تو یہ خیال بھی نہ تھا کہ تم رات کو ہی آ ٹپکو گے ـــــ" مادام نے کہا۔

" آپ ہمیں وہ جگہ بتا دیں جہاں فلم موجود ہے۔ ہم خود ہی وہاں سے فلم حاصل کر لیں گے ـــــ" کرانگر نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

" فلم بنک کے لاکر میں ہے اور ظاہر ہے صبح بنک کھلنے کے بعد ہی اُسے حاصل کیا جا سکتا ہے ـــــ" مادام نے جواب دیا۔

"کس بنک کے لاکر میں ہے ـــــ" کرانگر نے پوچھا۔

" چارٹرڈ بنک ـــــ" مادام نے جواب دیا۔

" مادام آپ کو شاید علم نہیں کہ مغربی جرمنی میں بنکوں کی سروس چوبیس گھنٹے جاری رہتی ہے۔ اس لیے فلم اسی وقت بھی حاصل کی جا سکتی ہے یہ ایکریمیا کے بنکوں کی طرح صرف دن میں ہی کام نہیں کرتے ـــــ" کرانگر نے جواب دیا۔

" اوہ یہ بات ہے۔ اس کا تو مجھے خیال ہی نہیں رہا تھا۔ بہرحال کرانگر جب تک میں ڈرافٹ کے کیش ہونے کی تصدیق نہ کر لوں تمہیں فلم نہیں مل سکتی۔ یہ میرا آخری فیصلہ ہے اور یہ بھی سُن لو کہ واقعی فلم مینشن میں

پہنچ چکی ہے۔ میں نے ہوٹل کی انتظامیہ کی مدد سے اُسے سپیشل مینجر سروس کے تحت مینشن میں بھجوا دیا ہے۔ کیونکہ میں اسے یہاں رکھنے کا رسک کسی طور پر بھی نہیں لے سکتی تھی ـــــ" مادام نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن ابھی تو آپ کہہ رہی تھیں کہ فارمولا بینک کے لاکر میں ہے ـــــ" کرانگر نے مشکوک لہجے میں کہا۔

" وہ تو میں نے تمہیں اس وقت ٹالنے کے لیے کہا تھا۔ بہرحال تم ہوٹل کی انتظامیہ سے اس سلسلے میں انکوائری کر سکتے ہو ـــــ" مادام نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

" کیا آپ مجھے رسید دکھا سکتی ہیں کیونکہ سپیشل مینجر سروس باقاعدہ رسید ایشو کرتی ہے ـــــ" کرانگر نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

" تم واقعی ایک ذہین اور ہوشیار آدمی ہو ـــــ" مادام نے کہا اور پھر اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا پرس کھولا اور اس میں سے رسید نکال کر کرانگر کے ہاتھ میں دے دی۔ کرانگر نے غور سے دیکھا۔ واقعی ایک چھوٹا سا لفافہ سپیشل مینجر سروس کے تھرو ایکریمیا کے دارالحکومت ناراک کے ساؤتھ زون میں واقع مادام ٹیلر کے مینشن میں کسی رجسٹرڈ فیومین کے نام ارسال کیا گیا تھا۔ تاریخ آج کی ہی تھی۔

" ٹھیک ہے اب مجھے یقین آگیا۔ اب آپ برائے مہربانی فوری طور پر مینشن چلنے کی تیاری کریں۔ میرے پاس سپیشل چارٹرڈ طیارہ ہے۔ ہم آسانی سے اس میں جا سکتے ہیں۔ صبح ہم مینشن پہنچ جائیں گے ـــــ" کرانگر نے رسید واپس کرتے ہوئے کہا۔

" نہیں مادام اس وقت نہیں جا سکتی ہم صبح جائیں گے ـــــ" مادام

کے بولنے سے قبل ہی ہائی برڈ بول پڑا۔

" کیا حرج ہے مارٹن۔ ہمیں مسافر طیارے سے جانے میں کوفت بھی نہ اٹھانی پڑے گی اور پھر ہم نے فلم تو دینی ہی ہے۔ صبح ڈرافٹ کے سلسلے میں بھی تصدیق ہو جائے گی ـــــ" مادام نے کرانگر کی بات مانتے ہوئے کہا۔

" مادام ۔۔۔۔۔" مارٹن نے احتجاجاً کچھ کہنا چاہا۔ مگر ظاہر ہے وہ کرانگر کے سامنے کیا کہہ سکتا تھا۔ صرف مادام کہہ کر ہی خاموش ہو گیا۔

" او۔ کے کرانگر چلو۔ میں انتظامیہ کو فون کر دیتی ہوں ـــــ" مادام نے کہا اور پھر اس نے ٹیلیفون اٹھا کر انتظامیہ کو اپنی روانگی کی اطلاع کر دی۔

اور تھوڑی دیر بعد باوردی پورٹر اندر آیا۔ اس نے بڑی پھرتی سے مادام کا سامان اٹیچی کیسوں میں بند کیا اور پھر اٹیچی کیس اٹھا کر وہ نیچے آگیا۔ مادام اور مارٹن بھی کرانگر کے ہمراہ ہوٹل سے باہر آگئے اور چند لمحوں بعد وہ ٹیکسی میں بیٹھے ایئرپورٹ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ کرانگر کے چہرے پر اطمینان تھا جبکہ مارٹن کا موڈ سخت آف ہو چکا تھا۔ اس کے چہرے پر بیزاری اور جھنجھلاہٹ کے آثار نمایاں طور پر نظر آ رہے تھے۔ مادام نارمل تھی۔ کیونکہ اسے پچاس لاکھ ڈالر کا نیا ڈرافٹ مسرت بخش رہا تھا۔

ان کی ٹیکسی ہوٹل ناش کے کمپاؤنڈ میں مڑی اور پھر ہوٹل کی بیس منزلہ عظیم الشان عمارت کے پورچ میں جا کر رک گئی۔ ٹیکسی کے رکتے ہی پورچ میں موجود باوردی افراد نے بڑھ کر ٹیکسی کے دروازے کھولے اور عمران کیپٹن شکیل اور تنویر نیچے اتر آئے۔ ان کے ساتھ جوزف بھی تھا۔ جوزف نے ایک سفری بیگ اٹھایا ہوا تھا۔ اور اسی نے آگے بڑھ کر ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ ادا کیا اور پھر وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے پیچھے چلتا ہوا ہوٹل کے استقبالیہ آفس کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"فرمائیے ـــــ" استقبالیہ پر موجود خوبصورت لڑکی نے کاروباری انداز میں مسکراتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ جیسی خوبصورت حسینہ کو تو بغیر فرمائے بھی مطلب سمجھ جانا چاہیے۔" عمران نے جواب میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ آپ کو کمرے چاہئیں ـــــ" لڑکی نے اس بار کھل کر مسکراتے

ہوئے کہا۔ وہ مشرقی لڑکی تو نہ تھی کہ اس فقرے پر شرما جاتی۔

"کمرے مگر آپ تو اکیلی ہیں ـــــ" عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ سوری۔ میں اس ٹائپ کی لڑکی نہیں ہوں۔ آپ غلط سمجھے ہیں۔" اس بار لڑکی کا لہجہ خشک ہو گیا تھا۔

"اچھا تو یہاں لڑکیوں کی بھی ٹائپ ہوتی ہیں۔ ہمارے ہاں کوارٹروں کی ٹائپ ہوتی ہے۔ اے ٹائپ ـــــ بی ٹائپ۔ بہرحال آپ اپنی ٹائپ بتا دیجیے۔ پھر میں دیکھوں گا کہ کیا میں آپ کی ٹائپ میں رہائش رکھ سکتا ہوں یا نہیں ـــــ" عمران نے حیرت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے جواب دیا۔

لڑکی نے جواب دینے کی بجائے کاؤنٹر کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا اور پچھلے دروازے سے ایک ادھیڑ عمر آدمی باہر نکل آیا۔

"مسٹر جیکال آپ کاؤنٹر سنبھالیے میں ذرا آرام کر لوں ـــــ" لڑکی نے تیز لہجے میں آنے والے سے کہا اور پھر تقریباً بھاگتی ہوئی اندر کمرے میں غائب ہو گئی۔ وہ شاید عمران سے پیچھا چھڑانا چاہتی تھی۔

"جی فرمائیے ـــــ" اس ادھیڑ عمر آدمی جسے جیکال کہا گیا تھا نے حیرت سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"آپ کی ٹائپ کیا ہے۔ پہلے ہی بتا دیجیے تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کو بھی بھاگنا پڑے ـــــ" عمران نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹائپ میں سمجھا نہیں۔ آپ کیا فرما رہے ہیں ـــــ" ادھیڑ عمر کے

لہجے میں حیرت تھی۔

"عمران صاحب آپ خواہ مخواہ وقت ضائع کر رہے ہیں۔ دیکھئے مسٹر۔ ہمیں مادام ٹیلر سے ملنا ہے۔ وہ آپ کے ہوٹل میں رہائش پذیر ہیں ——" اس بار تنویر سے نہ رہا گیا تو اُس نے عمران کے بولنے سے پہلے ہی آگے بڑھ کر بات شروع کر دی۔

"اوہ مادام ٹیلر۔ سوری آپ تھوڑا سا لیٹ پہنچے ہیں۔ ابھی آدھا گھنٹہ پہلے وہ ہوٹل چھوڑ کر ناراک چلی گئی ہیں۔ یہ دیکھئے رجسٹر۔ اس میں ان کی روانگی کا وقت لکھا ہوا ہے ——" ادھیڑ عمر نے کاؤنٹر پر پڑے ہوئے موٹے سے رجسٹر کے ایک خانے پر انگلی رکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ مگر انھوں نے ہمیں تو کہا تھا کہ وہ کل گیارہ بجے تک یہیں رہیں گی ——" اس بار عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"جی ہاں —— ان کی بکنگ کل تک تھی۔ لیکن انھوں نے اچانک ہی روانگی اختیار کر لی ——" جیکال نے جواب دیا۔

"تو کیا اس وقت کوئی پرواز ایکریمیا جاتی ہے ——" عمران نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں پہلی پرواز صبح چھ بجے جاتی ہے۔ میں نے بھی مادام سے یہی بات کہی تھی۔ لیکن انھوں نے کہا کہ وہ چارٹرڈ طیارے سے جا رہی ہیں ——" جیکال نے جواب دیا۔

"اوہ تو کیا وہ اکیلی گئی ہیں ——" عمران نے کہا۔

"اکیلی تو نہیں۔ ان کے ساتھ مسٹر مارٹن بھی رہ رہے تھے۔ میرے خیال میں وہ ایک ایکریمین کی وجہ سے فوری طور پر روانہ ہوئی ہیں۔ مادام مسٹر مارٹن کے ساتھ شام گزارنے یہاں ایک ہوٹل میں گئیں تو رات کو ایک لمبا تڑنگا ایکریمین یہاں پہنچا۔ اس نے بھی مادام ٹیلر کے متعلق پوچھا۔ جب ہم نے انھیں بتایا کہ وہ کسی تفریحی پروگرام پر گئی ہیں تو وہ انتظار کرنے کا کہہ کر اوپر چلا گیا۔ مادام مسٹر مارٹن کے ہمراہ اب سے ایک گھنٹہ قبل واپس آئیں اور پھر آدھا گھنٹہ پہلے انھوں نے روانگی کا فیصلہ کیا۔ وہ ایکریمین بھی واپسی کے وقت ان کے ہمراہ تھا ——" جیکال نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ ادھیڑ عمر ہونے کی وجہ سے باتیں اس کا مرغوب مشغلہ معلوم ہوتی تھیں۔ اس لیے وہ خود ہی تمام تفصیل بتائے چلا جا رہا تھا۔

"اچھا تو وہ مسٹر کرافگر ہوں گے۔ کیا ان کا یہی حلیہ تھا ——" عمران نے کرافگر کا وہ حلیہ دوہرا دیا جو اُسے سواز دنے بتایا تھا۔

"جی ہاں —— آپ درست سمجھے ہیں ——" جیکال نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ وہ ہم سے پہلے پہنچ گئے —— یہ تو بہت بُرا ہوا۔ اب ہمیں فوراً مادام سے ملنا ہو گا مسٹر جیکال کیا ہم کسی طرح ان سے پہلے ناراک پہنچ سکتے ہیں ——" عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک بڑا سا نوٹ نکال کر جیکال کی طرف بڑھا دیا۔

جیکال نے تیزی سے نوٹ جھپٹ کر اپنی جیب میں ڈالا اور پھر اُس نے قریب پڑے ہوئے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"ہیلو ہوٹل ناسٹس سے جیکال بول رہا ہوں۔ مسٹر انتھونی موجود ہیں ——" جیکال نے کہا پھر وہ چند لمحے خاموش رہا۔

"مسٹر انتھونی۔ ابھی ایئرپورٹ سے ایک عورت اور دو مرد ناراک

گئے ہیں کیا وہ آپ کے چارٹرڈ طیارے سے گئے ہیں یا کسی اور کمپنی کے طیارے سے گئے ہیں ـــــ،، جیکال نے پوچھا اور پھر وہ چند لمحے غور سے دوسری طرف سے ملنے والا جواب سنتا رہا

" اوہ اچھا مسٹر انتھونی ایک اہم مسئلہ ہے ۔میرے چند دوست ذرا ان سے قبل ناراک پہنچنا چاہتے ہیں کیا آپ کے پاس ایسا تیز رفتار طیارہ ہے ۔جو ان سے قبل میرے دوستوں کو ناراک پہنچا دے ـــــ،، جیکال نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔جیٹ طیارہ ٹھیک ہے ۔دس ہزار ڈالر ۔اچھا میں معلوم کر لوں ایک منٹ ہولڈ کریں ـــــ،، جیکال نے کہا اور پھر رسیور ایک طرف ہٹا کر وہ عمران سے مخاطب ہوا۔

" جناب وہ ایکریمیا سے آئے ہوئے طیارے سے گئے ہیں ۔وہ چھوٹا طیارہ تھا ۔مسٹر انتھونی کہہ رہا تھا کہ اس طیارے کو گئے ہوئے پندرہ منٹ ہو چکے ہیں اس لیے اب صرف جیٹ طیارے کو چارٹرڈ کر کے ہی آپ ان سے پہلے پہنچ سکتے ہیں اور اس سلسلے میں دس ہزار ڈالر کرایہ ہو گا "
جیکال نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ٹھیک ہے ہمیں منظور ہے ـــــ،، عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" او ۔کے مسٹر انتھونی میں اپنے دوستوں کو بھیج رہا ہوں آپ کے پاس "
جیکال نے کہا اور پھر کریڈل پر رسیور رکھ دیا ۔اس کا چہرہ خوشی سے کھلا پڑ رہا تھا اور عمران اس کی مسرت کی وجہ سمجھ رہا تھا ۔اسے معلوم تھا کہ اس دس ہزار ڈالر میں جیکال کا بھی کمیشن شامل ہو گا ۔خاصا بھاری کمیشن ۔ہوٹلوں والے اسی طرح مسافر بھیجتے رہتے تھے ۔جیکال نے کاؤنٹر کی دراز کھولی اور ایک

کارڈ نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا ۔

" آپ فوراً ایئرپورٹ پہنچ جائیں ۔ایورگرین چارٹرڈ سروس کا دفتر وہیں ہے ۔آپ مسٹر انتھونی سے مل لیں ۔ادائیگی نقد ہو گی ـــــ،، جیکال نے کارڈ دیتے ہوئے کہا۔

" او ۔کے شکریہ ـــــ،، عمران نے کہا اور پھر وہ تیزی سے واپس مڑ گیا۔ عمران کے ساتھی بھی اس کے ساتھ ہی مڑے اور پھر اچانک عمران پلٹا

" ارے ایک بات تو مجھے پوچھنی یاد ہی نہیں رہی ۔مادام ٹیلر نے کوئی پیکٹ بھی یہاں سے روانہ کیا تھا ـــــ،، عمران نے جیکال سے پوچھا۔

" ہاں انھوں نے یہاں آتے ہی سپیشل میسنجر سروس کے ذریعے ایک چھوٹا سا لفافہ ارسال کیا تھا ـــــ،، جیکال نے سر ہلاتے ہوئے کہا ۔اور عمران نے ایک اور بڑا نوٹ نکال کر جیکال کے ہاتھ میں پکڑا دیا ۔

" جہاں پیکٹ بھیجا گیا ہے وہ پتہ چاہیے ـــــ،، عمران نے کہا ۔جیکال نے ایک بار پھر نوٹ تیزی سے جیب میں ڈالا اور پھر کاؤنٹر کے ایک کونے کی طرف بڑھا ۔اس نے وہاں پڑے ہوئے کئی رجسٹروں میں سے ایک رجسٹر اٹھایا اسے کھولا اور پھر ایک خانے پر نظریں پڑتے ہی اس نے رجسٹر عمران کے سامنے رکھ دیا۔

" یہ پتہ ہے پڑھ لیجئے ـــــ،، جیکال نے کہا اور عمران نے ایک نظر پتے پر ڈالی اور پھر سر ہلا دیا ۔پتہ مادام ٹیلر کے مینشن کا تھا اور جیکال نے رجسٹر بند کر کے واپس اپنی جگہ رکھ دیا ۔

" صرف ایک سوال اور ـــــ،، عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا ۔

" دس سوال پوچھیے آپ جیسے مہربانوں کی خدمت تو ہمارا فرض ہے ـــــ،،

جبیکال نے بڑی خوشدلی سے کہا۔

"یہ سپیشل میسنجر کس وقت اس پتے پر پہنچے گا۔ کیا آپ اندازہ لگا سکتے ہیں ـــــ" عمران نے نرم لہجے میں کہا۔

"جی ہاں ـــــ وہ انٹرنیشنل ٹرین سے گیا ہے اور یہ ٹرین صبح ساڑھے سات بجے ایکریمیا کے دارالحکومت ناراک پہنچے گی۔ اسٹیشن سے اس پتے پر ٹیکسی میں پہنچنے میں ایک گھنٹہ لگ جائے گا۔ اس لیے یہ پیکٹ میرے اندازے کے مطابق ساڑھے آٹھ بجے اپنے پتے پر پہنچ جائے گا۔ آپ تو بہت پہلے پہنچ جائیں گے ـــــ" جبیکال نے کہا۔

"تو کیا لے جانے والا آپ کے ہوٹل کا آدمی ہے۔ دراصل ہم نے وہ خاص وقت نوٹ کرنا ہے جس وقت یہ پیکٹ مطلوبہ پتے پر پہنچنا ہے۔" عمران نے جیب سے ایک اور نوٹ نکالتے ہوئے کہا اور جبیکال اس نوٹ پر یوں جھپٹا جیسے بلی چوہے پر جھپٹتی ہے۔ اس کا چہرہ مسرت سے کھلا جا رہا تھا۔ ایک ہی آسامی سے مسلسل اتنے بڑے بڑے نوٹ تو شاید اسے زندگی میں پہلے کبھی نہ ملے تھے اور پھر دس ہزار ڈالر کا دس فیصد کمیشن خاصی موٹی رقم بنتی چلی جا رہی تھی۔ جبیکال تیزی سے مڑا اور پھر اس نے پشت پر لگی ہوئی ایک الماری کھولی اس میں سے ایک بڑا سا البم نما رجسٹر کھولا اور اس کے ورق پلٹتا ہوا وہ کاؤنٹر کی طرف بڑھا اور پھر اس نے ایک ورق کھول کر عمران کے سامنے رکھ دیا۔ اس پر ایک نوجوان مگر کرخت چہرے کے مالک نوجوان کا فوٹو لگا ہوا تھا۔ اس کے سامنے چند لائنیں ٹائپ تھیں۔

"مسٹر فاک یہ پیکٹ لے کر گئے ہیں۔ اب تو آپ اسے آسانی سے پہچان لیں گے ـــــ" جبیکال نے کہا۔

"بالکل۔ بہت بہت شکریہ ـــــ" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر واپس مڑ گئے۔ چند لمحوں بعد ان کی ٹیکسی ایئرپورٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

ایئرپورٹ پر مسٹر انتھونی ان کے انتظار میں بڑی بے چینی سے ٹہل رہے تھے۔ جیسے ہی عمران نے جبیکال کا دیا ہوا کارڈ اس کے ہاتھ میں دیا اس کا چہرہ کھل اٹھا۔

"آپ کاؤنٹر پر ادائیگی کر کے رسید لے لیں جہاز تیار ہے۔ آپ نے آنے میں خاصی دیر لگا دی۔ پہلا طیارہ خاصی دور نکل گیا ہوگا ـــــ" انتھونی نے کہا۔

اور عمران نے جوزف کو اشارہ کیا اور جوزف نے جیب سے نوٹوں کی موٹی موٹی دو گڈیاں نکال کر دفتر کے کاؤنٹر پر پھینک دیں ـــــ اور کاؤنٹر پر بیٹھے نوجوان نے گڈیاں اٹھا کر تیزی سے رسید کاٹی اور جوزف کی طرف بڑھا دی۔

"آپ اپنے پاسپورٹ اور دیگر کاغذات مجھے دیجئے میں انہیں اوکے کرا لاؤں ـــــ" انتھونی نے ادائیگی کے بعد کہا اور جوزف نے بھی اس بار بیگ میں سے پاسپورٹ اور کاغذات کا پیکٹ نکال کر انتھونی کے ہاتھ میں دے دیا۔ انتھونی نے تمام کاغذات اور پاسپورٹ ایک نظر دیکھے اور پھر سر ہلاتا ہوا وہ تیزی سے دفتر سے باہر نکلتا چلا گیا ـــــ تقریباً پانچ منٹ بعد وہ واپس آیا اور اس نے [illegible] واپس عمران کی طرف بڑھا دیئے۔

"آئیے میرے ساتھ ـــــ" انتھونی نے کہا اور پھر انہیں ہمراہ لیے ہوئے عمارت سے نکل کر ایئرپورٹ کے خاص حصے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جہاں دور ایک جیٹ طیارہ کھڑا تھا۔ اس طیارے پر کمپنی کا نام لکھا ہوا تھا۔

اور پھر انتھونی نے انھیں طیارے پر سوار کر دیا۔ طیارے پر دو پائلٹ ایک ایئر ہوسٹس اور ایک سٹیورڈ پہلے سے موجود تھے۔ انتھونی نے پائلٹوں کو ہدایات دیں اور پھر وہ نیچے اُترتا چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی طیارہ حرکت میں آیا اور چند لمحوں بعد وہ فضا میں بلند ہوتا چلا گیا۔

عمران اٹھ کر کاک پٹ میں پائلٹوں کے پاس چلا گیا۔ وہ ان سے باتوں میں مصروف ہو گیا۔ اور ظاہر ہے اس کی باتوں نے پائلٹوں کے سینوں میں رکے ہوئے قہقہوں کو تیزی سے باہر نکالنا شروع کر دیا تھا۔ طیارہ پوری رفتار سے اڑا چلا جا رہا تھا۔ اور پھر عمران اٹھ کر واپس اپنی سیٹ پر آ گیا۔

"اب آپ کا پروگرام اسی مینشن جانے کا ہے ـــــ" کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"ارے نہیں وہ مینشن تو بڑا خطرناک ہے۔ وہاں تو جاتے ہی ہمارا کباڑا ہو جائے گا۔ ہمارا جانی نقصان ہو سکتا ہے اور تنویر کا جسمانی ـــــ" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جانی اور جسمانی کیا مطلب ـــــ" کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ مادام بے حد خوبصورت ہے جولیا سے بھی زیادہ ـــــ اس لیے تنویر کا جسمانی نقصان ہو سکتا ہے اور مینشن میں بڑا خطرناک چیکنگ سسٹم ہے۔ اس لیے ہمارا جانی ـــــ" عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور کیپٹن شکیل بے اختیار ہنس پڑا۔ جبکہ تنویر نے بُرا سا منہ بنا لیا۔

"دیکھو کیپٹن وہ کرانگرا ایکریمیا کی سپر سیکرٹ سروس کا ایجنٹ ہے۔

اس کا قد و قامت تم جیسا ہے۔ اس لیے تمھیں اس کا روپ دھارنا ہوگا۔ اور یہ مینجر میرے جیسا ہے۔ اس لیے میں مینجر بن جاؤں گا۔ جوزف اور تنویر ہماری نگرانی کریں گے ـــــ" عمران نے اردو میں شکیل کو تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔ کیونکہ ایئر ہوسٹس وہیں گھوم رہی تھی۔

"اوہ میں سمجھ گیا ٹھیک ہے ـــــ" کیپٹن شکیل نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اس کے بعد طیارے میں خاموشی چھا گئی۔ عمران نے سیٹ کی پشت سے سر لگا دیا اور اس کے خراٹے طیارے میں ایک تسلسل سے گونجنے لگے جبکہ تنویر حسب عادت ایئر ہوسٹس کو رجھانے میں مصروف ہو گیا۔ کیپٹن شکیل اور جوزف خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

جب طیارہ ناراک کے ایئرپورٹ پر پہنچا تو ایئر ہوسٹس نے عمران کو بیدار کیا۔

"جناب طیارہ ناراک پہنچ گیا ہے ـــــ" ایئر ہوسٹس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اچھا اتنی جلدی خواہ مخواہ ہم نے دس ہزار ڈالر خرچ کیے۔ اتنا فاصلہ تو ہم پیدل بھی طے کر سکتے تھے ـــــ" عمران نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چار گھنٹے گزر چکے ہیں ـــــ" تنویر نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اور اب چار گھنٹوں کے عشق کا خاتمہ ہونے والا ہوگا اس لیے تم کونین چبا رہے ہو ـــــ" عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ کاک پٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"آپ تو سارا عرصہ سوتے رہے ـــــ" سیکنڈ پائلٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کہاں سوتا رہا عاشقانہ ماحول میں کہاں نیند آتی ہے۔ بہر حال یہ بتائیے کہ ہم سے پہلے چلنے والا طیارہ کس وقت پہنچے گا ـــــ" عمران نے کہا۔

"وہ آدھے گھنٹے کے بعد پہنچے گا۔ ہم اُسے راستے میں چھوڑ آئے ہیں" پائلٹ نے جواب دیا۔

"او۔ کے ـــــ" عمران نے کہا اور کاک پٹ سے باہر نکل آیا۔ فرسٹ پائلٹ اس وقت طیارہ لینڈ کرنے میں مصروف تھا۔ اور تھوڑی دیر بعد عمران اپنے ساتھیوں سمیت کاغذات اور بیگ چیک کرا کے ایئرپورٹ کی عمارت سے باہر نکل آیا۔ اس وقت وہاں صبح کے سات بجے تھے۔ اور ہر طرف خوب گہما گہمی تھی۔

"اب کیا پروگرام ہے ـــــ" کیپٹن شکیل نے ایئرپورٹ کی عمارت سے باہر نکلتے ہوئے پوچھا۔

"ہمیں انٹرنیشنل اسٹیشن پہنچنا ہے ـــــ" عمران نے جواب دیا اور پھر چند لمحوں بعد وہ ٹیکسی میں بیٹھے اسٹیشن کی طرف اڑے چلے جا رہے تھے۔ جہاں انٹرنیشنل ٹرین سے سپیشل منیجر نے وہ پیکٹ لے کر پہنچنا تھا۔ اسٹیشن پر پہنچتے پہنچتے تقریباً آدھ گھنٹہ لگ گیا اور پھر ان کے اسٹیشن پہنچتے ہی ٹرین بھی اسٹیشن پہنچ گئی۔ یہ ٹرین کا آخری سٹاپ تھا۔ اس لیے پلیٹ فارم پر مسافروں کو خوش آمدید کہنے والے خاصے افراد موجود تھے۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت چیکنگ سپاٹ کے قریب کھڑا ہوا تھا۔ جہاں تمام مسافروں نے گزرنا تھا۔ وہ ہر گزرنے والے مسافر کو بغور دیکھ رہا تھا اور پھر چند لمحوں بعد اس کی نظر سپیشل منیجر فاک پر پڑ گئی۔ وہ قطار میں کھڑا باہر نکلنے کا انتظار کر رہا تھا۔

عمران جانتا تھا کہ فاک یہاں سے سیدھا ٹیکسی پر بیٹھے گا اور پھر مینشن چلا جائے گا۔ اس لیے اس نے کیپٹن شکیل کو اشارہ کیا۔

"کیپٹن ایک ٹیکسی اینگیج کر لو۔ جلدی سادہ رنگ زدن کے لیے ـــــ" عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔ عمران نے باقی لوگوں کو بھی ساتھ جانے کا اشارہ کیا ـــــ اور پھر جب فاک چیکنگ سپاٹ سے باہر نکلا تو وہاں صرف عمران موجود تھا۔ فاک باہر نکلتے ہی تیز تیز قدم اٹھاتا ٹیکسی سٹینڈ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ عمران اس کے پیچھے تھا۔ فاک سٹینڈ پر کھڑی ایک ٹیکسی کی طرف بڑھا۔ اس نے ڈرائیور سے جھک کر کچھ کہا اور پھر پچھلی نشست کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ دروازہ بند کرتا۔ قریب موجود عمران پھرتی سے آگے بڑھا اور اچھل کر اندر بیٹھ گیا۔

"تم۔ تم......" فاک نے حیرت بھرے لہجے میں عمران سے کہا۔ ٹیکسی ڈرائیور نے یہی سمجھا کہ شاید عمران بھی اس کا ساتھی ہے۔ اس لیے اس نے ان کی طرف متوجہ ہوئے بغیر عمران کے بیٹھتے ہی تیزی سے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔

"مسٹر فاک گھبرائیں نہیں۔ مجھے مسٹر جیکال نے بھیجا ہے۔ ایک خاص پیغام دینا ہے ـــــ" عمران نے نرم لہجے میں کہا۔

"جیکال نے بھیجا ہے۔ کیا مطلب ـــــ" فاک نے آنکھیں چوڑی کرتے ہوئے کہا۔

"میں یہیں رہتا ہوں۔ مسٹر جیکال نے مجھے فون کر کے کہا تھا کہ آپ ساڑھے سات بجے انٹرنیشنل ٹرین سے پہنچ رہے ہیں۔ میں ان کا پیغام

آپ تک پہنچا دوں ـــــ" عمران نے بھیجنے کے لفظ پر فاک کو چونکتے دیکھ کر وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے وہ فاک کی حیرت کی وجہ سمجھ گیا تھا کہ جیکال کسی کو بعد میں بھیجے تو وہ پہلے کیسے پہنچ سکتا ہے۔

"کیا پیغام ہے ـــــ" فاک نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔ اپنا نام اور جیکال کا نام سنتے ہی اس کے اعصاب تو ڈھیلے پڑ گئے تھے۔ لیکن اس کے باوجود اس کی آنکھوں میں شکوک کی پرچھائیاں لہرا رہی تھیں۔

"مادام ٹیلر نے پیکٹ بھیجنے کا پتہ تبدیل کر دیا ہے۔ اب آپ نے وہ پیکٹ لوسٹن کے رہائشی علاقے جولائے کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ میں پہنچانا ہے ـــــ" عمران نے جواب دیا۔

"اوہ لیکن یہ اصولاً غلط ہے۔ مسٹر جیکال یہ ہدایت نہیں دے سکتے۔ یہ ہمارے اصول کے خلاف ہے ـــــ" فاک نے چونکتے ہوئے کہا۔

"مسٹر فاک خاموشی سے بیٹھے رہو۔ ورنہ ـــــ" عمران نے اپنا یہ وار خالی جاتے دیکھ کر تیزی سے ریوالور نکال کر فاک کی پسلیوں میں لگاتے ہوئے کہا۔ اُسے دراصل کمپنی کے اصولوں کا علم نہ تھا۔ اس لیے اُس نے پہلے یہی کوشش کی تھی کہ اسے جولائے کالونی کی مخصوص کوٹھی پر لے جائے جہاں ایکسٹو کی فارن سروس کا ہیڈ کوارٹر تھا۔ لیکن ظاہر ہے اب سوائے ریوالور نکالنے کے اور کوئی چارہ نہ تھا۔

ٹیکسی اس وقت ایک سنسان سڑک پر دوڑ رہی تھی۔ وہ شہر سے باہر نکل آئی تھی۔

"تم۔ تم کیا چاہتے ہو ـــــ" فاک نے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا۔

"کچھ نہیں بس خاموش بیٹھے رہو ـــــ" عمران نے غراتے ہوئے کہا البتہ

آواز اس نے دھیمی ہی رکھی تھی۔ اور فاک بے بسی سے کندھے اچکا کر خاموش ہو رہا۔

"ڈرائیور ٹیکسی روک دو میرے ساتھی کی طبیعت خراب ہو گئی ہے ـــــ" عمران نے اچانک ٹیکسی ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور ٹیکسی ڈرائیور نے بے اختیار بریکیں لگا کر ٹیکسی ایک سائیڈ میں روک دی۔ اسی لمحے عمران کا ہاتھ تیزی میں حرکت میں آیا اور فاک کی گردن کی سائیڈ میں ریوالور کا دستہ پوری قوت سے پڑا اور وہ کراہتا ہوا سیٹ پر لڑھک گیا۔ عمران نے اتنی پھرتی سے وار کیا تھا کہ ٹیکسی ڈرائیور جو ٹیکسی روکنے میں مصروف تھا یہ حرکت نہ دیکھ سکا۔ چنانچہ جیسے ہی اس نے ٹیکسی روکی ـــــ عمران دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔ ٹیکسی ڈرائیور نے پہلے مڑ کر دیکھا۔ اور فاک کو یوں سیٹ پر لڑھکے ہوئے دیکھ کر اس کے چہرے پر پریشانی کے آثار نمایاں ہو گئے۔

"کیا ہوا۔ کیا ہوا انہیں ـــــ" اس نے چونکتے ہوئے کہا۔ مگر عمران اس عرصے میں گھوم کر دوسری طرف آیا اور اس نے دروازہ کھول کر فاک کو باہر کھینچ لیا۔ اسی لمحے ان کے پیچھے آنے والی دوسری ٹیکسی بھی ان کے قریب رک گئی۔ اس ٹیکسی میں عمران کے ساتھی موجود تھے۔

"کیا ہوا جناب ـــــ" کیپٹن شکیل نے یوں کھڑکی سے سر نکال کر پوچھا جیسے وہ اجنبی ہو۔

"میرا ساتھی اچانک بے ہوش ہو گیا ہے ـــــ" عمران نے تیزی سے مڑ کر کہا۔

"اوہ میں ڈاکٹر ہوں ـــــ" کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر تیزی سے دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ اس نے فاک کی نبض چیک کی۔

"اوہ یہ تو خطرناک حالت میں ہے۔ اس کو مسلسل ڈاکٹر کی نگرانی چاہیئے۔ ہسپتال پہنچنے تک ایسا کرو ہماری ٹیکسی میں آجاؤ۔ ہسپتال جانے تک میں اسے چیک کرتا رہوں گا ____" کیپٹن شکیل نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"بہت بہت شکریہ ____" عمران نے کہا اور پھر اُس نے مڑ کر جیب سے دو بڑے نوٹ نکال کر فاک والی ٹیکسی ڈرائیور کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا جو خود بھی باہر آگیا تھا۔

"یہ آپ اپنا معاوضہ لے لیں شکریہ ____" عمران نے نرم لہجے میں کہا۔

"جناب وہ ٹیکسی تو پہلے ہی بھری ہوئی ہے اور ابھی ہوسٹن خاصی دور ہے۔ آپ ایسا کریں کہ اپنے ساتھی کے ساتھ ڈاکٹر صاحب کو بھی اس ٹیکسی میں بٹھا لیں۔ اس طرح آسانی ہو جائے گی ____" ٹیکسی ڈرائیور نے رقم لے کر جیب میں ڈالتے ہوئے بڑے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں تمہارا مشورہ بھی درست ہے۔ ٹھیک ہے ڈاکٹر صاحب آپ ادھر میری ٹیکسی میں آجائیں ____" عمران نے فوراً ہی رضامند ہوتے ہوئے کہا۔ وہ اس لیے رضامند ہو گیا تھا کہ اُسے علم تھا کہ یہاں کے ٹیکسی ڈرائیور بے حد ہوشیار ہوتے ہیں اگر یہ ٹیکسی ڈرائیور ذرا بھی مشکوک ہو جاتا تو وہ فوراً ہی نزدیکی بوتھ سے پولیس کو فون کر دیتا اور پولیس نے تھوڑے ہی فاصلے پر دھر لینا تھا۔

عمران کے کہنے پر کیپٹن شکیل بھی فاک کے ساتھ اُسی کی ٹیکسی میں آگیا۔ عمران نے اُسے پچھلی سیٹ پر لٹاتے ہوئے اس کی جیبوں کی باقاعدہ تلاشی لی اور پھر کوٹ کی اندرونی جیب سے اس کا مطلوبہ پیکٹ اُسے

مل گیا۔ عمران نے پیکٹ جیب میں ڈالتے ہوئے خود ڈرائیور کے ساتھ پہلے والی سیٹ پر آگیا ____ اور ٹیکسی ڈرائیور نے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔

"ڈاکٹر صاحب میرا ساتھی کتنی دیر میں ہوش میں آجائے گا ____" عمران نے پیچھے مڑ کر کیپٹن شکیل سے پوچھا۔

"اتفاق ہے کہ آج میرے پاس ایمرجنسی بیگ نہیں ہے۔ اگر بیگ ہوتا۔ تو یہ ابھی ہوش میں آجاتا۔ بہرحال ایک گھنٹے بعد خود بخود ہوش میں آجائے گا ____" کیپٹن شکیل نے اس کی نبض پکڑتے ہوئے کہا۔ اور عمران خاموش ہو گیا۔

دونوں ٹیکسیاں آگے پیچھے دوڑتی ہوئیں تھوڑی دیر بعد ہوسٹن شہر میں داخل ہوئیں اور پھر ڈرائیور نے ہوسٹن کے جنرل ہسپتال کے کمپاؤنڈ میں ٹیکسی موڑ دی۔ ایمرجنسی وارڈ کے سامنے ٹیکسی رکتے ہی عمران اور کیپٹن شکیل دونوں نے فاک کو ٹیکسی سے نیچے اتارا اور پھر اُسے لیے ہوئے وارڈ کے اندر داخل ہو گئے ____ فاک کی حالت دیکھتے ہی وارڈ بوائے اس کی طرف دوڑے اور پھر وہ فاک کو سٹریچر پر ڈال کر اندر لے گئے۔ عمران نے ٹیکسی ڈرائیور کا شکریہ ادا کیا اور ٹیکسی ڈرائیور سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔ جبکہ دوسرا ٹیکسی ڈرائیور وہیں موجود رہا۔

عمران نے اندر رہ کر بتایا کہ یہ شخص سڑک کے کنارے اسی حالت میں پڑا تھا کہ ہم اُسے یہاں اٹھا لائے ہیں ____ اور اس کے بعد اس نے اپنا فرضی نام و پتہ رجسٹر پر درج کرایا اور کیپٹن شکیل کے ہمراہ باہر آگیا۔ اس کا اندازہ تھا کہ ڈاکٹروں کی کوششوں کے باوجود فاک آدھے گھنٹے سے پہلے ہوش میں نہیں آئے گا۔ اس لیے وہ مطمئن تھا۔

"تم ٹیکسی لے کر ساؤتھ زون پہنچو۔ وہاں ٹیکسی چھوڑ دینا اور کیفے آلاک میں میرا انتظار کرنا ـــــ" عمران نے کیپٹن شکیل سے کہا۔

اور کیپٹن شکیل سر ہلاتا ہوا ٹیکسی میں بیٹھ گیا اور ٹیکسی ساؤتھ زون کی طرف بڑھتی چلی گئی ـــــ ٹیکسی کے جاتے ہی عمران ہسپتال سے نکلا اور پھر وہ نزدیک ہی ایک فوٹو گرافر سٹور میں داخل ہو گیا۔ اس نے وہاں سے مائیکرو فلم خریدی اور پھر وہ ایک کیفے کے باتھ میں گھس گیا۔ یہ باتھ کیفے کے برآمدے میں بیرونی جانب بنائے گئے تھے۔ اس لیے ان کے اندر جانے کے لیے کیفے میں سے نہ گزرنا پڑتا تھا۔ باتھ میں جاتے ہی عمران نے فاک سے حاصل کردہ پیکٹ جیب سے نکالا اور اُسے احتیاط سے کھولنے کے بعد اس نے اس میں سے اصل فارمولے کی اصل فلم نکالی اور سٹور سے خریدی ہوئی مائیکرو فلم اس کے اندر ڈال کر اس نے پیکٹ کو دوبارہ اسی انداز میں بند کر دیا۔ اس کے بعد وہ باتھ سے باہر آ گیا ـــــ اب اس نے اپنا منصوبہ بدل دیا تھا۔ پہلے تو اُس نے یہی پلان بنایا تھا کہ وہ فاک کے میک اپ میں مینشن میں داخل ہو گا ـــــ لیکن اب اس نے ارادہ بدل دیا تھا کیونکہ ہو سکتا ہے فاک سے پیکٹ دروازے پر ہی وصول کر لیا جائے۔ اس لیے اتنی لمبی چوڑی پلاننگ کی ضرورت نہ تھی ـــــ کیفے کی عمارت سے نکلتے ہی وہ تیزی سے نزدیکی فارن پارسل آفس پہنچا اور پھر اس نے اصل فلم ایک مضبوط لفافے میں ڈال کر اس کے اندر ایک چھوٹا سا رقعہ بھی سر سلطان کے نام لکھ دیا۔ جس میں یہ ہدایت کی گئی تھی کہ اس فلم کو سر داؤد کو دے دیا جائے اور اُسے کہہ دیا جائے کہ یہ ادھورے فارمولے کی فلم ہے۔ پیچھے اُس نے اپنا نام لکھ کر پیکٹ

بند کیا اور پھر اُسی پر سر سلطان کا پتہ لکھ کر پارسل بائی ایئر پوسٹ کر دیا۔ اور رسید جیب میں رکھ کر وہ باہر نکلا اور پیدل چلتا ہوا دوبارہ ہسپتال پہنچ گیا ـــــ وہاں اُس نے فاک کا پتہ کیا تو اُسے بتایا گیا کہ اُسے ایک کمرے میں پہنچا دیا گیا ہے اور وہ تھوڑی دیر بعد ہوش میں آ جائے گا۔ چونکہ فاک کو لے آنے والا عمران ہی تھا۔ اس لیے عمران کو بغیر کسی حیل وحجت کے اس کے کمرے تک پہنچا دیا گیا اور پھر چند ہی لمحوں بعد عمران نے پیکٹ واپس فاک کی اُسی جیب میں منتقل کر دیا ـــــ اس کے بعد وہ مطمئن ہو کر واپس ہسپتال سے نکلا اور ایک ٹیکسی پکڑ کر ساؤتھ زون کی طرف روانہ ہو گیا ـــــ اس نے مادام ٹیلر اور ہائی برڈ کا حاصل کردہ راز تو نہ صرف واپس حاصل کر لیا تھا بلکہ وہ اُسے اپنے ملک بھی روانہ کر چکا تھا ـــــ لیکن اب اس کے ذہن میں مسئلہ ایکریمیا کی سپریم سیکرٹ سروس سے فارمولے کا باقی آدھا حصہ حاصل کرنا تھا تاکہ اس کے ملک کا فارمولا مکمل حالت میں واپس اس کے ملک میں پہنچ جائے ـــــ ظاہر ہے اب تک تو کسی کو اس بات کا علم نہ تھا۔ لیکن اب یہ بات سامنے آ جانے کے بعد عمران یہ کیسے برداشت کر سکتا تھا کہ اس کے ملک کا اتنا اہم فارمولا دوسرے ملک کے ہاتھوں میں رہ جائے۔ چنانچہ اس نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ وہ باقی آدھا فارمولا بھی حاصل کر کے ہی واپس جائے گا۔ لیکن اب مسئلہ صرف اتنا تھا کہ اُسے یہ معلوم نہ تھا کہ باقی آدھا فارمولا کس کے قبضے میں ہے ـــــ ظاہر ہے ایسے فارمولے سیکرٹ سروس کے قبضے میں تو نہیں ہو سکتے۔ وہ ضرور کسی سرکاری لیبارٹری میں ہو گا۔ اس کے لیے اس نے کراگر کے ذریعے آگے بڑھنے کا فیصلہ کیا تھا اور اس لیے وہ ساؤتھ زون

جا رہا تھا تاکہ جب کرانگر وہ نقلی فلم لے کر مینشن سے نکلے تو وہ اس کو ٹریپ کر سکے۔ تھوڑی دیر بعد اس کی ٹیکسی ساؤتھ زون پہنچ گئی اور پھر ٹیکسی ڈرائیور نے اس کے کہنے پر اُسے کیفے آلاک کے سامنے اتار دیا۔ وہ پہلے بھی کئی بار ساؤتھ زون میں آ چکا تھا۔ اس لیے اُسے یہاں کے کیفوں، ہوٹلوں اور کلبوں کے بارے میں پوری طرح علم تھا۔

کیفے آلاک کا مالک رول جانسن اس کا دوست تھا۔ ایک بار اس نے اُسے غنڈوں کے تشدد سے بچایا تھا اور تب سے وہ عمران کا بے حد معتقد بن گیا تھا۔ عمران جب بھی ساؤتھ زون آتا وہ رول جانسن سے ضرور ملتا تھا۔

کیفے آلاک میں داخل ہوتے ہی اُسے اپنے ساتھی ایک بڑی میز کے گرد اکٹھے نظر آ گئے اور عمران تیز تیز قدم اٹھاتا ان کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

چارٹرڈ طیارہ ناراک ایئرپورٹ پہنچتے ہی کرانگر نے پارکنگ میں کھڑی ہوئی اپنی کار نکالی اور پھر مادام ٹیسلر اور مارٹن کو ہمراہ لیے وہ ساؤتھ زون کی طرف اُڑتا چلا گیا۔ وہ جلد از جلد مادام کے مینشن پہنچ جانا چاہتا تھا۔ تاکہ وہاں سے فلم حاصل کرنے کے بعد وہ اُسے باس تک پہنچائے اور اس طرح اس کی ذمہ داری ختم ہو سکے۔

"فلم تو اب تک مینشن پہنچ چکی ہو گی ـــــــ" کرانگر نے ساؤتھ زون پہنچتے ہوئے کہا۔

"ہاں پہنچ تو جانی چاہیے۔ ہوٹل والوں نے کہا تھا کہ آٹھ بجے ڈیلیوری ہو جائے گی اور آٹھ بج ہی چکے ہیں ـــــــ" مادام نے کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی پر وقت دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ مینشن پہنچ گئے۔ کرانگر کو ڈرائنگ روم میں بٹھانے کے بعد مادام ٹیسلر نے اپنے ملازم خاص کو بلایا ـــــــ مارٹن بھی ساتھ ہی تھا۔

"یس مادام ____" مسلح ملازم نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"مغربی جرمنی سے ایک پیکٹ سپیشل مسنجر سروس سے یہاں پہنچا تھا وہ لے آؤ ____" مادام نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ابھی تک کوئی پیکٹ یہاں نہیں پہنچا مادام ____" ملازم نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ آٹھ بجے اس کی یہاں ڈلیوری تھی ____" مادام نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"یس مادام پیکٹ نہیں پہنچا ____" ملازم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سیکورٹی انچارج سے پتہ کرو ____" مادام نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا اور ملازم سر ہلاتا ہوا ڈرائنگ روم سے باہر نکل گیا ____ اور تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا اور اس نے وہی جواب دیا کہ کوئی پیکٹ ابھی تک نہیں پہنچا۔

"ایسا نہ ہو کہ انٹرنیشنل ٹرین کسی وجہ سے لیٹ ہو گئی ہو ____" مارٹن نے کہا۔

"نہیں وہ لیٹ نہیں ہو سکتی۔ ویسے تم فون کر کے پتہ کرو ____" مادام نے کہا اور مارٹن نے میز پر پڑا ہوا فون اپنی طرف کھسکایا اور پھر انکوائری سے اس نے انٹرنیشنل ریلوے اسٹیشن کے نمبر معلوم کیے۔ نمبر معلوم کرنے کے بعد اس نے نمبر گھمائے۔

"انٹرنیشنل ریلوے اسٹیشن انکوائری پلیز ____" رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"مغربی جرمنی سے آنے والی انٹرنیشنل ناراک پہنچ گئی ہے ____" مارٹن

نے پوچھا۔

"جی ہاں جناب پہنچ گئی ہے اور ٹھیک ساڑھے سات بجے اپنے صحیح وقت پر پہنچی ہے ____" انکوائری سے جواب دیا گیا۔

"او کے تھینک یو ____" مارٹن نے جواب دیا اور رسیور رکھ دیا۔

اب مادام کا چہرہ رنگ بدلنے لگا۔ اب اُسے خیال آ رہا تھا کہ اتنا اہم راز اس طرح کیوں غیروں کے ہاتھوں میں دے دیا۔ لیکن اُسے یہ خیال بھی نہ تھا کہ سپیشل مسنجر کہاں گیا۔ ساڑھے سات بجے ٹرین پہنچنے کے بعد اُسے آدھے گھنٹے تک یہاں پہنچ جانا چاہیئے تھا ____"، کرافگر نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"دیکھو کچھ دیر انتظار کر لیتے ہیں شاید ٹیکسی وغیرہ خراب نہ ہو گئی ہو ____" مارٹن نے کہا اور مادام نے بھی سر ہلا دیا۔

مادام چند لمحے خاموش بیٹھی رہی اور پھر اُس نے ٹیلیفون اپنی طرف کھسکایا اور مارٹن سے وہ ڈرافٹ نکالنے کے لیے کہا۔ مارٹن نے جیب سے وہ ڈرافٹ نکال کر مادام کے ہاتھ میں پکڑا دیا۔ مادام نے بنک کے نمبر گھمائے۔

"یس منیجر چارٹرڈ بنک ____" دوسری طرف سے منیجر کی آواز سنائی دی اور مادام نے ڈرافٹ کے نمبر بتا کر اس کی کیش گارنٹی کے بارے میں پوچھا۔

"ڈرافٹ درست ہے۔ ہم کیش گارنٹی دیتے ہیں ____" مینجر نے چند لمحوں کے بعد جواب دیا اور مادام نے شکریہ ادا کر کے رسیور رکھ دیا۔

"آپ خواہ مخواہ وہم کرتی ہیں مادام۔ سرکاری ڈرافٹ کبھی غلط نہیں ہو سکتے ____" کرافگر نے اس بار قدرے طنزیہ لہجے میں کہا۔

" رقم کے معاملے میں وہم اچھا ہوتا ہے مسٹر کرافگر ——"، مادام نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ کرافگر اس کی بات کا جواب دیتا۔ وہ ملازم اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں پیکیٹ تھا۔

" پیکیٹ آگیا ——"، مادام نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

" یس مادام ابھی سپیشل میسنجر دے کر گیا ہے ——"، ملازم نے پیکیٹ مادام کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ——"، مادام نے مسرت بھرے انداز میں پیکیٹ لیتے ہوئے کہا اور ملازم واپس چلا گیا۔

" یہ لو پیکیٹ۔ اس میں ادھورے فارمولے کی فلم ہے ——"، مادام نے پیکیٹ کرافگر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور کرافگر نے یوں پیکیٹ مادام کے ہاتھوں سے جھپٹ لیا جیسے بچے ٹافی پر جھپٹتے ہیں اور پھر اس نے پیکیٹ کو غور سے دیکھا اور مسکراتے ہوئے جیب میں رکھ لیا۔

" اچھا مادام مجھے اجازت دیجئے بہت بہت شکریہ۔ آپ نے واقعی حیرت انگیز کارنامہ سرانجام دیا ہے ——"، کرافگر نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

" ہائی برڈ کے لیے یہ معمولی مشن ثابت ہوا ہے ——"، مادام نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" اوہ مادام گستاخی معاف۔ کیا یہ بہتر نہیں ہوگا کہ آپ اس فلم کو مجھے چیک کرادیں۔ مجھے اچانک خیال آگیا ہے کہ باس نے مجھے اسے چیک کرنے کے لیے کہا تھا ——"، کرافگر نے جیب سے پیکیٹ واپس

نکالتے ہوئے کہا۔

" اب تمھیں وہم ہوگیا ہے پہلے مجھے نصیحتیں کر رہے تھے۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ اسے چیک ہونا چاہیے تاکہ بعد میں تم کوئی بہانہ نہ بنا سکو ——"، مادام نے کرافگر کے ہاتھ سے پیکیٹ لیا اور پھر اسے پھاڑ کر اس میں سے فلم نکالی اس نے بڑی پیار بھری نظروں سے فلم کو دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مارٹن سے کہا کہ پروجیکٹر بھی منگوا لو۔ مارٹن سر ہلاتا ہوا اٹھا اور ڈرائنگ روم سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے پیچھے دو آدمیوں نے ایک جدید قسم کا پروجیکٹر اٹھایا ہوا تھا۔ انھوں نے بڑی پھرتی سے پروجیکٹر سیٹ کیا۔ فلم کو اس پر چڑھا دیا اور پھر تمام بتیاں بند کر دیں۔ انھوں نے سامنے کی دیوار کو سکرین کے طور پر استعمال کیا تھا۔ اور پھر انھوں نے پروجیکٹر کا بٹن آن کر دیا۔ سرر کی تیز آواز سے پروجیکٹر چل پڑا اور سامنے والی دیوار کا ایک حصہ کسی سکرین کی طرح روشن ہو گیا۔ فلم چلنے کی آواز سنائی دی —— لیکن سکرین پر کوئی تصویر یا الفاظ نہ ابھرے۔ فلم چلتی رہی سکرین یونہی خالی رہی۔ چند لمحوں بعد کھٹک کی آواز سے پروجیکٹر بند ہوگیا۔ اس کا مطلب ہے کہ فلم ختم ہو چکی ہے۔ اور اس کے ساتھ بتیاں جل اٹھیں۔ مگر مادام اور مارٹن کے چہرے زرد پڑ چکے تھے اور کرافگر کے چہرے پر شدید غصے کے تاثرات نمایاں تھے۔

" یہ کیا دھوکہ ہے۔ یہ آپ ڈیڑھ کروڑ ڈالر میں یہی خالی فلم ہمیں دے رہی تھیں۔ اس کو آپ معمولی مشن کہہ رہی تھیں ——"، کرافگر کے لہجے میں بے پناہ تلخی تھی۔

" شٹ اپ تمھیں گستاخی کرنے کی جرأت کیسے ہوئی ——"، مادام نے

غصے سے چیختے ہوئے کہا پھر وہ مارٹن پر چڑھ دوڑی ۔

" مارٹن یہ کیا ہے ۔ یہ کیا بکواس ہے ۔ کہاں ہے وہ ادھورا فارمولا ـــــ"

مادام کا چہرہ غصے کی شدت سے سیاہ پڑ گیا تھا ۔ آنکھوں میں وحشت تھی ۔

" مم ۔ میں کیا کہہ سکتا ہوں مادام جو فلم میں نے آپ کو دی تھی وہ تو اصل تھی ـــــ" مارٹن کے لہجے میں شدید حیرت تھی البتہ اس کا رنگ یکلخت پھیکا پڑ گیا تھا ۔

" تو یہ مارٹن صاحب ہی ہائی برڈ ہیں اب سمجھا ـــــ" کرانگر نے سر ہلاتے ہوئے کہا ۔ مادام ایک جھٹکے سے کرانگر کی طرف بڑھی اور دوسرے لمحے اس نے پروجیکٹر بردار افراد کو باہر جانے کا اشارہ کیا ـــــ اور وہ دونوں افراد پروجیکٹر اٹھائے تیزی سے باہر نکلتے چلے گئے ـــــ ان کے باہر جاتے ہی مادام نے زور سے تالی بجائی دوسرے لمحے ایک مسلح نوجوان اندر داخل ہوا ۔

" یس مادام ـــــ" نوجوان نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا ۔

" اس کرانگر کو گولی مار دو ۔ اس نے ہماری شان میں گستاخی کرنے کی جرأت کی ہے ـــــ" مادام نے غصے سے چیختے ہوئے کہا ۔ اور نوجوان نے انتہائی پھرتی سے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن اتارنے کی کوشش کی مگر اسی لمحے کرانگر اچھل کر کھڑا ہو گیا ۔

" رک جاؤ رک جاؤ ۔ مادام میں معافی چاہتا ہوں ـــــ" کرانگر کے لہجے میں شدید عاجزی تھی اور مادام نے ہاتھ اٹھا کر مشین گن بردار کو روک دیا ۔

" تم سے دو غلطیاں ہوئی ہیں اور دونوں ناقابل معافی ہیں ۔ ایک تو تم نے ہماری شان میں گستاخی کی ہے اور دوسری یہ کہ ہائی برڈ کے ایک ادنیٰ ملازم کو ہائی برڈ کہہ دیا ہے ۔ اس لیے تمھاری کم سے کم سزا موت ہو سکتی ہے ـــــ" مادام کے لہجے میں تیز غراہٹ تھی ۔

" میں معافی چاہتا ہوں مادام دراصل حالات ہی ایسے ہو گئے تھے کہ میرا دماغ ماؤف ہو گیا تھا ۔ میں آئندہ خیال رکھوں گا ـــــ" کرانگر نے عاجزانہ لہجے میں کہا ۔

" ہوں واقعی حالات ایسے ہو گئے ہیں ۔ ٹھیک ہے تمھیں آخری بار معافی دی جا رہی ہے ـــــ" مادام نے دانتوں سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا ۔ اور اس نے ہاتھ کے اشارے سے مسلح نوجوان کو واپس جانے کے لیے کہا اور نوجوان تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا ۔

" مگر وہ اصل فلم کہاں گئی ـــــ" مادام نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا ۔ اس کی بات کا کسی نے نہ جواب دیا ۔ مارٹن بھی خاموش بیٹھا تھا ۔

" بولو تم بولتے کیوں نہیں ہو ۔ کیا ہائی برڈ نے تمھیں یہی فلم دی تھی ۔ خالی ـــــ" مادام نے چیختے ہوئے مارٹن سے مخاطب ہو کر کہا ۔ ظاہر ہے اب کرانگر کا شک مٹنے کی وجہ سے وہ اسے ہائی برڈ کا ملازم ظاہر کر رہی تھی ۔

" میں نے خود چیک کیا تھا مادام ۔ فلم صحیح تھی ـــــ" مارٹن نے دھیمے لہجے میں جواب دیا ۔

" تو پھر وہ فلم کہاں گئی ـــــ اور یہ خالی فلم کہاں سے آ گئی ۔ جب کہ پیکٹ بھی بند تھا ۔ اور وہی تھا جو بھیجا گیا تھا ـــــ" مادام نے غصے سے پیر پٹختے ہوئے کہا ـــــ اور پھر اس سے پہلے کہ مارٹن اس کی بات کا جواب

دیتا۔ اچانک میز پر پڑے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یس ـــــ" مادام نے رسیور اٹھا کر چیختے ہوئے کہا۔

"مادام ایک صاحب پرنس آف ڈھمپ آپ سے فوری بات کرنے کے خواہشمند ہیں ـــــ" دوسری طرف سے مینشن کے ایکس چینج میں بیٹھے ہوئے آپریٹر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ اوہ ملاؤ ـــــ" مادام نے حیرت سے اچھلتے ہوئے کہا۔ اُسے پرنس آف ڈھمپ کا نام سنتے ہی یوں لگا تھا جیسے سر پر بم پھٹ پڑا ہو۔

"پرنس آف ڈھمپ وہ کہاں سے آن ٹپکا ـــــ" مارٹن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں بھی شدید حیرت تھی۔

"پرنس آف ڈھمپ یعنی علی عمران۔ پاکیشیا کا شیطان۔ اوہ ـــــ" کرافگر اچھل پڑا کیونکہ وہ پرنس آف ڈھمپ کے نام سے اچھی طرح واقف تھا۔

"مادام ٹیلر میں آپ کا خادم پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ سنائیے۔ کیا حال ہیں آپ کے۔ اس وقت آپ بوڑھی ہیں یا جوان ـــــ" دوسری طرف سے عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"شٹ اپ میں کسی پرنس آف ڈھمپ کو نہیں جانتی۔ کون ہو تم" مادام نے مصنوعی غصے سے کہا۔

"ارے ارے آپ کی یادداشت بے حد کمزور ہے۔ ایسا کریں بادام کی سات گریاں صبح نہار منہ کھایا کریں۔ میرے دادا جان کھایا کرتے تھے۔ ان کی یادداشت مرنے کے بعد بھی ٹھیک رہی تھی۔ انھیں مرنے کے بعد بھی ساری باتیں ازبر یاد تھیں۔ یہ اور بات ہے کہ وہ بیچارے ہمیں بتا نہ سکتے تھے"

عمران نے کہا۔

"کیا بکواس ہے کون ہو تم ـــــ" مادام نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"اگر آپ نے اس نسخے پر عمل نہ کیا تو پھر یہی ہوگا کہ آپ کے ذہن کی قلم سے سب کچھ ایسے ہی صاف ہو جائے گا۔ جیسے ادھورا فارمولا غائب ہو گیا ہے ـــــ" عمران نے بڑے ناصحانہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ادھورا فارمولا۔ کیا مطلب ـــــ" مادام نے چونکتے ہوئے کہا۔ البتہ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ اصل کہانی سمجھ گئی ہیں۔

"مطلب تو آپ کا باڈی گارڈ سمجھائے گا۔ مگر فی الحال آپ کو انتظار کرنا پڑے گا۔ وہ ذرا تفریح کرنے اگلی دنیا میں گیا ہوا ہے ـــــ" عمران نے جواب دیا۔

"اوہ سوازو مر گیا ہے۔ یہ کیا کہہ رہے ہو ـــــ" مادام یوں چیخی جیسے اس کے پیروں تلے بم پھٹ پڑا ہو۔

"ہاں بیچارہ سوازو۔ مجھے اس کی جواں مرگ پر افسوس ہے۔ ویسے آپ کو خوش ہونا چاہیے کہ گلشن کالونی میں موجود آپ کے ساتھی ٹریگا سمیت گولیوں سے مرے ہیں جبکہ سوازو لڑ کر مرا ہے۔ مجھے کہنے لگا کہ میری حسرت ہے کہ میں جوانا سے مقابلہ کروں۔ چنانچہ میں نے اس کی ٹانگیں ٹھیک کر دیں اور جوانا کو بلا کر اس کی حسرت پوری کر دی۔ اب مجھے کیا معلوم تھا کہ بیچارے کے دونوں گھٹنے ٹوٹ جائیں گے۔ ریڑھ کی ہڈی شکستہ ہو جائے گی اور گردن لوٹ کر پشت پر جا لگے گی۔ چخ چخ بے چارا ـــــ" عمران نے باقاعدہ تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"میں تم سے انتقام لوں گی۔ بھیانک انتقام یہ میرا فیصلہ ہے ____" مادام کے لہجے میں بھوکے بھیڑیے جیسی غراہٹ تھی۔

"اوہ مجھ سے غلطی ہوئی۔ میں نے سوچا آپ کو اطلاع کردوں تاکہ آپ اس کی روح کی تسکین کے لیے کچھ کریں مگر آپ تو الٹا مجھ سے ناراض ہو رہی ہیں۔ اب تو میں آپ کو یہ بتانا مناسب نہیں سمجھتا کہ آپ کا ساتھی ہائی برڈ سر راشد بن کر سر داؤد کی لیبارٹری سے جو فارمولا ادھورا لے اڑا تھا وہ واپس پہنچ گیا ہے۔ ظاہر ہے آپ ناراض ہوجائیں گی۔ اور آپ کی ناراضگی تو مجھ سے برداشت نہیں ہوسکتی۔ اس لیے میں آپ کو یہ بات نہیں بتاؤں گا۔ عمران نے جواب دیا۔

"کیسے پہنچ گیا یہ ناممکن ہے ____" مادام نے کہا۔

"مادام دنیا میں کوئی چیز ناممکن نہیں ہے۔ میں نے آپ کو سواز کے متعلق بتانے کے لیے ہوٹل ناشش میں فون کیا۔ تو وہاں سے پتہ چلا کہ آپ اپنے مینشن کے لیے کوچ کر گئی ہیں۔ اور پھر مجھے وہاں سے یہ بھی پتہ چل گیا کہ آپ نے وہ فارمولا سپیشل میسنجر سروس کے ذریعے پہلے ہی بھیج دیا ہے۔ چنانچہ جیسے ہی وہ سپیشل میسنجر انٹرنیشنل ٹرین سے اترا۔ اس سے درخواست کی گئی کہ سارا مال ہمیں دے دے۔ وہ نہ مانا چنانچہ اُسے آدھے گھنٹے کے لیے ہسپتال پہنچا دیا گیا اور وہ بیچارا بے ہوش پڑا تھا۔ اب اُسے کیا معلوم کہ پیکٹ کے اندر سے فلم بدل گئی ہے۔ اب آپ سوچیے ہم کتنے بدقسمت ہیں کہ ہمارے ملک میں سپیشل میسنجر کی جدید سہولت ہی نہیں ہے۔ بہرحال میں نے آپ کو فون اس لیے کیا ہے کہ آپ بے چارے ہائی برڈ پر ناراض نہ ہوتی رہیں ____" عمران نے کہا۔

"تم اس وقت کہاں سے بول رہے ہو ____" مادام نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"ظاہر ہے پاکیشیا کے سوا اور کہاں سے بول سکتا ہوں۔ غریب آدمی ہوں۔ اتنے پیسے بھی نہیں ہیں کہ بیرونی سفر کرسکوں اور جابر علی جیسے انکوائری آپریٹر کو انعام دے کر چھپ کر جہاز پر چڑھ سکوں ____" عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اس کا مطلب ہے تم واقعی شیطان کی نسل سے ہو۔ تم سب کچھ جانتے ہو۔ مگر سپیشل میسنجر سے فلم کس نے حاصل کی تھی ____" مادام نے کہا۔

"ہمارے کچھ دوست ہیں جو بیچارے آڑے وقتوں میں کام آ جاتے ہیں۔ اچھا اب کب آ رہی ہیں۔ یقین کیجیے یہ سب کچھ میں نے اس لیے کیا ہے کہ آپ سے دوبارہ ملنے کو بڑا جی چاہتا تھا۔ لیکن آپ چھپ کر چلی گئیں۔ اور میں عاشق نامراد کی طرح آہیں بھرتا رہ گیا ____" عمران نے ٹھیٹھ عاشقوں کے سے لہجے میں کہا۔

"شٹ اپ میں اب تم سے انتقام لوں گی ایسا انتقام کہ تمہاری آباؤ اجداد کی روحیں بھی قبروں میں بلبلا اٹھیں ____" مادام نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور پھر رسیور پوری قوت سے کریڈل پر پھینک مارا۔

"میں شرمندہ ہوں کرانگر میری تھوڑی سی حماقت کی وجہ سے وہ فارمولا ہمارے ہاتھوں سے نکل گیا۔ میں ہائی برڈ کو دوبارہ بلاتی ہوں۔ اس بار میں فارمولے کے ساتھ اس پرنس کا سر بھی تمہارے حوالے کروں گی ____" مادام نے کرانگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مادام میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ لیکن ایک مشورہ دوں گا کہ اب آپ تمام کام انتہائی ہوشیاری سے کریں۔ کیونکہ پرنس آف ڈھمپ دنیا کا خطرناک ترین آدمی ہے ___" کرافگر نے بجھے بجھے لہجے میں کہا۔

"میں دیکھ لوں گی اُسے۔ یہ لو تم یہ ڈرافٹ واپس لے جاؤ اور اپنے باس کو دے دینا۔ اب یہ میری ذاتی انا کا مسئلہ ہے۔ تم اپنے باس سے کہنا کہ میں فارمولا بھی اُسے لا کر دوں گی اور اس کے ایک کروڑ ڈالر بھی واپس کر دوں گی ___" مادام نے پرس سے ڈرافٹ نکال کر کرافگر کے حوالے کرتے ہوئے کہا۔

"بہتر مادام ___" کرافگر نے ڈرافٹ پکڑتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ مادام نے اس کے اٹھتے ہی تالی بجائی۔ اور وہی مسلح نوجوان اندر داخل ہوا۔

"مسٹر کرافگر کو باہر چھوڑ آؤ ___" مادام نے نوجوان کو مخاطب ہو کر کہا۔

"آئیے جناب ___" نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کرافگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پھر میں باس کو کیا کہوں کہ کب تک فارمولا مل جائے گا ___" کرافگر نے چلتے ہوئے رک کر پوچھا۔

"جلد مل جائے گا۔ اب مجھے کوئی ٹھوس منصوبہ بندی کرنی پڑے گی۔ بہرحال یہ میرا وعدہ ہے کہ فارمولا آپ کو مل جائے گا ___" مادام نے جواب دیا اور کرافگر سر ہلاتا ہوا اس نوجوان کے پیچھے چلتا ہوا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

کرافگر کے جانے کے بعد چند لمحوں تک خاموشی طاری رہی۔ پھر مادام

نے ہی سکوت توڑا۔

"واقعی سپیشل مینجر والی زبردست حماقت ہوئی ___" مادام کے لہجے میں بے پناہ افسوس تھا۔

"میں نے تو آپ سے کہا تھا مادام کہ سیدھے مینشن چلے چلیں۔ آپ نے لالچ کیا۔ اور اب انجام سامنے آگیا ___" مارٹن نے پہلی بار قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

"یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی کہ آخر عمران کو سب کچھ معلوم کیسے ہو گیا۔ اُسے اس جابر علی کا بھی پتہ تھا اور گلشن کالونی کی کوٹھی۔ سوازد، ٹریگا وغیرہ کے بارے میں سب کچھ ___ اور پھر ہوٹل اور مینشن کا فون نمبر۔ آخر اس قدر معلومات اُسے کیسے مل گئیں ___" مادام نے کہا۔

"میں بتاتا ہوں مادام ___ میں ساری بات سمجھ گیا ہوں۔ سر راشد کو ہم نے زندہ چھوڑ دیا تھا۔ اس طرح انھیں ادھورے فارمولے کے بارے میں پتہ چلا ہو گا کہ سر داؤد کی لیبارٹری میں جانے والا اصل سر راشد نہ تھا۔ اس طرح انھیں ادھورے فارمولے کے بارے میں پتہ چلا ہو گا کیونکہ میں نے وہاں صرف وہی فائل دیکھی تھی اور پھر انھوں نے ہوائی اڈے چیک کیے ہوں گے۔ وہاں سے انھیں جابر علی کا پتہ چلا ہو گا کہ اس نے دو مسافروں کو چھپ کر جہاز پر چڑھایا ہے پھر انھوں نے وہ ٹیکسی ڈھونڈ نکالی ہو گی جس پر ہم سوار ہو کر آئے تھے یا پھر کسی طرح انھیں گلشن کالونی میں واقع کوٹھی میں سوازد کا پتہ چلا ہو گا۔ چنانچہ وہ کوٹھی میں گھسے ہوں گے اور انھوں نے باقی ساتھیوں کو قتل کر کے سوازد پر تشدد کیا ہو گا۔ آپ نے سوازد کو تمام تفصیل بتا دی تھی۔ چنانچہ سوازد سے انھیں ساری بات کا علم ہو گیا ہو گا۔ انھوں نے

ہوٹل ناسٹن سے پتہ کیا اور پھر وہاں سے انھیں سپیشل میسنجر سروس سے بھیجے جانے والے پیکٹ کا پتہ چلا اور اس طرح انھوں نے بڑی آسانی سے وہ فلم واپس حاصل کر لی ـــــ" مارٹن نے اندازہ لگاتے ہوئے کہا۔ وہ چونکہ بے حد ذہین آدمی تھا۔ اس لیے اس کا اندازہ بھی درحقیقت بالکل درست تھا۔

"میں یہ قطعاً تسلیم نہیں کر سکتی کہ سوانزو نے تشدد کے سامنے زبان کھول دی ہو گی ـــــ" مادام نے پرزور لہجے میں کہا۔

"مادام زبان کھلوانے کے کئی ایسے طریقے ہیں جن میں تشدد کا دور دور تک پتہ نہیں ہوتا۔ ایسے نفسیاتی طریقے استعمال کیے جاتے ہیں کہ آدمی خود بخود طوطے کی طرح بولنے لگ جاتا ہے۔ بہرحال یہ طے ہے کہ سوانزو نے زبان کھولی ہے۔ تبھی انھیں ہوٹل ناسٹن اور مینشن کا پتہ چلا ہے ـــــ" مارٹن نے تلخ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا چھوڑو مارٹن اب بتاؤ کیا پروگرام ہے ـــــ" مادام نے اکھڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پروگرام۔ اب تو کوئی نیا ہی پروگرام سوچنا پڑے گا۔ کیونکہ ہو سکتا ہے اب وہ ادھورا فارمولا سر داؤد کی لیبارٹری سے ہٹا لیا گیا ہو۔ اب تو ایک ہی صورت ہے کہ ہم اس عمران کو پکڑیں اور اس سے ہی سب کچھ اگلوائیں۔ چاہے جس طرح بھی اگلوانا پڑے ـــــ" مارٹن نے کہا۔

"ہاں واقعی اس کے سوا اور کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ ٹھیک ہے میرے خیال میں ہمیں فوراً چلنا چاہیے ـــــ" مادام نے کہا۔

"نہیں مادام ہمیں کم از کم ایک ہفتہ خاموش رہنا ہو گا۔ عمران نے یقیناً

تمام ایئر پورٹس اور داخلے کے راستوں پر نگرانی کر رکھی ہو گی۔ ہم کسی بھی میک اپ میں وہاں جائیں گے فوراً دھر لیے جائیں گے۔ اس لیے ہمیں خاموش رہنا ہو گا تاکہ وہ ڈھیلے پڑ جائیں اور اس کے علاوہ ہمیں پاکیشیا میں داخلے کے لیے کوئی نیا منصوبہ سوچنا ہو گا کوئی ایسا منصوبہ جو اُن کے ذہن میں بھی نہ آ سکے ـــــ" مارٹن نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تمھاری بات درست ہے۔ بس تم ہی سوچو۔ میرا تو دماغ ماؤف ہو رہا ہے ـــــ" مادام نے سر پکڑتے ہوئے کہا۔

"میں سوچ لوں گا۔ آپ ایسا کریں کہ اب اگر اس عمران کا فون آئے تو اُسے کہہ دیں کہ ہم نے اس مشن سے ہاتھ اٹھا لیا ہے اور اس پر یہ ظاہر کر دینا جیسے یہ مشن ہمارے لیے ناممکن تھا۔ اس لیے ہم پیچھے ہٹ گئے ہیں۔ تاکہ وہ پوری طرح مطمئن ہو جائے ـــــ" مارٹن نے جواب دیا۔

"کاش کسی طرح عمران اس مینشن میں آ جائے تو پھر میں دیکھوں گی کہ وہ کتنے پانی میں ہے ـــــ" مادام نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ مارٹن کو وہیں چھوڑتی تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے سے باہر نکلتی چلی گئی۔

کرافگر کی کار جیسے ہی پہاڑی سے نیچے اتر کر مین روڈ پر آئی۔ ایک طرف کھڑی ہوئی سرخ رنگ کی بڑی سی کار اس کے پیچھے چل پڑی۔ اور اس کار کے چلتے ہی اس سے کافی دور فاصلے کھڑی جیپ بھی حرکت میں آگئی۔ اور پھر وہ دونوں کبھی کرافگر کی کار سے آگے ہو جاتیں کبھی پیچھے۔ کرافگر بڑے اطمینان سے کار چلاتا ہوا آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ چونکہ سڑک پر خاصا رش تھا۔ اس لیے کرافگر کو اپنے تعاقب کا ذرا برابر بھی احساس نہ ہو سکا اور پھر تاراک پہنچنے تک یہ تعاقب اسی طرح جاری رہا۔ تاراک پہنچتے ہی کرافگر ایک رہائشی کالونی میں گھستا چلا گیا اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک چھوٹی سی کوٹھی کے پھاٹک پر رک گیا۔ جیپ اور کار آگے بڑھتی چلی گئیں۔ کافی آگے جا کر وہ دونوں ایک طرف رک گئیں اور پھر جیپ میں سے کیپٹن شکیل اور تنویر اتر کر کار کی طرف آئے۔ کار میں عمران اور جوزف سوار تھے۔ کار رکتے ہی وہ دونوں بھی باہر آگئے تھے۔

"اب کیا حکم ہے عمران صاحب ——" کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جوزف یہیں کار میں رہے گا۔ اگر کوئی کوٹھی سے نکلے تو وہ اس کا تعاقب کرے گا۔ تم دونوں کوٹھی کی پشت پر چلے جاؤ اور میں اندر جاتا ہوں۔ ضرورت پڑی تو واچ ٹرانسمیٹر پر تمہیں کال کر لوں گا ——" عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل اور تنویر نے سر ہلا دیا —— اور پھر دونوں تیزی سے قدم اٹھاتے ہوئے سڑک پار کر کے کوٹھی سے ملحقہ سائیڈ روڈ پر بڑھتے چلے گئے۔

عمران واپس کار میں بیٹھ گیا اور اس نے کار کی پچھلی نشست کے نیچے ہاتھ ڈال کر ایک چپٹا سا باکس نکالا اور باکس کھول کر اس نے چہرے پر میک اپ کرنا شروع کر دیا۔ کار کے شیشے چونکہ اس انداز کے تھے کہ ان میں سے اندر سے تو دیکھا جا سکتا تھا جبکہ باہر سے کچھ نظر نہ آتا تھا —— اس لیے عمران بڑے اطمینان سے میک اپ میں مصروف تھا۔

"باس کیا میں آپ کے ساتھ نہ چلوں ——" جوزف نے کچھ لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا۔

"تمہیں ساتھ لے جانے سے تو بہتر ہے کہ میں اخبار میں اشتہار دے کر اندر جاؤں۔ تم تو چلتے پھرتے سائن بورڈ ہو اور پھر یہ کرافگر ایکریمین سیکرٹ سروس کا رکن ہے اور یہ سیکرٹ سروس کئی بار پاکیشیا میں کام کر چکی ہے ——" عمران نے میک اپ کرتے ہوئے جواب دیا۔

اور جوزف نے یوں سر ہلا دیا جیسے بات سمجھ میں آگئی ہو۔

"لیکن باس۔ کیا میرا میک اپ نہیں ہو سکتا ——" چند لمحوں بعد جوزف نے کہا۔

"ہو سکتا ہے۔ کہو تو تمہیں حسینۂ عالم بنا کر ساتھ لے چلوں۔ بلکہ پھر باکسنگ کی بجائے آنکھوں کے تیر چلانے پڑیں گے۔ اور جوزف کی جگہ تمہارا نام جوزفہ یا جوزفین ہوگا ــــ" عمران نے جواب دیا۔

"اوہ باس فار گاڈ سیک خاموش ہو جاؤ۔ میں اور عورت۔ میں پہلے خودکشی کر دوں گا پھر عورت بن سکتا ہوں ــــ" جوزف نے باقاعدہ کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا۔

"چلو تم مانے تو سہی۔ جلدی کرو خودکشی کر لو۔ تاکہ میں تمہارا میک اپ شروع کر دوں۔ آہا۔ ہا۔ اتنی موٹی۔ قوی ہیکل عورت جو بیس بوتلیں شراب چڑھا جاتی ہے۔ بڑے بڑے رستم تم پر عاشق ہو جائیں گے ــــ" عمران نے کہا۔

"باس خاموش ہو جاؤ۔ بس میں اس سے زیادہ برداشت نہیں کر سکتا ورنہ میں کار سے اتر جاؤں گا" جوزف نے کہا۔

"ارے ارے تم نے ابھی سے عورتوں کی طرح روٹھنا شروع کر دیا۔ ارے ابھی تو تم عورت بنے نہیں ہو اور تمہارا یہ حال ہے۔ پھر تو تمہیں منانے کے لیے دس بارہ کریٹ شراب کی بوتلیں لانا پڑیں گے۔ نا بھائی یہ سودا مہنگا ہے۔ میں ویسے بھی غریب آدمی ہوں۔ عمران نے جلدی سے کہا اور پھر اس نے چہرے پر فنشنگ ٹچ لگاتے ہوئے ڈبے کو واپس سیٹ کے نیچے دھکیلا اور دوسرے لمحے دروازہ کھول کر نیچے اتر گیا۔ اب وہ ایک نوجوان ایکریمین نظر آرہا تھا۔ لاابالی سا۔ لاپرواہ سا شخص اور پھر کار سے اترتے ہی وہ تیز تیز قدم بڑھاتا کرافگر کی کوٹھی کے پھاٹک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

پھاٹک پر پہنچ کر اس نے بڑے مطمئن انداز میں ہاتھ اٹھایا اور کال بیل کا بٹن دبا دیا۔ پھاٹک کے ساتھ کسی پروفیسر جان پال کی نیم پلیٹ لگی ہوئی تھی اور عمران پلیٹ دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ کرافگر جان پال کے نام سے اس کوٹھی میں رہتا ہے۔

"کون ہے ــــ" کال بیل کا بٹن دباتے ہی قریبی ستون میں بنے ہوئے خانے میں ایک آواز ابھری۔

"مجھے پروفیسر سے ملنا ہے۔ میرا نام کھتری ہے ــــ" عمران نے بڑے مطمئن انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کھتری یہ کیسا نام ہوا ــــ اور تم پروفیسر سے کیوں ملنا چاہتے ہو ــــ" دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا گیا۔

"کھتری کا مطلب ہے عقلمند آدمی۔ یہ بین الاقوامی زبان کا لفظ ہے اور جہاں تک پروفیسر سے ملنے کا تعلق ہے میں نے ان سے ٹیوشن پڑھنی ہے" عمران نے جواب دیا۔

"ٹیوشن پڑھنی ہے۔ بھاگ جاؤ۔ پروفیسر صاحب فارغ نہیں ہیں ــــ" اندر سے غصیلے لہجے میں کہا گیا۔

"اچھا میں انتظار کر لیتا ہوں۔ جب فارغ ہو جائیں تو پھر میں مل لوں گا۔ مگر انہیں کہہ دیں کہ ذرا جلدی فارغ ہو جائیں ــــ" عمران نے بڑے لاپرواہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آخر تم چاہتے کیا ہو ــــ" اندر سے جھنجلائے ہوئے لہجے میں پوچھا گیا۔

"کہا تو ہے ٹیوشن پڑھنی ہے۔ ایک مضمون ہے۔ کرمنالوجی۔ میں نے سنا ہے پروفیسر اس میں پی۔ ایچ۔ ڈی کر رہے ہیں بس اسی مضمون کی ٹیوشن

پڑھتی ہے ـــــ" عمران نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا ٹھیک ہے میں پھاٹک کھولتا ہوں تم سیدھے پورچ میں آجاؤ۔ دائیں ہاتھ پر ڈرائنگ روم ہے۔ وہاں بیٹھ جانا۔ پروفیسر فارغ ہو کر تم سے مل لیں گے ـــــ" اندر سے چونکے ہوتے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی پھاٹک خودبخود کھلتا چلا گیا۔ پھاٹک کھلتے ہی عمران بڑے مطمئن انداز میں اندر داخل ہوا۔ اندر پورچ میں وہی کار موجود تھی جس میں ابھی ابھی کرانگر آیا تھا۔ عمران بڑے اطمینان سے چلتا ہوا برآمدے میں پہنچا اور پھر دائیں طرف کے کمرے میں ہدایت کے مطابق پہنچ گیا۔ یہ کمرہ واقعی ڈرائنگ روم کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ عمران اندر جا کر بڑے مطمئن انداز میں ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔

چند لمحوں کے بعد کرانگر اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر اُلجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

"میرا نام پروفیسر جان پال ہے ـــــ" کرانگر نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا اور پھر وہ عمران سے ذرا فاصلے پر رکھے ہوئے صوفے کے ایک کونے میں بیٹھ گیا۔

"اچھا تو آپ ہیں پروفیسر۔ آپ تو جوان آدمی ہیں۔ میں نے تو سمجھا تھا کہ آپ بوڑھے کھوسٹ قسم کے آدمی ہوں گے۔ ایک عدد جوان اور خوبصورت طرحدار لڑکی کے والد۔ مگر آپ تو خود بھی ابھی تازہ تازہ بالغ دکھائی دیتے ہیں ـــــ" عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

کرانگر چند لمحے ہونٹ بھینچے اُسے دیکھتا رہا پھر اُس نے انتہائی پھرتی سے جیب سے ریوالور نکال لیا۔ اس کے چہرے کے نقوش یکلخت

کرخت ہوتے چلے گئے۔

"شرافت سے بتادو کہ تم کون ہو۔ اور یہاں کیوں آئے ہو ورنہ......"
کرانگر نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"ورنہ تم یہ پٹاخوں سے بھرا ہوا پستول چلا دو گے۔ یہی کہنا چاہتے ہو نا"
عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"بتاؤ تم کون ہو ـــــ" کرانگر نے اس بار غراتے ہوئے کہا۔

"سنو کرانگر میرا نام شائی لاک ہے سپیشل ملٹری سیکرٹ سروس کا شائی لاک سمجھے۔ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ تم ایک بین الاقوامی مجرمہ مادام ٹلیمہ سے ملتے جلتے رہے ہو ـــــ اور تم ابھی اُسی کے مینشن سے واپس آ رہے ہو اور تم اپنے چارٹرڈ طیارے میں انھیں کہیں باہر سے لے کر ناراک آئے ہو۔ اس پر ہمیں تشویش ہوئی ہے۔ سپر سیکرٹ کا ایک اہم رکن اس طرح بین الاقوامی مجرموں سے ربط و ضبط ہمارے ملک کے لیے خطرناک ہی ہو سکتا ہے اور دوسری بات یہ کہ تمھاری یہ رہائش گاہ اس وقت ملٹری سیکرٹ سروس کے گھیرے میں ہے۔ اس لیے یہ کھلونا واپس اپنی جیب میں رکھ لو اور میری بات کا جواب دو۔ ہمیں مطمئن کر دو ورنہ تم جانتے ہو کہ ہماری تشویش کا کیا نتیجہ نکل سکتا ہے ـــــ" عمران نے یکلخت سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر چٹانوں کی سی سنجیدگی ابھر آئی تھی۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ لیکن اگر تم سب کچھ جانتے ہو تو پھر تمھیں ہمارے باس سے بات کرنی چاہیے تھی۔ وہ تمھیں خود ہی تمام تفصیل بتا دیتے ـــــ"
کرانگر نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے ریوالور بھی جیب میں رکھ لیا۔

"ہمارا طریقہ کار اپنا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ تمہارا باس بھی تم سے ملا ہوا ہو۔ ہمیں دو طرف نظر رکھنی پڑتی ہے ——" عمران نے سخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ تم واقعی ملٹری سیکرٹ سروس سے تعلق رکھتے ہو۔ مجھے تو تم کوئی آوارہ اور لوفر قسم کے آدمی نظر آ رہے ہو ——" کرافگر نے پینترہ بدلتے ہوئے کہا۔

"آوارہ اور لوفر قسم کے آدمیوں کو کیا ضرورت ہے کہ وہ ایکریمین سپر سیکرٹ سروس کے اہم رکن کرافگر کی نگرانی کرتے پھریں۔ سمجھے۔ میں تمہیں آخری بار وارننگ دے رہا ہوں کہ مجھے مطمئن کر دو ورنہ اس کے بعد تمہیں اس بات کا موقع نہ ملے گا۔ پھر ملٹری سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر میں پہنچنے کے بعد چاہے تم بے گناہ بھی ثابت ہوئے تب بھی تمہاری زندہ واپسی نہیں ہو سکے گی ——" عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"دیکھو تم لوگ خواہ مخواہ مجھ پر شک کر رہے ہو۔ میں اپنے باس کے کہنے پر ایک سرکاری کام سے مادام ٹیلر سے ملنے گیا تھا ——" کرافگر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے جواب دیا۔

"بین الاقوامی مجرموں سے کیا سرکاری کام ہو سکتا ہے اس کی وضاحت کرو ——" عمران نے کہا۔

"میں وضاحت نہیں کر سکتا۔ یہ ایک سرکاری راز ہے۔ ٹاپ سیکرٹ۔ اگر تم مزید مطمئن ہونا چاہتے ہو تو باس سے رابطہ قائم کرو۔ وہ تمہیں خود ہی مطمئن کر دے گا ——" کرافگر نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو باس سے بات کراؤ۔ اسے کہو کہ ملٹری سیکرٹ سروس کا شائی لاک

بات کرنا چاہتا ہے ——" عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے میں بات کرا دیتا ہوں ——" کرافگر نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ باہر چلنے کے لیے پلٹا۔

"ٹھہرو رک جاؤ۔ میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں ——" عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور کرافگر نے سر ہلا دیا۔ عمران اٹھ کر اس کے ساتھ چل پڑا۔ اس کمرے سے نکل کر وہ ایک راہداری میں آیا اور پھر ایک کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔ عمران اس کے پیچھے تھا۔ یہ کمرہ دفتر نما تھا۔ کرافگر ایک کرسی پر بیٹھ گیا اور عمران نے سامنے والی کرسی سنبھال لی۔ میز پر ٹیلیفون پڑا ہوا تھا —— کرافگر نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیے۔ چونکہ ٹیلیفون کی پشت عمران کی طرف تھی۔ اس لیے کرافگر اطمینان سے نمبر ڈائل کر رہا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ عمران کو نمبروں کے بارے میں علم نہیں ہو سکتا چونکہ وہ پہلے چیف کا موجودہ نمبر معلوم کر چکا تھا۔

اس لیے اس نے براہ راست وہی نمبر ڈائل کر دیا۔

یس چیف سپیکنگ ——" چند لمحوں بعد دوسری طرف سے کرخت آواز سنائی دی۔

"کرافگر بول رہا ہوں جناب ——" کرافگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ابھی تو تم نے رپورٹ دی ہے۔ پھر کیا ضرورت پڑ گئی ——" چیف کے لہجے میں حیرت تھی۔

"باس ملٹری سیکرٹ سروس کا شائی لاک میرے پاس موجود ہے ——" کرافگر نے بغور عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"شائی لاک اور تمہارے پاس کیوں ——" باس نے بری طرح چونکتے

ہوئے کہا۔

"باس ان کا کہنا ہے کہ میرا تعلق بین الاقوامی مجرموں سے ہے۔ اس لیے وہ مشکوک ہو گئے ہیں ـــــ میں نے انہیں بتایا ہے کہ میں سرکاری کام میں مصروف ہوں لیکن وہ مان ہی نہیں رہے اور وہ کام پوچھنے پر اصرار کر رہے ہیں ـــــ" کرانگر نے کہا۔

"اوہ رسیور شائی لاک کو دو ـــــ" باس نے کہا اور کرانگر نے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"یس شائی لاک سپیکنگ ـــــ" عمران نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"مسٹر شائی لاک آپ مطمئن رہیں کرانگر میری ہدایت پر مادام ٹیبلر سے مل رہا ہے۔ یہ سرکاری کام ہے ـــــ" دوسری طرف سے نرم لہجے میں کہا گیا۔

"سرکاری کام اور بین الاقوامی مجرمہ سے۔ وہ ایک اہم جنگی راز چرانے میں ملوث ہے۔ اس لیے ہم اس کی نگرانی کر رہے تھے۔ اور اس نگرانی کے دوران ہی ہمیں پتہ چلا کہ مسٹر کرانگر ان سے باقاعدہ ملاقاتیں کر رہے ہیں اور اب آپ کہہ رہے ہیں کہ سرکاری کام ہے۔ میں اسے کیسے تسلیم کر لوں" عمران کا لہجہ سخت ہونے کے ساتھ ساتھ بے پناہ سرد تھا۔

"میں سپر سیکرٹ سروس کا چیف ہوں مسٹر شائی لاک۔ آپ مجھ پر بھی بداعتمادی کر رہے ہیں ـــــ" چیف نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"سوری مسٹر چیف یہ معاملہ ہی ایسا ہے۔ اس لیے آپ کو ہمیں پوری طرح مطمئن کرنا ہو گا ـــــ" عمران نے جواب دیا۔

"تو آپ کس طرح مطمئن ہو سکتے ہیں ـــــ" چیف نے غصے سے بھڑکتے

ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ ہمیں بتائیں کہ وہ کون سا سرکاری راز ہے۔ جس کے لیے سیکرٹ سروس بین الاقوامی مجرموں سے میل جول رکھ رہی ہے ـــــ" عمران کا لہجہ بے حد خشک تھا۔

"سوری یہ راز بتایا نہیں جا سکتا۔ آپ اوپر رپورٹ کر دیں میں نبٹ لوں گا ـــــ" چیف کو بھی غصہ آ گیا۔

"ہمیں رپورٹ کی کیا ضرورت ہے۔ ہم مسٹر کرانگر کو ہیڈ کوارٹر لے جا رہے ہیں۔ یہ وہاں جا کر خود ہی سارا معاملہ بتا دیں گے۔ اس کے بعد آپ رپورٹ کرتے رہنا اور سنیئے جہاں تک ہمارا خیال ہے۔ آپ اور کرانگر مل کر ملک کے خلاف کسی اہم سازش میں مصروف ہیں۔ اس لیے ہمارے لیے اس راز کا معلوم کرنا انتہائی ضروری ہو گیا ہے ـــــ" عمران نے بھی غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنیئے آپ کرانگر کو کچھ مت کہیے۔ یہ میرا نمائندہ ہے۔ آپ ایسا کریں کہ براہ راست میرے پاس آ جائیں۔ میں آپ کو مطمئن کر دوں گا ـــــ" ملٹری سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کا نام سنتے ہی چیف ڈھیلا پڑ گیا۔

"دیکھئے چونکہ براہ راست تعلق مسٹر کرانگر کا ہے۔ اس لیے ہمارا اصل ٹارگٹ یہی ہیں۔ ایسا ہو سکتا ہے کہ آپ بعد ازاں اس بات سے صاف منکر ہو جائیں کہ آپ کا بین الاقوامی مجرمہ مادام ٹیبلر سے کوئی رابطہ نہیں ہے۔ اور مسٹر کرانگر کسی بھی حادثے میں ہلاک ہو سکتے ہیں یا کرائے جا سکتے ہیں۔ اس لیے یہ باتیں مسٹر کرانگر کی موجودگی میں ہو سکتی ہیں۔ اس لیے بہتر یہی ہے کہ آپ یہاں مسٹر کرانگر کی کوٹھی پر آ جائیں یا پھر کرانگر سمیت

آپ کے پاس آسکتا ہوں۔ دونوں صورتوں میں ایک صورت پسند کر لیجئے"۔
عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ مسٹر شاگی لاک آپ نے تو ہمیں پوری طرح غدار اور مجرم سمجھ لیا ہے۔ ٹھیک ہے میں ثبوت سمیت آپ کے پاس وہیں پہنچ جاتا ہوں آپ میرا انتظار کریں ـــــ" دوسری طرف سے چیف نے جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے رسیور کریڈل پر پھینک دیا۔

" آپ ملٹری سیکرٹ سروس کے چیف ہیں ـــــ" کرانگر نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

" میرا نام ہی سب کچھ ہے مسٹر کرانگر۔ میرے لیے عہدہ کوئی اہمیت نہیں رکھتا ـــــ" عمران نے دانستہ مبہم لہجے میں کہا اور کرانگر خاموش ہو گیا۔ دراصل وہ اس بات پر حیران تھا کہ شاگی لاک آخر کیا حیثیت رکھتا ہے کہ سپر سیکرٹ سروس کا چیف خود اسے مطمئن کرنے کے لیے آرہا ہے حالانکہ اس کے خیال کے مطابق ملٹری سیکرٹ سروس سے سپر سیکرٹ سروس زیادہ بااختیار ہے لیکن اسے کیا معلوم کہ عمران نے جان بوجھ کر شاگی لاک کا نام استعمال کیا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ شاگی لاک ایکریمیا کی ریڈ پاور کا شناختی نشان ہے۔ یہ انتہائی خفیہ ادارہ ہے جو براہ راست صدر مملکت کو جوابدہ ہے اور اسے روسیاہ کے خلاف استعمال کیا جاتا ہے۔ اس لیے اسے انتہائی خفیہ رکھا گیا ہے تاکہ روسیاہ والے اسے ٹریس نہ کر سکیں۔ وہ عام سیکرٹ سروسز میں ہی الجھے رہیں۔ یہ شناخت کے لیے ملٹری سیکرٹ سروس کا نام استعمال کرتے تھے لیکن دراصل ملٹری سیکرٹ سروس سے

ان کا براہ راست کوئی تعلق نہ تھا۔ اور چونکہ اختیارات ان کے اتنے زیادہ تھے کہ سپر سیکرٹ سروس کا چیف بھی شاگی لاک کا شناختی نشان سنتے ہی گھبرا گیا تھا اور اس نے ضروری سمجھا تھا کہ انہیں مطمئن کر دے۔

تھوڑی دیر بعد کال بیل کی آواز سنائی دی اور کرانگر نے چونک کر میز کے کنارے لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔ سامنے دیوار پر سکرین روشن ہو گئی جس پر گیٹ کے باہر ایک سیاہ رنگ کی بڑی سی کار کھڑی دکھائی دے رہی تھی اور ایک ادھیڑ آدمی ڈرائیوروں جیسی وردی پہنے ستون کے ساتھ کھڑا تھا۔

" کون ہے ـــــ" کرانگر نے میز کے کنارے پر نصب ایک چھوٹے سے مائک میں کہا۔

" پھاٹک کھولو میں چیف ہوں ـــــ" اس ڈرائیور نے کہا اور کرانگر نے سر ہلاتے ہوئے تیزی سے پہلے بٹن کے ساتھ لگا ہوا ایک سرخ رنگ کا بٹن دبا دیا۔ اس بٹن کے دبتے ہی سکرین تاریک ہو گئی اور کرانگر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

" کہاں جا رہے ہو ـــــ" عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

" میں باس کو یہاں لے آؤں ـــــ" کرانگر نے جلدی سے کہا۔

" چلو میں بھی تمہارے ساتھ چلتا ہوں ـــــ" عمران نے بھی اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے کمرے سے باہر نکلے اور راہداری میں سے ہوتے ہوئے پورچ میں پہنچ گئے۔ جہاں اسی لمحے وہ سیاہ رنگ کی کار آکر رکی اور پھر وہ ڈرائیور نیچے اترا۔

" سلام باس ـــــ" کرانگر نے باقاعدہ ہاتھ اٹھا کر سلام کرتے

ہوئے کہا۔

"یقیناً یو ——" باس نے کہا اور وہ قدم بڑھاتا ہوا عمران کی طرف بڑھا جو بڑے مطمئن انداز میں کرافگر سے ذرا پیچھے کھڑا تھا۔ اس نے مصافحے کے لیے ہاتھ بڑھایا۔

"سوری جب تک میں مطمئن نہ ہو جاؤں میں مصافحہ نہیں کر سکتا ——" عمران نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور باس نے ندامت بھرے انداز میں اپنا بڑھا ہوا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔

"آئیے میں آپ کو مطمئن کر دوں ——" باس نے کہا اور پھر کرافگر کے ساتھ چلتا ہوا واپس اسی کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ عمران ان کے پیچھے تھا۔ کمرے میں پہنچ کر وہ تینوں اطمینان سے بیٹھ گئے۔

"سب سے پہلے تو آپ مجھے اپنی سرکاری شناخت دکھائیے۔ تاکہ مجھے تسلی ہو کہ آپ واقعی شاگی لاک ہیں ——" باس نے کرسی پر بیٹھتے ہی خشک لہجے میں کہا۔

"سوری۔ شاگی لاک کا نام ہی کافی ہے۔ یہ بات آپ اچھی طرح جانتے ہیں۔ ویسے آپ کے اطمینان کے لیے میں آپ کو زیرو سروس کا حوالہ دے سکتا ہوں ——" عمران نے بھی خشک لہجے میں کہا۔ اُسے معلوم تھا کہ زیرو سروس کا حوالہ شاگی لاک کا صدر مملکت سے براہ راست رابطے کا کوڈ تھا۔

"اوہ ٹھیک ہے۔ میں مطمئن ہوں۔ ویسے میں نے آج تک شاگی لاک کا صرف ذکر ہی سنا تھا آج پہلی بار کسی شاگی لاک سے ملاقات ہو رہی ہے۔" چیف نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"معاف کیجئے تمہید میں وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں۔ آپ اصل

موضوع پر بات کیجئے اور مجھے بتائیے کہ مسٹر کرافگر آخر بین الاقوامی مجرموں سے کیوں مل رہے ہیں ——" عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"دیکھئے مسٹر شاگی لاک سیکرٹ سروس کا اپنا ایک دائرہ کار ہوتا ہے۔ ہم اپنے طور پر ہر مسئلے کا حل نکال لیتے ہیں۔ اور بعض دفعہ ایسے مسائل بھی سامنے آجاتے ہیں کہ ہمیں بین الاقوامی مجرموں کو بھی آلہ کار بنانا پڑتا ہے ——" چیف نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"دیکھئے مسٹر چیف۔ میں نے پہلے بھی آپ کو بتایا ہے کہ مادام ٹیلر ایک اہم جنگی راز کے سلسلے میں مشکوک ہے اور آپ جانتے ہیں کہ ہمارا دائرہ کار ایک ہی ملک ہے۔ روسیاہ۔ اس لیے ظاہر ہے کہ مادام ٹیلر روسیاہ کی خفیہ ایجنٹ ہے۔ اس لیے اس ایجنٹ سے سپر سیکرٹ سروس کا میل جول بہت بڑے شک کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ اگر آپ کسی عام مجرم سے ربط ضبط رکھتے تو ہمیں کوئی اعتراض نہ ہوتا لیکن مادام ٹیلر کا مسئلہ دوسرا ہے۔ اس لیے بہتر یہی ہے کہ آپ کھل کر بات کیجئے —— ورنہ دوسری صورت میں ہم یہ سمجھنے پر مجبور ہو جائیں گے ——" کہ ہماری سپر سیکرٹ سروس بھی درپردہ روسیاہ کی آلہ کار بنی ہوئی ہے یا بنائی جا رہی ہے ——" عمران نے کہا۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ اسی لیے آپ سخت ہو رہے ہیں —— ویسے مجھے اس مسئلے کا قطعاً علم نہ تھا۔ اگر علم ہوتا تو میں یہ قدم کبھی نہ اٹھاتا۔ بہرحال مختصر طور پر بات یہ ہے کہ ایک اہم جنگی فارمولا کا دوسرا حصہ ہمارے ہاتھ لگا جبکہ پہلا حصہ پاکیشیا کی ایک لیبارٹری میں محفوظ تھا۔ یہ چونکہ اہم جنگی نوعیت کا فارمولا تھا۔ اس لیے سیکرٹ سروس نے اس سلسلے میں کام شروع کر دیا —— اور مجھے یہ کہنے میں کوئی ندامت نہیں کہ سیکرٹ سروس

اپنی بہترین کوششوں کے باوجود اس ادھورے فارمولے کو حاصل کرنے میں ناکام رہی۔ جس پر سیکرٹ سروس نے بین الاقوامی مجرموں کا تعاون حاصل کرنے کا پروگرام بنایا۔۔۔۔ اور ایک مجرم تنظیم ایس تھری کو اس کام کے لیے منتخب کیا گیا۔ مگر ایس تھری ناکام رہی۔ اس پر ایک بار پھر کوششیں شروع کی گئیں کہ کوئی ایسی تنظیم منتخب کی جائے جو ناکام نہ ہو۔ چنانچہ بے پناہ سوچ و بچار کے بعد ہائی برڈ کا انتخاب کیا گیا۔ ہائی برڈ ایک ایسا مجرم ہے جو بے پناہ ذہین اور چالاک و عیار ہے اور اس کا ریکارڈ ہے کہ وہ آج تک ناکام نہیں ہوا اور ہمارے پاس ایسی کوئی اطلاع نہ تھی کہ وہ ایکریمیا کے خلاف کسی کیس میں ملوث ہوا ہو۔ اس لیے اس کا انتخاب کیا گیا۔ چونکہ مادام ٹیلر کے ذریعے ہی اس سے رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے۔ اس لیے کرانگر کو ان کے پاس بات چیت کے لیے بھیجا گیا تھا۔ بس اصل معاملہ یہی تھا۔۔۔۔" چیف نے مختصر طور پر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اسی لیے مادام ٹیلر پاکیشیا گئی اور پھر وہ مغربی جرمنی پہنچی جہاں کرانگر ان سے ملے اور پھر انھیں اپنے طیارے پر لے کر یہاں واپس آئے۔ ویسے ہم اس بات سے ان کی طرف سے مشکوک ہوئے تھے۔۔۔۔" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اب تو آپ مطمئن ہو گئے ہیں۔۔۔۔" چیف نے قدرے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں کسی حد تک لیکن کیا ایسا نہیں ہو سکتا تھا کہ ہمارے سائنسدان اس فارمولے کو خود ہی مکمل کر لیتے۔۔۔۔ آخر ہمارے پاس دنیا کے بہترین سائنسدان موجود ہیں۔۔۔۔" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہمارے سائنسدانوں نے کوشش کی لیکن وہ ناکام رہے۔ کیونکہ بنیادی ابتدا کی تفصیلات کے بغیر ایسا ناممکن تھا۔۔۔۔" چیف نے جواب دیا۔

"تو اب یہ کوشش ختم کر دی گئی ہوگی اور فارمولا آپ نے اپنے قبضے میں لے لیا ہوگا اس دعویٰ کے ساتھ کہ آپ اسے مکمل کر سکتے ہیں۔۔۔۔" عمران نے کہا۔

"نہیں جناب کوشش تو بہرحال ختم کر دی گئی ہے۔ کیونکہ مین لیبارٹری کے چیف نے ناکامی کا اعلان کر دیا ہے۔ لیکن یہ بات غلط ہے کہ فارمولا ہمارے قبضے میں ہے۔ ہم نے اُسے کیا کرنا ہے۔ وہ ابھی تک مین لیبارٹری میں موجود ہے۔ ہم نے تو صرف اس کا ابتدائی حصہ حاصل کر کے لیبارٹری پہنچانا ہے تاکہ وہ مکمل کر سکیں۔۔۔۔" چیف نے اس کی بات کی تردید کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کی اس وضاحت کے بعد میرے لیے یہ ضروری ہو گیا ہے کہ میں مین لیبارٹری کے انچارج سے اس سلسلے میں بات کروں اگر انھوں نے اس بات کی تصدیق کر دی کہ واقعی وہ ادھورا فارمولا ان کے پاس موجود ہے اور باقی آدھا حصہ کے حصول کے لیے آپ کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔ تب تو سارا معاملہ ٹھیک ہے ورنہ سارا معاملہ مشکوک ہو جائے گا۔۔۔۔" عمران نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ آپ بے شک ان سے رابطہ قائم کر لیں۔ اور تصدیق کر لیں۔ اس فارمولے کا سرکاری نمبر الیون سکس ہاف ہے۔ وہ آپ کو بتا دیں گے۔ ویسے آپ کہیں تو میں یہیں فون پر آپ کے سامنے بات کر کے تصدیق کرا دوں۔۔۔۔" چیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر ایسا ہو جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ تاکہ ہم اس معاملے کی فائل ہمیشہ کے لیے بند کر دیں ـــــ" عمران نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور چیف نے فون اپنی طرف کھسکایا اور رسیور اٹھا کر نمبر گھمانے شروع کر دیئے اور عمران خاموش بیٹھا رہا۔

"ہیلو میں چیف آف سپر سیکرٹ سروس بول رہا ہوں مسٹر جارج بیسٹ سے بات کرائیں ـــــ" رابطہ قائم ہوتے ہی چیف نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور پھر چند لمحوں کے لیے خاموش ہو گیا۔

"ہیلو مسٹر جارج بیسٹ میں چیف آف سیکرٹ سروس بول رہا ہوں۔ ایک الجھن آ پڑی ہے۔ آپ کو علم ہے کہ ہم ایون سکس ہاف کو مکمل کرنے کے لیے کام کر رہے ہیں لیکن ہماری حکومت کا ایک اعلیٰ اختیاراتی ادارہ شانی لاک اس سلسلے میں ہماری کارگزاری سے مشکوک ہو گیا ہے۔ وہ آپ سے اس سلسلے میں تصدیق کرنا چاہتے ہیں ـــــ" چیف نے کہا۔

"لیجئے آپ خود بات کر لیجئے ـــــ" چیف نے دوسری طرف سے فقرہ سننے کے بعد رسیور عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ہیلو شانی لاک سپیکنگ ـــــ" عمران نے رسیور لیتے ہوئے کہا۔

"اوہ شانی لاک آپ کیسے مشکوک ہو گئے ـــــ" دوسری طرف سے ایک بوڑھی سی آواز سنائی دی۔

"اس بات کو چھوڑئیے۔ صرف یہ وضاحت کر دیجئے کہ کیا واقعی ایسا فارمولا آپ کے پاس ہے جو ادھورا ہے اور جسے مکمل کرنے کے لیے سپر سیکرٹ سروس کام کر رہی ہے ـــــ" عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"جی ہاں یہ درست ہے میں اس کی تصدیق کرتا ہوں ـــــ" بوڑھی

آواز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے شکریہ ـــــ" عمران نے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"بہت بہت شکریہ مسٹر چیف اور مسٹر کرافگر آپ کو واقعی تکلیف ہوئی لیکن یہ مسئلہ اتنا اہم تھا کہ ہمیں مطمئن ہونا پڑا ـــــ ویسے میرا ایک مشورہ ہے کہ آپ اس سلسلے میں کوئی اور پروگرام بنا لیجئے تو زیادہ بہتر ہے۔ کیونکہ مادام ہیٹلر ہمارے لیے مشکوک ہے ـــــ" عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب ہم اس بارے میں سوچیں گے ـــــ" چیف نے بھی کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور ظاہر ہے کرافگر بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ اور اس بار عمران نے باقاعدہ ان دونوں سے مصافحہ کیا اور پھر وہ تیزی سے قدم بڑھاتا ہوا کمرے سے باہر نکلا اور پھر پھاٹک کی طرف بڑھتا چلا گیا ـــــ وہ جیسے ہی پھاٹک کے قریب پہنچا۔ پھاٹک خود بخود کھلتا چلا گیا اور عمران پھاٹک سے باہر نکل کر چند لمحے کھڑا ادھر ادھر دیکھتا رہا۔ پھر سڑک پار کر کے وہ کار کی طرف بڑھتا چلا گیا جس میں جوزف موجود تھا۔ کار میں بیٹھتے ہی اس نے واچ ٹرانسمیٹر کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو عمران کالنگ اوور ـــــ" عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"یس کیپٹن شکیل بول رہا ہوں اوور ـــــ" دوسری طرف سے جواب ملا۔

"کام ہو گیا تم فوراً کیفے آلاک پہنچو۔ میں بھی جوزف کے ساتھ وہیں جا رہا ہوں اوور اینڈ آل ـــــ" عمران نے کہا اور پھر بٹن آف کر کے اس نے جوزف کو چلنے کا اشارہ کیا اور خود اس نے سیٹ کے نیچے سے ڈبہ

کھینچا اور اُسے کھول کر میک اَپ صاف کرنے والا محلول چہرے پر ملنا شروع کر دیا اور پھر جب اس نے بالوں اور چہرے پر محلول مل کر اُسے تولیے سے صاف کیا تو وہ اصل شکل میں آ گیا تھا۔ کار تیز رفتاری سے واپس کیفے آلاک کی طرف بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ جہاں سے عمران نے کار اور جیب حاصل کی تھی۔ وہ فارمولے کا ٹھکانہ معلوم کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اس لحاظ سے اس نے ایک اہم ترین کام مکمل کر لیا تھا۔ اب صرف مسئلہ اس کے حصول کا تھا اور اب وہ اس سلسلے میں کوئی پلاننگ ترتیب دینے میں مصروف تھا۔

مادام کا چہرہ بجھا بجھا سا تھا۔ وہ جیتا ہوا مشن ہار گئی تھی۔ اور اب اُسے رہ رہ کر اپنی لاپرواہی پر غصہ آ رہا تھا۔ سوازو جیسے محافظ کے ساتھ ساتھ وہ چار دیگر ساتھی بھی ہلاک کرا بیٹھی اور معاملہ وہیں پہلی جگہ پہنچ گیا۔ بلکہ اب مسئلہ اور پیچیدہ ہو گیا تھا۔ مارٹن بھی الجھا ہوا تھا۔ ادھر اس کا نام اور ساکھ بھی خطرے میں پڑ گئی تھی۔ غرضیکہ ہر طرف سے مایوسی کا زور تھا۔ اور اُمید کی کوئی کرن بھی کہیں سے اُبھرتی ہوئی نظر نہ آ رہی تھی۔ مادام نے زندگی بھر اس قدر مایوسی اور بے بسی کبھی محسوس نہ کی تھی۔ حالانکہ اس نے ہائی برڈ کے ساتھ مل کر بڑے بڑے معرکے مارے تھے۔ ایسے ایسے پیچیدہ مشن سرانجام دیئے تھے کہ جرائم پیشہ برادری میں ان کا نام کامیابی کی ضمانت بن کر رہ گیا تھا۔ اور شاید یہی وجہ تھی کہ سپر سیکرٹ سروس نے بھی اتنی بھاری ادائیگی کر کے انہی کو کام دیا تھا۔ ورنہ ان کے ساتھ ایکریمیا میں بے شمار تنظیمیں ایسی تھیں جو اس سے کہیں کم معاوضے پر کام کرنے پر تیار ہو سکتی

تھیں۔ لیکن اب معمولی سی غفلت کی بناء پر وہ سب کچھ ڈبو بیٹھی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ اس کا موڈ سخت آف تھا۔ اور وہ مارٹن کو چھوڑ کر اپنی خواب گاہ میں آگئی تھی۔ تاکہ اس مسئلے پر غور کر سکے۔ وہ اپنے آرام دہ بیڈ پر لیٹی ہوئی انہی خیالات میں غلطاں اور پیچاں تھی کہ اچانک قریب تپائی پر پڑا ٹیلیفون مترنم آواز سے بج اٹھا۔ مادام کے چہرے پر جھنجھلاہٹ کے آثار اُبھر آئے۔ اُس وقت اُسے ٹیلی فون کی آواز بھی بے حد گراں گزری تھی۔ لیکن اُسے معلوم تھا کہ اس وقت کوئی اہم فون ہی آیا ہوگا ——— اس لیے بادلِ نخواستہ ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ———" مادام نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"مادام کیفے آلاک سے میکور ایک اہم اطلاع دینا چاہتا ہے۔ اس کا اصرار ہے کہ وہ براہِ راست مادام سے بات کرے گا ———" دوسری طرف سے آپریٹر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"میکور۔ اوہ اچھا بات کراؤ ———" مادام میکور کا نام سنتے ہی چونک پڑی۔ میکور اس کا خاص آدمی تھا۔ جو کیفے آلاک میں ملازم تھا۔ کیفے آلاک چونکہ اعلیٰ جرائم پیشہ طبقے کی سب سے پسندیدہ جگہ تھی۔ اس لیے میکور وہاں سے بعض اوقات اہم راز حاصل کر لیتا تھا۔

"مادام میں میکور بات کر رہا ہوں ———" چند لمحے بعد دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ مردانہ آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے میکور ———" مادام نے لہجے کو نرم کرتے ہوئے پوچھا۔

"مادام پچھلے دنوں آپ پاکیشیا گئی تھیں۔ میں نے سوچا کہ شاید یہ اطلاع آپ کے لیے اہم ہو ———" میکور نے کہا۔

"پاکیشیا۔ مگر اطلاع کیا ہے ———" مادام نے پاکیشیا کا نام سنتے ہی چونک کر پوچھا۔

"مادام کیفے آلاک کے مالک ارل جانسن کے پاس پاکیشیا کے چند مہمان آئے ہیں۔ جن میں سے ایک نوجوان کا نام پرنس آف ڈھمپ ہے۔ اس کے ساتھ دو قوی ہیکل نوجوان اور دیوہیکل حبشی ہے۔ پرنس آف ڈھمپ پہلے سے ارل جانسن کا واقف ہے۔ بلکہ ارل جانسن کے رویے سے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے وہ اس کا ممنونِ احسان ہو۔ اس نے خلافِ توقع پرنس آف ڈھمپ کی بے حد آؤ بھگت کی۔ اس کے باقی ساتھی شاید اس سے واقف نہیں ہیں۔ کیونکہ وہ پہلے آکر ہال میں اجنبیوں کی طرح بیٹھ گئے تھے۔ جبکہ پرنس آف ڈھمپ تقریباً آدھے گھنٹے بعد پہنچا اور پھر جب وہ ارل جانسن سے ملا تھا تو وہ اس کے سامنے بچھ بچھ گیا۔ اس کے بعد پرنس اور اس کے ساتھی ارل جانسن سے ایک کار اور ایک جیپ لے کر چلے گئے ——— اور اب تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ واپس آئے ہیں۔ پرنس آف ڈھمپ بے حد خوش ہے۔ میں نے سوچا کہ شاید پاکیشیا کی وجہ سے آپ کو ان سے کوئی تعلق ہو ———" میکور نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ میکور تم نے حیرت انگیز اطلاع دی ہے۔ انتہائی حیرت انگیز جلدی سے مجھے اس پرنس آف ڈھمپ اور اس حبشی کا حلیہ بتاؤ ———" مادام کے لہجے میں بے پناہ اشتیاق اور زندگی عود کر آئی۔

میکور نے عمران اور جوزف کا حلیہ تفصیل سے دہرایا۔

"ویری گڈ۔ ویری گڈ میکور تم بہت بڑے انعام کے مستحق ہو گئے

ہو ویری گڈ۔ اب یہ لوگ کہاں ہیں ــــــ "، مادام نے خوشی سے چیختے ہوئے کہا۔

" اس وقت ارل نے انہیں کیفے کے نیچے بنے ہوئے تہہ خانوں میں ٹھہرایا ہوا ہے اور وہ سب وہاں اکٹھے ہیں۔ وہ دوپہر کا کھانا کھانے کی تیاری کر رہے ہیں ــــــ " میکورنے جواب دیا۔

" اوکے۔ تم نے ان کی نگرانی کرنی ہے۔ خاص طور پر اس پرنس آف ڈھمپ کی۔ شاید ہم لوگ وہاں چھاپہ ماریں۔ مجھے یہ پرنس آف ڈھمپ زندہ حالت میں چاہیے ــــــ " مادام نے کہا۔

" آپ حکم فرمائیں مادام تو میں دوسرے ساتھیوں سمیت اسے اغوا کر کے مینشن پہنچا دوں ــــــ " میکورنے کہا۔

" نہیں وہ انتہائی خطرناک آدمی ہے۔ اگر وہ اس بار ہاتھ سے نکل گیا تو کبھی ہاتھ نہیں آئے گا ــــــ " مادام نے کہا۔

" ایسی کوئی بات نہیں مادام ان کا کھانا میں نے تیار کرنا ہے۔ بس ان کھانے میں ایلینشم فائیو کے چند قطرے ملا دوں گا۔ اس سے وہ سارے بے ہوش ہو جائیں گے۔ اور ان تہہ خانوں کا خفیہ راستہ مجھے معلوم ہے۔ میں اسی راستے سے انہیں نکال کر مینشن بھجوا دوں گا ــــــ " میکورنے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

وہ ارل جانسن تو رکاوٹ نہیں بنے گا ــــــ " مادام نے پوچھا۔

" اسے تو معلوم ہی نہ ہو سکے گا مادام۔ میں تو بالا بالا ہی رہوں گا۔ میں اس سلسلے میں جیگرز گروپ کو استعمال کروں گا۔ اور آپ جانتی ہیں کہ ارل جانسن جیگرز گروپ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا ــــــ " میکورنے

جواب دیا۔

" اوہ اگر تم یہ سب کچھ کامیابی سے کر گزرو تو میں تمہیں بہت بڑا انعام دوں گی۔ لیکن یہ کام جلد سے جلد ہونا چاہیے ــــــ " مادام نے اس تجویز پر رضامند ہوتے ہوئے کہا۔

" آپ بے فکر رہیں مادام۔ زیادہ سے زیادہ آدھے گھنٹے بعد یہ لوگ مینشن پہنچ جائیں گے ــــــ " میکورنے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

" او۔ کے۔ جیسے ہی جیگرز گروپ انہیں لے کر روانہ ہو تم نے مجھے اطلاع کرنی ہے تاکہ میں ان کے مینشن میں وصولی کے احکامات جاری کر دوں" مادام نے خوشی سے چہچہاتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے مادام ایسا ہی ہوگا ــــــ " میکورنے جواب دیا۔

" سب کام انتہائی ہوشیاری اور چابکدستی سے کرنا معمولی سی لاپرواہی اور غفلت سے سارا کام بگڑ جائے گا۔ اور سنو کھانے میں ایلینشم فائیو ہی ملانا۔ اس کی موجودگی کا کسی کو احساس نہ ہو سکے گا اور وہ پیٹ میں پہنچنے کے دس منٹ بعد کام شروع کرتی ہے ــــــ " مادام نے اسے تنبیہہ کرتے ہوئے کہا۔

" میں سمجھتا ہوں مادام آپ بے فکر رہیں ــــــ " میکورنے کہا اور مادام نے او۔ کے کہہ کر رسیور کریڈل پر رکھا اور پھر وہ تیزی سے اٹھ کر مارٹن کے کمرے کی طرف دوڑی۔ تاکہ اسے اہم ترین اطلاع دے سکے۔ اس کا چہرہ خوشی اور مسرت کی زیادتی سے جگمگا رہا تھا۔

"باس آخر یہ شاہی لاک کتنے اختیارات رکھتا ہے ــــــ" کرانگر نے عمران کے جانے کے بعد قریب بیٹھے باس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"خاموش رہو۔ تم نہیں جانتے یہ ایکریمیا کا سب سے با اختیار ادارہ ہے ان کے مقابلے میں ہماری حیثیت صفر بھی نہیں ہے۔ لیکن نجانے کیا بات ہے۔ میں اس سارے معاملے میں مشکوک ہوں ــــــ" چیف نے بے چینی سے پہلو بدلتے ہوئے کہا۔

"مشکوک وہ کیسے ــــــ" کرانگر نے چونکتے ہوئے کہا۔

"بظاہر تو شک والی کوئی بات نہیں۔ شاہی لاک کا نام زیرو ہاؤس کا حوالہ شناخت کے لیے کافی ہے۔ لیکن میری چھٹی حس بار بار خطرے کا الارم بجا رہی ہے۔ لیکن کوئی بات واضح طور پر سامنے نہیں آ رہی۔ بہرحال جلدی میں معلوم کر لوں گا ــــــ" چیف نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

وہ بار بار اپنی کلائی کی گھڑی کو دیکھ رہا تھا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد اس

کی کلائی کی گھڑی میں سے ہلکی ہلکی کوں کوں کی آوازیں ابھرنے لگیں اور اس نے چونک کر گھڑی اتاری اور پھر اس کا ڈنڈ بٹن مخصوص انداز میں تین بار دبایا۔

"ہیلو نمبر تھرٹی ون سپیکنگ اوور ــــــ" دوسری طرف سے ایک باریک سی آواز سنائی دی۔

"یس چیف اوور ــــــ" چیف نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"چیف کرانگر کی کوٹھی سے نکلنے والا شخص سرخ رنگ کی ایک کار میں بیٹھ گیا۔ اس سے پہلے کرانگر کی کوٹھی کے عقب سے دو آدمی نکل آئے تھے۔ اس نے ان دونوں کو ہدایات دیں اور پھر وہ خود کار میں بیٹھ گیا۔ کار کے شیشے ون سائیڈ تھے۔ وہ دو آدمی بھی جیپ میں بیٹھ کر ان کے پیچھے چلے گئے اور ایک خاص بات یہ کہ وہ دونوں آدمی ایشیائی تھے۔ اور کار میں پہلے سے ایک حبشی موجود تھا۔ ڈرائیونگ وہی کر رہا تھا۔ ہم نے پروگرام کے مطابق ان کا تعاقب کیا تو وہ سب کیفے آلاک پہنچے اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ کیفے آلاک پہنچ کر جب سرخ کار سے وہ آدمی باہر نکلا تو وہ بھی ایشیائی تھا۔ وہ سب کیفے آلاک کے مالک ارل جانسن کے دفتر میں چلے گئے ہیں۔ اور اب تک وہیں ہیں۔ اوور" دوسری طرف سے تفصیل بتاتے ہوئے کہا گیا۔

"کیا وہ ایکریمین کار سے نہیں اترا اوور ــــــ" چیف نے چونکتے ہوئے کہا۔

"نہیں جناب وہ ایشیائی تھا ــــ اور اس کا لباس وہی تھا جو ایکریمین کا تھا۔ اوور ــــــ" تھرٹی ون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے تم نگرانی جاری رکھو لیکن کسی قسم کی مداخلت نہیں ہونی چاہیے۔"

میں تمہیں بعد میں ہدایات دوں گا اوور اینڈ آل ـــــ" چیف نے کہا اور ونڈبٹن دبا کر رابطہ ختم کر دیا۔

"یہ کیا مسئلہ ہوا چیف کیا یہ شائی لاک والا فراڈ تھا ـــــ" کرافگر نے کہا۔

"کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا۔ شائی لاک بے حد عیار اور چالاک لوگ ہوتے ہیں۔ وہ ہر قسم کے میک اپ کے ماسٹر ہوتے ہیں۔ اس لیے ہو سکتا ہے کہ کسی وجہ سے انھوں نے ایشیائی میک اپ کر رکھا ہو اور ان کا یہ میک اپ بدلنا اور کیفے آلاک جانا بھی مشکوک نظر آتا ہے۔ ادھر شائی لاک کا شناختی نشان اور زیرو سروس کا حوالہ بھی میرے سامنے ہے۔ کوئی غیر متعلق آدمی زندگی بھر ایسے حوالے نہیں دے سکتا ـــــ" چیف نے انتہائی اُلجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میرا ایک آدمی کیفے آلاک میں ملازم ہے۔ اگر آپ کہیں تو میں اس سے رابطہ قائم کر کے اُسے کہوں کہ وہ اندر کی بات کا پتہ کر کے ہمیں بتائے"۔ کرافگر نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا۔

"اوہ ہاں اس طرح شاید مسئلہ سلجھ جائے۔ آخری شائی لاک کیفے آلاک کیوں گیا ہے ـــــ" چیف نے چونکتے ہوئے کہا۔

"بہتر میں ابھی پتہ کر دیتا ہوں ـــــ" کرافگر نے کہا اور میز پر پڑا ہوا ٹیلیفون اپنی طرف کھسکایا اور پھر رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے لگا۔ اس کی انگلیاں تیزی سے نمبروں پر گھوم رہی تھیں۔

"یس کیفے آلاک ـــــ" چند لمحوں بعد دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"مجھے نارمن سے ملنا ہے۔ اسسٹنٹ سپروائزر نارمن گفرڈ ـــــ" کرافگر نے نرم لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کون صاحب ہیں ـــــ" دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"میں ان کا دوست کرافگر ہوں ـــــ" کرافگر نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ ایک منٹ ہولڈ آن کیجیے ـــــ" دوسری طرف سے کہا گیا۔

اور کرافگر خاموش بیٹھا رہا چیف بھی خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"ہیلو نارمن گفرڈ بول رہا ہوں ـــــ" چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"نارمن میں کرافگر بول رہا ہوں تم پبلک بوتھ سے مجھے فون کرو فوراً ـــــ" کرافگر نے جواب دیا۔

"او۔ کے ـــــ" دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا اور کرافگر نے رسیور کریڈل پہ رکھ دیا۔

"یہ نارمن کون ہے۔ چیف نے پوچھا۔

"میرا پرسنل آدمی ہے۔ کیفے آلاک چونکہ اعلیٰ جرائم پیشہ افراد کی جگہ ہے اس لیے ان کے تازہ ترین حالات سے باخبر رہنے کے لیے میں نے اُسے انگیج کیا ہوا ہے ـــــ" کرافگر نے جواب دیا۔

"گڈ ـــــ" چیف نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کرافگر کوئی جواب دیتا۔ ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یس کرافگر بول رہا ہوں ـــــ" کرافگر نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"فرمائیے کیا حکم ہے ـــــ" دوسری طرف سے نارمن کی آواز سنائی دی۔

"نارمن کیفے آلاک میں ابھی ابھی سُرخ رنگ کی کار اور جیپ پہ چند ایشیائی اور ایک حبشی پہنچے ہیں۔ یہ لوگ وہاں کیا کر رہے ہیں۔ ان کے بارے میں تفصیلات چاہییں ـــــ" کرافگر نے کہا۔

"اوہ آپ پرنس آف ڈھمپ کے بارے میں پوچھ رہے ہیں ۔۔۔" نارمن نے چونکتے ہوئے کہا۔

"کیا کہا تم نے۔ پرنس آف ڈھمپ ۔۔۔" کرافگر بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے لہجے میں شدید حیرت تھی۔

"جی ہاں یہی نام ہے اس نوجوان کا۔ یہ پاکیشیا سے آئے ہیں ۔۔۔ ارل جانسن کے ذاتی دوست ہیں۔ سُرخ کار اور جیپ ارل جانسن کی ہی ہے۔ وہ اس سے مانگ کر لے گئے تھے اور اب کیفے کے نچلے تہہ خانوں میں دوپہر کا کھانا کھا رہے ہیں ۔۔۔" نارمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تمھیں یقین ہے کہ یہ پرنس آف ڈھمپ ہی ہے ۔۔۔" کرافگر نے تیز لہجے میں کہا۔

"مجھے ارل جانسن نے خود بتایا ہے۔ ارل جانسن اس کا ممنون احسان ہے ۔۔۔" نارمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے تم ذرا ان پر نظر رکھنا میں تمھیں ہو سکتا ہے بعد میں کچھ ہدایات دوں ۔۔۔" کرافگر نے بے چین لہجے میں کہا۔

"بہتر جناب میں خیال رکھوں گا ۔۔۔" نارمن نے جواب دیا اور کرافگر نے او۔ کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"لیجئے باس۔ یہ آپ کا شاہی لاک تو پرنس آف ڈھمپ نکلا ۔۔۔" کرافگر نے رسیور رکھتے ہی قدرے طنزیہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ کون ہے میں سمجھا نہیں ۔۔۔" چیف نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ باس شاید آپ کو اس نام کا علم نہیں ہے۔ مجھے ایس تھری کے چیف سے اس کا یہ نام معلوم ہوا تھا۔ یہ پاکیشیا کا سب سے خطرناک آدمی علی عمران ہے ۔۔۔" کرافگر نے جواب دیا۔

"علی عمران۔ اوہ کیا کہہ رہے ہو تم۔ علی عمران یہاں کیسے آگیا ۔۔۔" چیف علی عمران کا نام سنتے ہی یوں اچھلا جیسے اس کے پیروں میں بم پھٹ پڑا ہو۔

"جہاں تک میں نے اندازہ لگایا ہے چیف۔ حالات کچھ اس طرح پیش آئے ہیں کہ ہائی برڈ وہاں لیبارٹری سے فارمولا لے اڑا۔ اور اسی نے فارمولا مادام کو دے دیا۔ مادام فارمولا لے کر مغربی جرمنی آگئی۔ مادام ٹیلر چونکہ بےحد لالچی عورت ہے۔ اس لیے اس نے ہم سے مزید رقم مارنے کے لیے سودا بازی شروع کردی۔ اور اُسے چونکہ خطرہ تھا کہ ہم سودے بازی پر آمادہ نہ ہوں۔ اور اس سے جبراً فارمولا چھین لیں اس لئے اس نے سپیشل میسنجر سروس کی مدد سے فارمولا مینشن پر بھیج دیا ۔۔۔ اس دوران میں وہاں پہنچ گیا اور میں مادام کو لے کر مینشن آگیا۔ وہ سیکرٹ سروس کو اس فارمولے کے اڑا لئے جانے کی خبر مل گئی۔ چنانچہ فارمولے کے پیچھے لگ گئے۔ اب یہ معلوم نہیں کہ انھیں کیسے معلوم ہوا کہ مادام ٹیلر فارمولے سمیت مغربی جرمنی کے ہوٹل ناشس میں موجود ہے۔ بہرحال علی عمران اپنے ساتھیوں سمیت وہاں سے مادام کے پیچھے مغربی جرمنی کے ہوٹل ناشس پہنچا۔ لیکن ہم لوگ وہاں سے چل پڑے تھے۔ وہیں اُسے یہ معلوم ہوا ہوگا کہ مادام نے سپیشل میسنجر سروس کے ذریعے کوئی پیکٹ بھجوایا گیا ہوگا۔ چونکہ انٹرنیشنل ٹرین دوسرے روز صبح یہاں پہنچتی ہے اس لیے وہ اس ٹرین سے پہلے یہاں پہنچ گئے۔ ہو سکتا ہے اس سلسلے میں اس نے کوئی جیٹ طیارہ

چارٹرڈ کیا ہو۔ کیونکہ مجھے خیال آرہا ہے کہ راستے میں ہمیں گرین ایئر کمپنی کے ایک جیٹ طیارے نے کراس کیا تھا۔ بہرحال کسی بھی طرح وہ ہم سے پہلے پہنچ گیا۔ اس نے ٹرین سے اس سپیشل میسنجر کو ٹریپ کیا۔ اُسے بے ہوش کر کے ہسپتال بھیج دیا اور اس کی جیب سے وہ پیکٹ اڑا لیا۔ اس میں اصل فارمولے کی فلم نکال کر اس نے خالی فلم ڈال دی۔ سپیشل میسنجر کو چونکہ پیکٹ کا ہی پتہ تھا ـــــ اور پیکٹ اس کے پاس موجود تھا۔ اس لیے اس نے وہ پیکٹ مینشن پہنچا دیا۔ جہاں میں پہلے سے موجود تھا۔ اور وہاں پتہ چلا کہ فلم خالی ہے اور پھر پرنس آف ڈھمپ نے میری موجودگی میں مینشن فون کیا اور طنزیہ انداز میں سب کچھ مادام کو بتا دیا۔ اس نے مادام کو یہی تاثر دیا کہ وہ پاکیشیا سے بول رہا ہے اور یہ فارمولا اس کے آدمیوں نے اڑایا ہے۔ حالانکہ وہ یہیں نارتھ زون سے ہی بول رہا تھا۔ اُسے ہمارا بھی پتہ چل گیا اور مجھے یقین ہے کہ اُسے یہ بھی علم ہو گیا کہ آج تک جس فارمولے کو وہ ادھورا سمجھ رہے ہیں۔ اس کا دوسرا حصہ یہاں موجود ہے۔ چنانچہ اُس نے یہی پروگرام بنایا کہ اب آ تو گیا ہوں۔ دوسرا حصہ بھی یہاں سے حاصل کرتا جاؤں ـــــ مینشن سے وہ میرا تعاقب کرتا ہوا یہاں تک آیا اور یہاں وہ شائی لاک بن کر ہم سے ٹکرایا۔ اور ہم سے اُس نے وہ بنیادی معلومات حاصل کر لیں کہ فارمولے کا دوسرا حصہ کہاں موجود ہے۔ اب ظاہر ہے۔ اس کا ٹارگٹ مین لیبارٹری ہو گی ـــــ" کرانگر نے بڑی عقلمندی سے سارے حالات کا تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ تم نے تو سارا معاملہ حل کر دیا ہے۔ بہرحال میں ابھی تک اس بات پر حیران ہوں کہ علی عمران کو شائی لاک کا مخصوص نام اور زیرو سروس

کے مخصوص اشارے کا کیسے علم ہوا لیکن اس کے متعلق جو باتیں اب تک سننے میں آئی ہیں اس لحاظ سے یہ بات بعید از قیاس نہیں ہے کہ اُسے اس سلسلے میں بھی مکمل معلومات حاصل ہوں۔ بہرحال اب کیا کیا جائے۔ کیا ہم اُسے پکڑ لیں ـــــ" چیف نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے چیف کہ ہمیں مادام ٹیلر کو اس سلسلے میں اطلاع دینی چاہیے۔ یہ بات تو ماننے کی نہیں ہے کہ علی عمران جیسا چالاک آدمی فارمولے کو اپنے پاس رکھے ہوئے ہو گا۔ اس نے یقیناً پہلی فرصت میں اُسے واپس بھیج دیا ہو گا۔ لیکن عمران سے اس کا پتہ لگ سکتا ہے اور چونکہ مادام ٹیلر کو ہم نے ادائیگی کی ہوئی ہے۔ اس لیے یہ اس کی ڈیوٹی ہے کہ وہ فارمولا حاصل کر کے ہمیں دے۔ ہاں اگر وہ ناکامی کا اعلان کر دے اور ہماری رقم واپس کر دے تو پھر ہم براہ راست بھی میدان میں کود سکتے ہیں۔ اب یہ بات کہ باقی ادھورے فارمولے کی حفاظت کا مسئلہ تو اُسے فوری طور پر مین لیبارٹری سے ہٹا کر کسی اور جگہ پہنچایا جا سکتا ہے۔ تاکہ عمران چاہے بھی سہی تو اُسے حاصل نہ کر سکے ـــــ" کرانگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر علی عمران اور اس کے ساتھیوں نے مادام ٹیلر اور ہائی برڈ کا خاتمہ کر دیا تو نہ صرف ہماری رقم بھی ہمیشہ کے لیے ڈوب جائے گی۔ بلکہ عمران بھی ہاتھ سے نکل جائے گا ـــــ" چیف نے جواب دیا۔

"ہمیں صرف فی الحال نگرانی کرنی چاہیے۔ اگر ایسی بات ہوئی تو ہم میدان میں کود پڑیں گے۔ باقی رہی یہ بات کہ ہم نے عمران کو قابو بھی کر لیا تو پھر بھی فارمولا ہمیں نہیں مل سکے گا۔ اس کے حصول کے لیے

پاکیشیا جانا ہوگا اور وہاں سیکرٹ سروس بدستور موجود ہے۔ ہائی برڈ بے حد ذہین اور عیار آدمی ہے۔ یہ فارمولا بھی نہیں حاصل ہو جاتا اگر مادام ٹیلر حماقت نہ کرتی۔ میرا خیال ہے ہائی برڈ کام سنبھال لے گا۔ ہمیں ہاتھ پیر ہلانے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی ـــــ" کرافگر نے باقاعدہ بحث کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ کے تمہاری بات درست ہے تم مادام ٹیلر کو فون کر کے اُسے یہ معلومات دے دو۔ ہم بھی نگرانی کرتے رہیں گے تاکہ حالات کا پتہ چلتا رہے" چیف نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور کرافگر نے تیزی سے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور پھر اس کی انگلیاں تیزی سے نمبروں کو گھمانے میں مصروف ہو گئیں۔

" یس مادام ٹیلر مینشن ـــــ" رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" میں کرافگر بول رہا ہوں سپر سیکرٹ سروس سے۔ مادام سے فوراً بات کراؤ۔ اِٹ اِز ایمرجنسی ـــــ" کرافگر نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" بہتر ہولڈ آن کیجئے ـــــ" دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

" ہیلو مادام سپیکنگ ـــــ" چند لمحوں بعد رسیور پر مادام کی آواز ابھری۔

" مادام میں کرافگر بول رہا ہوں۔ آپ کے لیے ایک اہم اطلاع ہے پرنس آف ڈھمپ یہاں نارکڈزون میں موجود ہے ـــــ" کرافگر نے بڑے سنسنی خیز لہجے میں کہا۔

" کرافگر تم ہمیں کیا سمجھتے ہو۔ یہ درست ہے کہ معمولی سی لاپرواہی کی وجہ سے فارمولا ہمارے ہاتھ سے نکل گیا لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم احمق ہیں" مادام کا لہجہ یکلخت تلخ ہوتا چلا گیا۔

" آپ خواہ مخواہ ناراض ہو رہی ہیں مادام۔ میں نے درست کہا ہے ـــــ" کرافگر

نے جواب دیا۔

" میں کب کہہ رہی ہوں کہ تم غلط کہہ رہے ہو۔ تم یہی اطلاع دینا چاہتے ہو کہ پرنس آف ڈھمپ اپنے تین ساتھیوں جن میں ایک حبشی جوزف نامی شامل ہے۔ کیفے آلاک کے تہہ خانوں میں موجود ہے۔ اس لیے کہہ رہی ہوں کہ ہم احمق نہیں ہیں ـــــ" مادام نے جواب دیا۔

" اوہ آپ کو اطلاع مل گئی ہے ـــــ" کرافگر نے ڈھیلے پڑتے ہوئے کہا۔

" ہم جرائم پیشہ افراد کی ہزار آنکھیں ہوتی ہیں مسٹر کرافگر۔ نہ صرف ہمیں اطلاع مل چکی ہے۔ بلکہ میرے آدمیوں نے پرنس آف ڈھمپ اور اس کے ساتھیوں کو اغوا کر کے مینشن پر بھی پہنچانے کا پروگرام بنا لیا ہے اور زیادہ سے زیادہ دس منٹ بعد وہ میرے سامنے موجود ہوگا ـــــ" مادام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ مادام واقعی آپ بہت باخبر ہیں۔ لیکن یہ علی عمران عرف پرنس آف ڈھمپ انتہائی خطرناک شخصیت ہے۔ ایسا نہ ہو کہ آپ کی آدمیوں کی غفلت کی بنا پر وہ ہاتھ سے نکل جائے ـــــ" کرافگر نے کہا۔

" تم فکر نہ کرو وہ ہمارے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ تم تسلی رکھو تمہیں فارمولا چاہیے وہ تمہیں مل جائے گا۔ ہائی برڈ نے کام شروع کر دیا ہے ـــــ" مادام نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ ویسے ایک بات عرض کر دوں کہ اس علی عمران کو کسی بھی انداز میں استعمال کرنے سے پہلے ہزار بار سوچ لیجئے۔ ایسا نہ ہو کہ یہ آپ کو چکر دے جائے۔ بلکہ بہتر یہی ہے کہ آپ اسے اس کے ساتھیوں سمیت ہلاک کر دیجئے تاکہ یہ کانٹا ہمیشہ کے لیے راستے سے دور ہو جائے ـــــ"

کرانگر نے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

"آپ اپنے مشورے اپنے تک رکھیے ہم جو مناسب سمجھیں گے کریں گے۔ آپ اس معاملے میں بلیز مداخلت نہ کریں ورنہ کسی قسم کی ناکامی کے ہم ذمہ دار نہ ہوں گے ــــ" مادام کا لہجہ ایک بار پھر تلخ ہو گیا۔

"ٹھیک ہے مادام ہمیں تو فارمولا چاہیے یہ واقعی آپ کا کام ہے کہ آپ اسے کیسے حاصل کرتے ہیں ہم مداخلت نہیں کریں گے ــــ" کرانگر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔

اسی لمحے چیف کی گھڑی سے ایک بار پھر کوں کوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ اور چیف نے تیزی سے ونڈ بٹن کو دوبارہ مخصوص انداز میں دبایا۔

"تھرٹی ون سپیکنگ اوور ــــ" دوسری طرف سے تھرٹی ون کی آواز ابھری۔

"یس چیف سپیکنگ اوور ــــ" چیف نے تحکمانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چیف ایک جرائم پیشہ گروپ جیگرز کے آدمی کیفے آلاک کے گرد پُراسرار سرگرمیوں میں مصروف ہیں اور ابھی ابھی انھوں نے کیفے آلاک کے خفیہ راستے سے ان ایشیائی لوگوں کو اغوا کر کے کاروں میں ڈالا ہے۔ یہ ایشیائی لوگ بے ہوش ہیں۔ ہم چونکہ صرف نگرانی کر رہے ہیں۔ اس لیے میں نے بہتر سمجھا کہ آپ کو اطلاع کر دوں۔ اوور ــــ" تھرٹی ون نے کہا۔

"وہ ان کو کہاں لے جا رہے ہیں اوور ــــ" چیف نے چونکتے ہوئے کہا۔

"میرا اندازہ ہے ان کا رُخ مادام ہٹلر مینشن کی طرف ہے لیکن جب تک وہ پہاڑی کی مخصوص سڑک پر مڑ نہ جائیں۔ اس وقت تک حتمی طور پر کچھ کہا نہیں جا سکتا اوور ــــ" تھرٹی ون نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے تم ان کی نگرانی کرو اگر ان ایشیائی لوگوں کو مادام ہٹلرز مینشن میں لے جایا جائے تو تم نے اس مینشن کی نگرانی کرنی ہے اور اگر کہیں اور لے جایا جائے تو مجھے فوراً اطلاع دینی ہے اوور ــــ" چیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے باس اوور ــــ" دوسری طرف سے کہا گیا اور چیف نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

"تو مادام ہٹلر نے پرنس آف ڈھمپ کے اغوا کے لیے جیگرز گروپ کی خدمات حاصل کی ہیں ــــ" کرانگر نے کہا۔

"دیکھو ہو سکتا ہے کہ جیگرز گروپ اپنے طور پر کسی وجہ سے درمیان کود پڑا ہو ــــ" چیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں جیگرز گروپ صرف مقامی طور پر کام کرتا ہے۔ وہ کسی بین الاقوامی کام میں دخل اندازی نہیں کر سکتا بلکہ کرنے کے قابل ہی نہیں ہے ــــ" کرانگر نے بااعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور چیف نے صرف سر ہلا دینے پر ہی اکتفا کیا۔ تقریباً دس منٹ تک کی خاموشی کے بعد ایک بار پھر واچ ٹرانسمیٹر سے کوں کوں کی آوازیں ابھریں اور چیف نے دوبارہ رابطہ قائم کر لیا۔

"یس چیف سپیکنگ اوور ــــ" چیف نے کہا۔

"تھرٹی ون سپیکنگ۔ چیف جیگرز گروپ ان ایشیائیوں کو لے کر مادام ہٹلرز مینشن کی طرف مڑ گیا ہے۔ کیا ہمیں مینشن کے اندر جانا ہو گا اوور" دوسری طرف سے تھرٹی ون نے پوچھا۔

"نہیں بس تم باہر سے نگرانی کرو کسی کام میں مداخلت نہ کرو۔ ہاں

اگر یہ ایشیائی لوگ وہاں سے واپس آئیں یا کہیں اور لے جائے تو تم نے نگرانی کرنی ہے اوور ۔۔۔۔“ چیف نے ہدایات دیتے ہوئے کہا اور پھر تھرڈ ون کے او۔کے کہنے پر اس نے بھی اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا اور پھر گھڑی کو کلائی سے باندھنے میں مصروف ہو گیا۔

” تمہاری بات درست ہے۔ بہر حال اب میں چلتا ہوں۔ تم بھی حالات سے متعلق رہنا ۔۔۔۔“ چیف نے اٹھتے ہوئے کہا اور کرانگر بھی سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ چیف کو چھوڑنے پورچ تک آیا اور جب چیف کی کار پھاٹک کراس کر گئی تو پھاٹک بند کر کے وہ واپس اپنے دفتر کی طرف مڑتا چلا گیا۔

پیونس آپ مجھے بتائیں تو سہی کہ یہاں نارتھ زون میں آپ کا مشن کیا ہے ۔۔۔۔“ ارل جانسن نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا وہ اس وقت کیفے آلاک کے آرام دہ تہہ خانے میں بیٹھے کھانے کا انتظار کر رہے تھے۔

” یار مشن ایسا ہے کہ مجھے کہتے ہوئے شرم آتی ہے ۔۔۔۔“ عمران نے بری طرح شرماتے ہوئے کہا اور ارل جانسن اس کے انداز پر بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔ جبکہ کیپٹن شکیل مسکرا دیا۔ البتہ تنویر اسی طرح سنجیدہ بنا بیٹھا تھا۔

” اچھا کچھ بھی ہو آپ مجھے بتائیں۔ میں اس سلسلے میں آپ کی بھرپور مدد کروں گا ۔۔۔۔“ ارل جانسن نے ہنستے ہوئے کہا۔

” دراصل ایک لڑکی کو اغوا کرنا ہے لیکن وہ ظالم اس قدر خوبصورت ہے کہ اس کے سامنے جاتے ہی ہم بت بن جاتے ہیں اور حسن کی بارگاہ میں سلام کر کے واپس آ جاتے ہیں ۔۔۔۔“ عمران نے بڑے شرماتے ہوئے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایک لڑکی کو اغوا کرنے کے لیے آپ پاکیشیا سے یہاں آئے ہیں۔ ایسی کون سی لڑکی ہے آپ مجھے بتائیں میں ایک لمحے میں اُسے آپ کے سامنے پیش کر دیتا ہوں ـــــ" ارل جانسن نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"کیوں تنویر بتا دوں ـــــ" عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"شٹ اپ تم خواہ مخواہ اس بے چارے کو بے وقوف بنانے پر تلے ہوئے ہو ـــــ" تنویر نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یار یہ تنویر کسی کی مداخلت پسند نہیں کرتا۔ یہ کہتا ہے کہ کسی غیر محرم نے اس پر نظریں ڈال دیں تو اس کا حُسن گہنا جائے گا اور شادی تو اس سے تنویر نے کرنی ہے ـــــ" عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا اور تنویر نے بُرا سا منہ بنا کر دوسری طرف رُخ پھیر لیا۔

"کیا واقعی آپ سنجیدہ ہیں ـــــ" ارل جانسن نے مشکوک لہجے میں کہا۔

"ایک لڑکی ہے اس کا نام صوفیہ ہے وہ ایکریمیا کی مین لیبارٹری میں کام کرتی ہے۔ بس اُسی کا چکر ہے ـــــ" عمران نے کہا اور اس بار کیپٹن شکیل کے ساتھ ساتھ تنویر بھی چونک پڑا۔ مین لیبارٹری کا سن کر وہ دونوں سمجھ گئے تھے کہ عمران کیس کے سلسلے میں ارل جانسن کو چکمہ دے رہا ہے۔

"اوہ مین لیبارٹری لیکن وہ تو نارتھ زون میں نہیں ہے۔ وہ تو فلاڈیلفیا میں ہے ـــــ" ارل جانسن نے چونکتے ہوئے کہا۔

"فلاڈیلفیا میں۔ مگر ہمیں تو پتہ چلا ہے کہ وہ نارتھ زون میں ہے۔ ہم خواہ مخواہ یہاں تم پر بوجھ آن بنے ـــــ" عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"وہ تو پرنس فلاڈیلفیا میں ہے۔ مجھے اس لیے علم ہے کہ میرا ایک کزن

اس میں کام کرتا ہے ـــــ" ارل جانسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا نام ہے تمہارے کزن کا ـــــ" عمران نے معصوم سے لہجے میں پوچھا۔

"رچرڈ آرک۔ وہ وہاں سیکورٹی انچارج ہے۔ ویسے اگر آپ کو اس لیبارٹری میں کوئی کام ہے تو میں آپ کو رچرڈ آرک کے نام رقعہ دے سکتا ہوں وہ آپ سے پورا تعاون کرے گا ـــــ" ارل جانسن نے جواب دیا۔

"تمہارا کزن لیبارٹری کے اندر ہی رہتا ہے ـــــ" عمران نے پوچھا۔

"نہیں لیبارٹری سے ہٹ کر آفیسرز کالونی بنی ہوئی ہے۔ وہ وہاں رہتا ہے۔ باقاعدہ ڈیوٹی پر جاتا ہے ـــــ" ارل نے جواب دیا۔

"کیا وہ شادی شدہ ہے ـــــ" عمران نے پوچھا۔

"نہیں کنوارا ہے۔ ویسے عیاش آدمی ہے۔ اس لیے شادی کی پابندیوں سے بھاگتا ہے ـــــ" ارل نے جواب دیا۔

"اچھا اس کا پتہ بتا دو میں اس سے مل لوں گا ـــــ" عمران نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

"آفیسرز کالونی بلاک سیون بنگلہ نمبر الیون۔ مین لیبارٹری نام تو آپ کو پتہ ہی ہے ـــــ" ارل جانسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے تمہارا حوالہ دے کر اس سے مل لوں گا۔ چلو وہ اور کچھ نہ کرے صوفیہ سے تنویر کی بات چیت تو کرا ہی دے گا۔ تنویر کے لیے اتنا ہی کافی ہے ـــــ" عمران نے سنجیدہ انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ آپ کی تمام خواہش پوری ہو سکتی ہیں۔ وہ ایسا ہی آدمی ہے ـــــ" ارل نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیا اس کالونی میں جانے کے لیے کوئی چیکنگ تو نہیں ـــــ" عمران

نے پوچھا۔

"نہیں لیبارٹری میں تو کسی غیر متعلق آدمی کو داخل نہیں ہونے دیا جاتا۔ البتہ کالونی میں جانے پر کوئی پابندی نہیں ہے" ارل نے جواب دیا۔

"او۔کے۔ ٹھیک ہو۔ تم نے تو تمام مسئلہ ہی حل کر دیا ——" عمران نے بڑے ممنونانہ انداز میں کہا۔

اسی لمحے دو ویٹر ٹرالیاں دھکیلتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔

"اچھا آپ کھانا کھائیں میں چلتا ہوں۔ شام کو ملاقات ہوگی۔ میں نے ایک کام کرنا ہے ——" ارل جانسن نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا تہہ خانے سے باہر نکلتا چلا گیا۔ جبکہ وہ سب کھانے کی طرف متوجہ ہو گئے۔ ویٹروں نے بڑی پھرتی سے درمیانی میزوں پر کھانا چن دیا۔ اور پھر وہ ادب سے ایک طرف ہٹ کر کھڑے ہو گئے۔

"تم لوگ جاؤ جب ضرورت ہوگی تمہیں بلا لیا جائے گا ——" عمران نے کہا اور ویٹر سر ہلاتے ہوئے کمرے سے باہر نکلتے چلے گئے۔

"آؤ بھئی کھانا تو کھا لو پھر صوفیہ کو بھی ڈھونڈنے چلیں گے۔ بزرگ کہتے ہیں کہ خالی پیٹ تو عشق بھی رفو چکر ہو جاتا ہے ——" عمران نے کہا اور سب مسکراتے ہوئے کھانے پر ٹوٹ پڑے۔ کھانا چونکہ خاص طور پر ان کی فرمائش پر خصوصی طور پر پکوایا گیا تھا اس لیے کھانا بے حد لذیذ اور مزیدار تھا۔ اور ان سب نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا۔ کھانے کے بعد انھوں نے سویٹ ڈش کھائی اور پھر وہ آرام کرنے کے لیے قریب بچھے ہوئے بستروں پر لیٹ گئے۔ جبکہ جوزف نے اپنی جیب سے شراب کی بوتل نکال کر پینی شروع کر دی۔

"ابھی انھیں لیٹے ہوئے چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ اچانک ان سب کے سر گھومنے لگے۔ جوزف کے ہاتھ سے بوتل نکل کر نیچے گری۔ اور وہ دھڑام سے کرسی سے نیچے فرش پر گر پڑا۔

"ارے یہ کیا ہو رہا ہے ——" کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر وہ بھی لڑھک گیا۔ عمران نے اپنے ذہن پر قابو پانے کی کوشش کی لیکن بے سود چند لمحوں بعد اس کے ذہن پر بھی تاریکی کا پردہ تیزی سے پھیلتا چلا گیا۔ تنویر تو بستر پر لیٹے لیٹے ہی ہوش و حواس کی سرحد پار کر گیا تھا۔ عمران کے ذہن میں آخری تاثر یہی ابھرا تھا کہ کھانے میں انھیں بے ہوشی کی دوا ملا کر دی گئی ہے۔ اس کے بعد کیا ہوا۔ اس کا اسے علم نہ ہو سکا۔

پھر جب اس کی آنکھ کھلی تو اس نے اپنے آپ کو ایک بڑے سے ہال کمرے میں ایک کرسی پر بیٹھا ہوا پایا۔ اس کا پورا جسم نائیلون کی رسیوں سے بندھا ہوا تھا صرف اس کی گردن ہی حرکت کر سکتی تھی۔ ساتھ والی کرسیوں پر کیپٹن شکیل تنویر اور جوزف بھی موجود تھے۔ ان سب کی گردنیں ابھی تک ڈھلکی ہوئی تھیں۔

عمران نے آنکھیں کھولتے ہی ادھر ادھر دیکھا۔ خاصا بڑا کمرہ تھا۔ لیکن کمرہ ہر طرف سے بند تھا۔ کہیں کوئی دروازہ یا روشندان موجود نہ تھا۔ اس کے باوجود کمرے میں گھٹن کا کوئی احساس نہ تھا —— شاید خفیہ طور پر تازہ ہوا کی آمد کا بندوبست کیا گیا تھا اور کمرے میں سوائے ان لوگوں کے اور کوئی آدمی یا فرنیچر ٹائپ کی کوئی چیز موجود نہ تھی۔ عمران کا ذہن گھومنے لگا کہ آخر وہ کہاں ہیں اور کن لوگوں کے قبضے میں ہیں۔ کیونکہ ارل جانسن کے اس خفیہ تہہ خانے میں سے ان کا یوں باہر نکلنا اور پھر کھانے میں بے ہوشی کی دوا۔ بات کچھ پلے نہ پڑ رہی تھی۔ ایک لمحے کے لیے اسے

خیال آیا کہ شاید یہ سارا چکر ارل جانسن کا چلایا ہوا ہو۔ وہ شاید مین لیبارٹری کی وجہ سے کھٹک گیا ہو اور اس کی حب الوطنی جاگ اٹھی ہو۔ مگر پھر اس نے یہ خیال چھوڑ دیا۔ کیونکہ ارل جانسن اس وقت اٹھا تھا جب کھانا اندر آ گیا تھا۔ اس وقت وہ کھانے میں کوئی چیز ملانے کے قابل بھی نہ تھا۔ اور پھر آہستہ آہستہ اس کے ساتھیوں کو بھی ہوش آتا گیا۔

"یہ ہم کہاں ہیں عمران صاحب ـــــ" تنویر نے گھبرائے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"فی الحال تو یہی کہا جا سکتا ہے کہ کسی مہذب قسم کی جہنم میں ہیں ـــــ" عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا۔ اچانک سامنے والی دیوار میں سرسراہٹ کی آواز گونجی اور پھر دیوار کا ایک حصہ تیزی سے ایک طرف کھسکتا چلا گیا اور عمران سمیت سب کی نظریں دیوار میں پیدا ہونے والے اس خلا پر جم گئیں۔ دوسرے لمحے عمران کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گئی۔ کیونکہ اسی خلا میں سے مادام ٹیلر اور مارٹن اندر داخل ہو رہے تھے۔ ان کے پیچھے ایک آدمی اندر داخل ہوا۔ جس نے ایک بڑا سا اٹیچی کیس اٹھایا ہوا ان کے اندر آتے ہی دروازہ خود بخود بند ہوتا گیا۔ بیگ والا تو دیوار کے ساتھ بیگ رکھ کر کھڑا ہو گیا۔ جبکہ مادام ٹیلر اور مارٹن تیزی سے عمران کی طرف بڑھتے چلے آئے۔

"خوش آمدید مادام ٹیلر ـــــ" اچانک عمران کے منہ سے نکلا اور مادام ٹیلر ٹھٹھک کر رک گئی۔

"تو تمہیں ہوش آ گیا ـــــ" مادام ٹیلر نے سخت لہجے میں کہا۔

"ہوش مادام جب سے تمہیں دیکھا ہے ہوش تو طویل رخصت پر چلے گئے ہیں۔ اور رخصت بھی بلا تنخواہ۔ اس لیے عاشقی کے ساتھ ساتھ فاقے بھی ہو رہے ہیں ـــــ" عمران نے ڈھیٹ عاشقوں کے سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو تم نے تو مجھے چکر دینے کی کوشش کی تھی کہ تم پاکیشیا سے بول رہے ہو ـــــ" مادام نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے سوچا کہ چلو آپ پر کیا مہمانی کا بوجھ ڈالنا ہے۔ آپ ہی مہمان بن جائیں۔ لیکن آپ کو شاید میزبانی کا شوق کچھ زیادہ ہی ہے۔ اس لیے آپ نے ہمیں ہی مہمان بنا لیا ـــــ" عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"دیکھو علی عمران۔ تم اب ایسی جگہ پر ہو جہاں سے میری اجازت کے بغیر تمہاری روح بھی باہر نہیں جا سکتی۔ اس لیے اگر تم آسان موت کے خواہشمند ہو تو وہ فارمولا میرے حوالے کر دو ـــــ" مادام نے کرخت لہجے میں کہا۔

"ہوں آپ بڑی بھولی ہیں مادام روایتی محبوب کی طرح۔ کس کمبخت کی روح یہاں سے جانا چاہتی ہے۔ محبوب کا گھر تو عاشق کی جنت ہوتی ہے" عمران نے بڑے ٹھوس لہجے میں کہا۔

"چلو ایسا ہی سہی ابھی تمہاری یہ ٹرٹر ختم ہو جائے گی ـــــ" مادام نے سخت لہجے میں کہا اور پھر اس نے مڑ کر بیگ کے قریب کھڑے ہوئے آدمی کو اشارہ کیا اور اس آدمی نے تیزی سے بیگ اٹھایا اور عمران کی طرف بڑھتا چلا آیا۔ اس نے مادام کے قریب رک کر بیگ کو زمین پر رکھا اور پھر وہ بیگ کھولنے میں مصروف ہو گیا۔

"یہ تم کس شعبدے باز کو پکڑ لائی ہو۔ مجھے حکم کرو میں تمہیں ایسے شعبدے دکھاؤں کہ تم مادام کی بجائے سنہری چڑیا بن جاؤ ـــــ" عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ ——" مادام نے غصے سے پیر پٹختے ہوئے کہا اُسی لمحے بیگ والے نے بیگ میں سے ایک بڑی سی بوتل نکال لی جس کا ڈھکن مضبوطی سے بند تھا۔

"پہلے اس کے پیر پر ڈالو تا کہ اُسے معلوم ہو جائے کہ یہ واقعی دنیا کا تیز ترین تیزاب ہے۔ اس کے بعد اس کے چہرے پر پلیٹ دینا ——" مادام نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر انتہائی سخت لہجے میں کہا اور اس آدمی نے سر ہلاتے ہوئے بوتل کا ڈھکن کھولنا شروع کر دیا۔

"اپنے عاشق کا چہرہ بگاڑو گی مادام۔ پھر تو تمہیں بدصورت عاشق پر گزارا کرنا پڑے گا ——" عمران کا لہجہ اُسی طرح مطمئن تھا۔

مادام نے کوئی جواب نہ دیا وہ اُسی طرح خاموش کھڑی رہی۔ بوتل والے نے ڈھکن کھولا اور پھر وہ تیزی سے عمران کی طرف بڑھنے لگا۔

"ٹھہرو رک جاؤ تم کیا پوچھنا چاہتی ہو۔ تم تو ظالم محبوب ہو۔ میں باز آیا ایسی محبت سے ——" عمران نے اچانک سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"رک جاؤ ——" مادام نے بوتل والے سے کہا اور بوتل والا ایک طرف ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ بوتل ابھی تک اس کے ہاتھ میں تھی۔

"مجھے اس فارمولے کی فلم چاہیے جو تم نے سپیشل میسنجر سے اڑائی ہے" مادام نے سخت لہجے میں کہا۔

"وہ تو میں نے اُسی روز ہوسٹن کے ڈاکخانے سے سرداؤد کو واپس بھجوا دی تھی ——" عمران نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر تم یہاں کیوں رک گئے تھے ——" مادام نے پوچھا۔

"اب تم نے پوچھا ہے تو بتا دیتا ہوں میں نے اس فارمولے کا باقی حصہ

یہاں سے حاصل کرنا ہے۔ وہ فارمولا میرے ملک کی ایجاد ہے اور اس کا فائدہ میرے ملک کو ہی اٹھانا چاہیے ——" عمران کے لہجے میں چٹانوں جیسی سنجیدگی تھی۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ بہرحال مجھے اس سے کوئی غرض نہیں کہ تم کیا کرنا چاہتے ہو اور کیا نہیں۔ مجھے فارمولا چاہیے ——" مادام نے کہا۔

"تو جاؤ جا کر حاصل کر لو۔ پہلے بھی تو تم نے حاصل کر ہی لیا تھا ——" عمران نے جواب میں سخت لہجہ اختیار کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں تم یہاں سے ٹیلیفون کرو اور سرداؤد سے کہو کہ وہ فارمولا تمہیں یہاں واپس بھیج دے۔ اس کے لیے تم جو چاہو بہانہ تراشو۔ مجھے اس سے کوئی مطلب نہیں۔ البتہ میں تم سے ایک وعدہ کر سکتی ہوں کہ اگر تم اس فارمولے کی فلم مجھے منگوا دو تو میں تمہیں زندہ چھوڑ دوں گی۔ اس کے بعد میرا کوئی مطلب نہیں کہ تم جو چاہو کرتے پھرو ——" مادام نے کہا۔

"تم یا تو احمق ہو یا ضرورت سے زیادہ ہی معصوم بنتی ہو مادام۔ تم کیا سمجھتی ہو کہ میں اپنے ملک کا فارمولا خود ہی مجرموں کے حوالے کر دوں گا میں نے فارمولا حاصل کرنے کا بعد تمہارا پیچھا چھوڑ دیا تھا کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ تم صرف کرایہ پر حاصل کی گئی ہو۔ ورنہ میرا پہلا پروگرام ہی تھا کہ میں تمہیں تمہارے مینشن میں تڑپا تڑپا کر ماروں گا۔ لیکن اب تم خود ہی راستے میں آگئی ہو تو پھر اپنی موت کے لیے تیار ہو جاؤ ——" عمران کا لہجہ بتدریج تلخ سے تلخ تر ہوتا چلا گیا۔

"اوہ تم میرے مینشن میں مجھے ہی دھمکیاں دے رہے ہو۔ شاید موت کو سامنے دیکھ کر تمہاری عقل غائب ہو گئی ہے ——" مادام نے غصیلے

لہجے میں کہا۔

"تمہارے مینشن میں۔ تو کیا ہم اس وقت تمہارے مینشن میں ہیں —"

عمران مینشن کا نام سُن کر چونک پڑا۔

"تو تم کیا سمجھ رہے تھے کہ تم کیفے آلاک میں ہو اور وہ ارل تمہیں بچائے گا۔ یہاں کوئی تمہیں بچانے نہیں آ سکتا —" مادام نے بڑے با اعتماد لہجے میں کہا۔

"اچھا میں تو واقعی یہی سمجھ رہا تھا کہ میں ابھی کیفے میں ہی ہوں۔ مگر تم نے ہمیں وہاں سے کیسے اغوا کرا لیا —" عمران نے کہا۔

"اس سے تمہارا کوئی مطلب نہیں۔ میرے لیے کوئی کام مشکل نہیں ہے —" مادام نے کہا اور وہ بوتل والے سے مخاطب ہو گئی۔

"سنو اس کے دونوں پیر گلا ڈالو۔ اس کے بعد اس کے دونوں بازوؤں کا نمبر آئے گا اور آخر میں اس کا چہرہ اور پھر سب سے آخر میں دونوں آنکھیں —" مادام نے بوتل والے سے مخاطب ہو کر کہا اور خود دو قدم پیچھے ہٹتی چلی گئی۔ اور بوتل والا سر ہلاتا ہوا ایک بار پھر عمران کی طرف بڑھا۔ جب وہ عمران کے قریب پہنچا تو اچانک عمران نے ایک بار پھر اُسے روکتے ہوئے مادام سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سنو مادام میں تمہیں آخری بار وارننگ دے رہا ہوں کہ تم راستے سے ہٹ جاؤ۔ ورنہ تمہارا انجام اتنا عبرت ناک ہو گا کہ تمہاری روح بھی کسی کو شکل دکھانے کے قابل نہیں رہے گی —" عمران کے لہجے میں بے پناہ سنجیدگی تھی۔

"ہوں یہ گیدڑ بھبھکیاں کسی اور کو دینا۔ ابھی تو میں نے تمہارے اس

حبشی سے سوازو کا انتقام بھی لینا ہے —" مادام نے کرخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور بوتل بردار نے ایک قدم آگے بڑھایا اور پھر وہ بوتل سے تیزاب کو عمران کے بندھے ہوئے پیروں پر انڈیلنے کے لیے جیسے ہی جھکا۔ عمران کے دونوں بازو جو کرسی کی پشت پر بندھے ہوئے تھے بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئے اور بوتل بردار ایک جھٹکے سے مڑ کر عمران کی جھولی میں آ گرا۔ بوتل اس کے ہاتھوں سے نکل کر فرش پر گری اور اس میں سے تیزاب نکل کر فرش پر تیزی سے بہنے لگا۔ پھر اس سے پہلے کہ مادام یا مارٹن سنبھلتے۔ عمران نے ایک لمحے سے بھی کم عرصے میں اُسی آدمی کی جیب سے ریوالور نکال کر اُسے فرش پر بہنے والے تیزاب پر دھکیل دیا اور اس آدمی کی زبردست چیخوں سے ہال گونج اٹھا اس کے جسم کا جو جو حصہ تیزاب سے ٹکرایا تھا۔ وہ گلنا شروع ہو گیا تھا اور وہ اٹھ کر پاگلوں کی طرح پورے ہال میں دوڑنے لگا۔ وہ مسلسل چیخیں مار رہا تھا۔ اس سے بچنے کے لیے مادام اور مارٹن تیزی سے پیچھے کی طرف ہٹے۔ اس افراتفری میں اس کی نظریں عمران کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوالور پر نہ پڑیں اور نہ ہی اُسے اس بات کا خیال رہا کہ آخر عمران کے بندھے ہوئے بازو کس طرح حرکت میں آ گئے۔ عمران اسی انتظار میں تھا کہ بوتل والا مادام کے قریب پہنچے اور پھر اس کا داؤ چل گیا۔ جیسے ہی تیزاب سے جلتا ہوا بوتل والا مادام کے قریب پہنچا عمران نے فائر کر دیا۔ گولی اس آدمی کی پشت میں لگی اور وہ اچھل کر مادام سے ٹکرایا اور پھر تکلیف کی شدت اور موت کے آخری لمحات کی وجہ سے وہ مادام کے ساتھ بُری طرح چمٹ گیا اور مادام کے حلق سے بے اختیار چیخیں نکلنے لگیں۔ اس آدمی کے کپڑوں سے

رکا ہوا تیزاب مادام کے جسم پر بھی لگ گیا اور پھر مادام نے پوری قوت سے اُسے دور دھکیل دیا۔ مارٹن نے انتہائی پھرتی سے ریوالور نکالنا چاہا مگر عمران نے اطمینان سے دوسرا فائر کیا اور گولی اس کے سینے میں دھنستی چلی گئی اور وہ فرش پر گر کر تڑپنے لگا۔ اب مادام بھی پاگلوں کی طرح چیختی ہوئی اور کپڑے پھاڑتی ہوئی ہال میں چکرانے لگی اور ہال میں عمران کے قہقہے گونجنے لگے۔

"اب تم زیادہ خوبصورت ہو جاؤ گی مادام ---" عمران نے قہقہے لگاتے ہوئے کہا اور اُسی لمحے شاید مادام کو ہوش آ گیا اور وہ اٹھ کر اس جگہ کی طرف بھاگنے لگی جہاں دروازہ نمودار ہوا تھا۔ اس نے اس جگہ دیوار کی جڑ میں زور سے پیر مارا مگر دوسرے لمحے عمران نے ٹریگر دبا دیا اور مادام چیختی ہوئی اچھل کر پہلو کے بل فرش پر جا گری۔ گولی اس کے پہلو میں پڑی تھی۔

نیچے گرتے ہی وہ چند لمحے تڑپتی رہی اور پھر ساکت ہو گئی۔ عمران نے بڑی پھرتی سے اپنے جسم کی باقی رسیاں کھولنی شروع کر دیں اور پھر اس نے کرسی پر سے چھلانگ لگائی اور نیچے پڑے ہوئے تیزاب کو پھلانگ کر صاف جگہ پر جا کھڑا ہوا۔

"عمران صاحب اگر اس آدمی کی جیب میں یہ ریوالور نہ ہوتا تب تو بڑی مشکل بن جاتی ---" کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تم نے مجھے صرف عاشق ہی سمجھ رکھا ہے۔ میں نے پہلے ہی اس کی جیب سے ریوالور کا اُبھار دیکھ لیا تھا ---" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے تیزاب سے بچتا بچاتا آگے بڑھا اور اس نے چند

ہی لمحوں میں کیپٹن شکیل کی رسیاں کھول ڈالیں۔

"تم باقی تمام لوگوں کو کھولو میں ذرا مادام کی تیمارداری کر لوں ---" عمران نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا مادام کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے مادام کی نبض پکڑ کر دیکھی۔ دوسرے لمحے مطمئن انداز میں اس نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔

مادام صرف بے ہوش تھی۔ گولی نے اس کی کھال کو پھاڑا تھا۔ اس لیے اس کے مرنے کا فوری خطرہ بھی نہ تھا۔ عمران مادام کا بازو چھوڑ کر تیزی سے اس دیوار میں بننے والے دروازے کی طرف متوجہ ہوا اور پھر اس نے اُسی جگہ پر پیر مارا تو دروازہ ایک بار پھر بند ہو گیا۔

"ارے ارے آپ نے تو دروازہ بند کر دیا ---" کیپٹن شکیل نے دروازہ بند ہوتے ہی چونک کر کہا وہ اس وقت تنویر کی رسیاں کھولنے میں مصروف تھا۔

"فی الحال اسے بند ہی رہنا چاہیئے ---" عمران نے کہا اور پھر اس نے جھک کر مادام کو اٹھایا اور اُسے لا کر اپنی والی کرسی پر بٹھا دیا۔ کرسی کھینچ کر اس نے صاف جگہ پر کر دی۔ مادام کو کرسی پر بٹھا کر اس نے رسیوں سے اچھی طرح باندھ دیا۔ اور پھر وہ ایک کرسی کے پائے کے ساتھ ٹکی ہوئی تیزاب کی بوتل کی طرف متوجہ ہوا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر وہ بوتل اٹھا لی۔ اس کی تہہ میں ابھی خاصی تعداد میں تیزاب موجود تھا۔ اس نے بوتل اٹھا کر مادام کی کرسی کے قریب رکھی اور پھر وہ اس بیگ کی طرف متوجہ ہوا۔ اس نے بیگ کے اندر جھانکا اور پھر سر ہلانے لگا۔ بیگ میں اذیت دینے والی بے شمار جدید چیزیں موجود تھیں اور اُسے

بیگ کے کونے میں رکھی ہوئی ایک چھوٹی سی بوتل نظر آگئی اور وہ بوتل عمران نے نکال لی۔ اس کا ڈھکن کھول کر اُسے سونگھا اور پھر مطمئن انداز میں مادام کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ یہ الکلی کی بوتل تھی جو تیزاب کا اثر ختم کرنے کے کام آتی تھی۔ اس نے بوتل میں موجود محلول کو مادام کے جسم کے ان حصوں پر انڈیلنا شروع کر دیا۔ جہاں جہاں تیزاب نے اس کی کھال کو جھلسا دیا تھا۔ تیزاب چونکہ محدود تعداد میں لگا تھا۔ اس لیے اس نے صرف کھال ہی جھلسائی تھی ابھی گوشت گلنے کی نوبت نہ آئی تھی اور پھر اس نے مادام کے پہلو میں جہاں گولی لگی تھی۔ مارٹن کی قمیص پھاڑ کر پٹی باندھ دی۔ تاکہ وہاں سے خون رسنا بند ہو جائے۔

اب تنویر کیپٹن شکیل اور جوزف کرسیوں سے اٹھ کر عمران کے پیچھے خاموش کھڑے ہوئے تھے۔

اس تمام کام سے فارغ ہونے کے بعد عمران نے مادام کی ناک ایک ہاتھ سے اور دوسرے ہاتھ سے اس کا منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی مادام کے جسم میں حرکت پیدا ہونی شروع ہو گئی اور عمران اس کی ناک اور منہ چھوڑ کر دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔ اس نے کرسی کے قریب پڑی ہوئی تیزاب کی بوتل اٹھالی۔ چند لمحوں بعد مادام کی آنکھیں کھل گئیں۔ اور آنکھیں کھلتے ہی اس کے منہ سے کراہ نکلی۔ اس کے چہرے پر شدید ترین تکلیف کے آثار ابھر آئے تھے۔ وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے ماحول کو دیکھنے لگی۔ اُسے عمران اور اس کے ساتھی آزاد حالت میں اپنے سامنے کھڑے دکھائی دے رہے تھے۔ جبکہ وہ خود کرسی سے بندھی ہوئی تھی اور سامنے بیگ والا اور مارٹن کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔

"تت تت تم نے یہ سب کیسے کیا۔ تمہاری مکمل تلاشی لی گئی تھی۔ پھر یہ ریوالور۔۔۔۔" مادام نے اٹک اٹک کر گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ ریوالور تمہارے ہی ساتھی کا تھا۔ مادام تم نے اپنے ساتھیوں کی بھی تلاشی لے لینی تھی۔۔۔۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مگر یہ رسیاں۔۔۔۔" مادام نے اپنے جسم کو کسمساتے ہوئے کہا۔

"عاشقوں کے لیے یہ رسیاں کچے دھاگے بن جاتی ہیں مادام۔ اب دیکھو میرے ہاتھ میں اُسی تیزاب کی بوتل ہے جو تم میرے اوپر انڈیلنا چاہتی تھیں۔ اس میں اتنا تیزاب موجود ہے کہ تمہارا یہ خوبصورت چہرہ اور خوبصورت جسم بگڑ سکے اور تم چلتی پھرتی چڑیل نظر آؤ۔ بولو کیا خیال ہے۔۔۔۔" عمران نے بوتل کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"نن نن۔ یہ ظلم مت کرو۔ مجھے مار ڈالو مگر مجھے بدصورت مت کرو۔" مادام نے وحشت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھیں بوتل دیکھ کر پھٹتی چلی گئی تھیں۔

"اوہ تو کتنی خوفزدہ ہو رہی ہو۔ میری بار تو تمہارا چہرہ چہک رہا تھا۔۔۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھ سے غلطی ہو گئی۔ مجھے معاف کر دو۔۔۔۔" مادام نے عاجزانہ لہجے میں کہا۔

"میں نے تو معاف کر دیا تھا مگر تم نے خود ہی مجھے یہاں بلوا لیا۔ اب بھگتو۔۔۔۔" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں کہہ رہی ہوں۔ مجھے معاف کر دو۔ میں اب کچھ بھی نہ کروں گی۔۔۔۔" مادام کا لہجہ سخت دہشت زدہ سا تھا۔

"تم کر بھی کچھ نہ سکو گی مادام۔ یہ تیزاب تمہیں کچھ کرنے کے قابل بھی نہ چھوڑے گا ۔۔۔۔" عمران نے کہا اور پھر اس نے ایک قدم آگے بڑھا دیا اور مادام نے دہشت زدہ ہو کر بے اختیار چیخیں مارنی شروع کر دیں۔

"ارے ارے اتنی گھبرا کیوں گئی ہو۔ تم بہت خوبصورت ہو اور کسی چیز کی اکثریت اچھی نہیں ہوتی۔ اس لیے تھوڑی سی بدصورتی تمہارے لیے بڑی فائدہ مند رہے گی ۔۔۔۔" عمران نے بوتل کو مادام کے چہرے کی طرف جھکاتے ہوئے کہا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ خدا کے لیے رک جاؤ ۔۔۔۔" مادام نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"کیوں رک جاؤں۔ اگر میں رک گیا تو پھر میری روح تمہارے اس مینشن سے کیسے نکل سکے گی ۔۔۔۔" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم جو کہو میں کرنے کو تیار ہوں۔ میں تمہیں بحفاظت یہاں سے نکال سکتی ہوں۔ پلیز مجھ پر رحم کرو ۔۔۔۔" مادام نے پھٹے پھٹے لہجے میں کہا۔

"پہلے تم یہ بتاؤ کہ تمہیں ہمارے متعلق کیسے پتہ چلا ۔۔۔۔" عمران نے کچھ سوچتے ہوئے کہا اور مادام نے تیزی سے میکور کے فون سے لے کر ان کے یہاں پہنچنے تک ساری تفصیل بتا دی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے یہ بھی بتا دیا کہ کرانگر کا فون آیا تھا وہ بھی تمہارے کیفے آلاک میں موجودگی سے واقف تھا۔

"اوہ اچھا۔ پھر کرانگر نے کیا کہا ۔۔۔۔" عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

"وہ اس بات پر زور دے رہا تھا کہ میں تم سب کو فوری طور پر قتل کر دوں۔ لیکن میں نے اُسے جھڑک دیا ۔۔۔۔" مادام نے کہا۔

"ہاں بھلا تم اپنے عاشق کو کیسے مار سکتی تھیں مادام۔ تم نے صرف ہمیں

دعوت پر یہاں بلایا تھا ۔۔۔۔" عمران نے بڑے سنجیدہ انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور مادام ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گئی۔

"سنو مادام تم کرانگر کو فون کر کے اُسے بتاؤ گی کہ تم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ختم کر دیا ہے اور اس کی لاشیں تیزاب کے حوض میں ڈال کر گلا دی ہیں ۔۔۔۔" عمران نے کچھ دیر کی خاموشی کے بعد کہا۔

"ٹھیک ہے میں اُسے یہ کہہ دوں گی ۔۔۔۔" مادام نے فوراً ہی حامی بھرتے ہوئے کہا۔

"دیکھو مادام یہ تمہاری زندگی اور تمہارے حسن کے بچاؤ کا آخری موقعہ ہے۔ اگر تم نے واقعی غلط حرکت کرنے کی کوشش کی۔ تو ہمارے ساتھ جو کچھ ہو گا بعد میں ہو گا۔ میں یہ بوتل پوری تم پر انڈیل دوں گا ۔۔۔۔" عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"تم مجھے معاف کر دو۔ تم جو کہو گے میں ویسے ہی کروں گی ۔۔۔۔" مادام نے انتہائی عاجزانہ لہجے میں کہا اور عمران کو اس کی آنکھوں کے تاثرات سے ہی اس بات کا یقین ہو گیا۔ کیونکہ وہ خوبصورت عورتوں کی نفسیات کو اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ موت تو قبول کر سکتی ہیں لیکن بدصورتی برداشت نہیں کر سکتیں۔ اس لیے اُسے یقین تھا کہ تیزاب کی بوتل کی دھمکی ریوالور سے بھی زیادہ کارگر رہے گی۔

"تنویر اسے کھول دو ۔۔۔۔" عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا اور تنویر نے آگے بڑھ کر مادام کی رسیاں کھولنی شروع کر دیں اور عمران نے جیب سے ریوالور نکال کر قریب کھڑے کیپٹن شکیل کی طرف بڑھا دیا کیپٹن شکیل نے ریوالور جیب میں ڈال لیا۔

رسیاں کھلتے ہی مادام اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اور پھر وہ دروازے کی طرف بڑھی۔ دروازے کے قریب ہی مارٹن کی لاش پڑی تھی مادام اس کے قریب پہنچ کر رک گئی۔ اس کے چہرے پر بے پناہ تکلیف کے آثار ابھر آئے۔

"تم نے ظلم کیا ہے۔ پہلے سوازو کو ختم کر دیا اور اب مارٹن کو بھی ——" مادام نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مارٹن نہیں مادام ہائی برڈ کہو ——" عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ہاں اب تو اس کا اصل نام لینے سے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا ——" مادام نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے دیوار کی جڑ میں زور سے پیر مارا تو دیوار میں دروازہ نمودار ہو گیا اور مادام قدم بڑھاتی دوسری طرف نکل گئی تھی۔ اس کے پیچھے عمران ہاتھ میں تیزاب کی بوتل پکڑے چل رہا تھا جبکہ باقی افراد اس کے پیچھے تھے۔ یہ ایک طویل راہداری تھی۔ راہداری کے آخر میں لوہے کا ایک مضبوط دروازہ تھا۔ جو بند تھا۔ مادام نے اس دروازے کے قریب جا کر اس پر مخصوص انداز میں تین بار دستک دی۔ تو دروازے کے اوپر سے ایک آواز اندر آئی۔

"ڈور کوڈ بتائیے ——" بولنے والے کا لہجہ بے حد سخت تھا۔

"آئی برڈ تھرٹی سکس میں مادام ہوں دروازہ کھول دو ——" مادام نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کا فقرہ مکمل ہوتے ہی دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا۔ کیپٹن شکیل اور تنویر دل ہی دل میں عمران کی عقلمندی پر داد و تحسین کے ڈونگرے برسانے میں مصروف ہو گئے کیونکہ اگر مادام کو وہ اس انداز میں ٹریپ نہ کرتا۔ تو پھر یہاں سے صحیح سلامت نکلنا ایک مسئلہ بن جاتا۔ دروازہ

کھلتے ہی مادام آگے بڑھی اور اس کے پیچھے یہ لوگ بھی آ گئے۔ دروازے کی دوسری طرف مشین گنوں سے مسلح چار افراد موجود تھے وہ حیرت سے مادام اور ان لوگوں کو دیکھنے لگے۔ لیکن خاموش رہے۔

"نیکو مارٹن اور الیون تھرٹی کی لاشیں ہال سے اٹھا کر برقی بھٹی میں ڈال دو ——" مادام نے ایک مسلح آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لاشیں ——" نیکو نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں ان دونوں نے مجھ سے غداری کرنے کی گستاخی کی تھی ——" مادام نے کرخت لہجے میں کہا اور پھر آگے بڑھتی چلی گئی۔

مختلف راہداریوں سے گزرنے کے بعد وہ ایک بڑے کمرے میں داخل ہوئی۔ یہ کمرہ دفتر کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی اس کے ہمراہ ہی تھے۔

"اب میں کرافگر کو فون کرتی ہوں اس کے بعد تم لوگ چلے جاؤ گے" مادام نے میز پر پڑے ہوئے فون کو اپنی طرف کھسکاتے ہوئے کہا۔

"تو اور کیا ہم نے یہاں کرکٹ کھیلنی ہے ——" عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور مادام نے سر ہلاتے ہوئے رسیور اٹھایا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے لگی۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے آواز ابھری۔

"یس کون بول رہا ہے ——" بولنے والا گو آواز بدل کر بول رہا تھا۔ لیکن عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ کرافگر ہے۔

"ہیلو کرافگر میں مادام بول رہی ہوں ——" مادام نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ مادام کیا ہوا۔ اس پرنس آف ڈھمپ کا ——" کرافگر نے دوسری طرف سے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

"کیا ہونا چاہیے تھا۔ میں نے اس سے تمام معلومات حاصل کر کے اُسے اس کے ساتھیوں سمیت موت کے گھاٹ اتار دیا ہے۔ ان کی راکھ اس وقت بھٹی کی تہہ میں پڑی ہوئی ہے ـــــ" مادام نے ہونٹ بھینچتے ہوئے جواب دیا۔ اس کی نظریں عمران کے ہاتھ میں موجود تیزاب کی بوتل پر جمی ہوئی تھیں۔

"اوہ کیا واقعی ـــــ" کرانگر نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"کرانگر میں نے اس لیے فون نہیں کیا کہ تم کو رپورٹ دے کر اس کے سچ جھوٹ کی وضاحت کرتی رہوں ـــــ" مادام کا لہجہ بے حد کرخت ہو گیا۔

"اوہ مادام ناراض ہونے کی بات نہیں۔ دراصل اس پرنس کے بارے میں اس قدر باتیں سننے میں آئی ہیں کہ اس کی موت کا یقین نہیں آتا ـــــ" کرانگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بہرحال تمہیں یقین آئے یا نہیں۔ یہ میرا مسئلہ نہیں ہے۔ میں نے جو کہا ہے وہ درست ہے۔ میں نے تمہیں اس لیے فون کیا ہے کہ اس پرنس نے مجھے بتا دیا ہے کہ وہ فارمولے کا دوسرا حصہ حاصل کرنے کے لیے یہاں رکا تھا۔ میں نے سوچا کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ پہلے ہی یہاں موجود فارمولا حاصل کر چکا ہو۔ اسی طرح تو تمہارے لیے فارمولے کا پہلا حصہ بیکار ہو جائے گا۔ ویسے اس کی تلاشی میں اس قسم کی کوئی چیز اس سے یا اس کے ساتھیوں سے برآمد نہیں ہوئی ـــــ" مادام نے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں مادام یہ فارمولا یہاں سے حاصل کرنا کسی کے لیے بھی ناممکن ہے ـــــ" کرانگر نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ٹھیک ہے بس میں یہی پوچھنا چاہتی تھی ـــــ" مادام نے کہا۔

اور پھر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"ٹھیک ہے میں نے ٹھیک کہا ہے نا ـــــ" مادام نے کن انکھیوں سے عمران کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی بوتل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اپنے کسی آدمی کو بلاؤ اور اُسے میک اپ باکس اور ہمارے لیے کپڑے لانے کا حکم دو ـــــ" عمران نے بوتل پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔ اور مادام نے سر ہلا دیا اور پھر اس نے انٹر کام کا بٹن دبا کر یہی آرڈر دہرا دیا۔

چند لمحوں کے بعد دو نوجوان اندر داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک ہاتھ میں بڑا سا میک اپ باکس اور دوسرے کے ہاتھ میں پلاسٹک کا ایک بڑا سا تھیلا تھا۔

"ٹھیک ہے رکھ کر جاؤ ـــــ" مادام نے کہا اور وہ دونوں ان چیزوں کو میز پر رکھ کر واپس کمرے سے نکل گئے۔

"کیپٹن شکیل یہ بوتل لے کر کھڑے ہو جاؤ۔ مادام اگر کوئی بھی مشکوک حرکت کرے تو بڑی تسلی سے اس کا چہرہ بگاڑ دینا ـــــ" عمران نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا اور کیپٹن شکیل نے آگے بڑھ کر عمران کے ہاتھ سے بوتل تھام لی۔ اور ایک سائیڈ میں بڑے مطمئن انداز میں کھڑا ہو گیا۔ عمران نے سب سے پہلے اپنا میک اپ کیا پھر تنویر اور جوزف کا میک اپ ہوا۔ جوزف کو عمران نے افریقی کی بجائے یورپین بنا دیا اور مادام کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ وہ یوں عمران کو دیکھ رہی تھی جیسے اُسے عمران کی حیرت انگیز صلاحیتوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔ اگر یہ میک اپ مادام کے سامنے نہ ہوتے تو مادام کو زندگی بھر اس بات پر یقین نہ آتا کہ یہ لوگ میک اپ میں ہیں۔ پھر عمران کے کہنے پر بوتل تنویر کے ہاتھ میں پہنچ گئی اور عمران

نے کیپٹن شکیل کا میک اپ کیا۔

"اب تمھیں ہمارے ساتھ چلنا ہوگا۔ جب ہم محفوظ مقام پر پہنچ جائیں گے تو ہم تمھیں آزاد کر دیں گے"۔ عمران نے مادام سے مخاطب ہو کر کہا۔

"چلو میں تیار ہوں"۔ مادام نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا اور پھر اٹھ کر کمرے سے باہر کی طرف چل پڑی۔ عمران اسی طرح بوتل تھامے اس کے پیچھے تھا اور اس کے پیچھے باقی لوگ۔ مختلف راہداریوں سے گزرنے کے بعد مادام ایک اور راہداری کے دروازے میں داخل ہوئی۔ اس راہداری کے دروازے پر سُرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔ جو کہ مادام کے داخل ہوتے ہی سبز ہو گیا۔ یہ ایک طویل راہداری تھی۔ اور چھت پر مختلف رنگوں کے بلبوں کی ایک طویل قطار نظر آ رہی تھی۔ اس راہداری میں داخل ہوتے ہی عمران لاشعوری طور پر محتاط ہو گیا۔ اس لیے وہ مادام کے بالکل ساتھ ساتھ چل رہا تھا لیکن ابھی انھوں نے آدھی راہداری ہی کراس کی تھی کہ اچانک مادام یوں لڑکھڑائی جیسے اس کا پیر رپٹ گیا ہو اور لڑکھڑاتے ہوئے وہ تیزی سے آگے کو بڑھی۔ عمران اس کے اچانک لڑکھڑانے پر بُری طرح چونکا۔ مگر اس کا یہ چونکنا اس کے کسی کام نہ آیا۔ کیونکہ پلک جھپکنے میں سر کی آواز سے اس کے اور مادام کے درمیان شفاف شیشے کی ایک دیوار کھڑی ہو گئی۔ دیوار چونکہ فرش سے نکلی تھی۔ اس لیے عمران چھلانگ نہ لگا سکا۔ دیوار درمیان میں آتے ہی وہ سب بُری طرح اچھلے اور اسی لمحے چھت پر لگے ہوئے بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے اور پھر ایک بلب میں سُرخ رنگ کی تیز روشنی نکلی اور انھیں یوں محسوس ہوا جیسے ان کے جسموں پر سے گوشت یکلخت غائب ہوتا چلا گیا ہے اور وہ گوشت پوست کے انسانوں کی بجائے

ہڈیوں کے ڈھانچوں میں تبدیل ہوتے جا رہے ہیں۔ بے پناہ اور اچانک تکلیف کی وجہ سے ان کے ذہنوں پر اندھیروں نے یلغار کر دی اور وہ سارے پلک جھپکنے میں دھڑام سے راہداری کے فرش پر گرتے چلے گئے۔ عمران کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی بوتل اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر پختہ فرش پر گری اور ایک چھناکے سے ٹوٹتی چلی گئی اور بوتل میں موجود سیال ان کے بے ہوش جسموں سے ٹکراتا ہوا آگے بہتا چلا گیا۔ جہاں جہاں وہ تیزاب ٹکرایا وہیں وہیں ان کے جسموں سے دھواں سا نکلنے لگا اور راہداری مادام کے فاتحانہ قہقہوں سے گونج اٹھی۔

ارل جانسن کا چہرہ غصے کی شدت سے بگڑا ہوا تھا۔ آنکھوں میں
وحشت کے چراغ پوری شدت سے جل رہے تھے۔ اس کے سامنے دو مسلح
نوجوان بھیگی بلی بنے کھڑے ہوئے تھے۔

"افسوس ناک انتہائی افسوس ناک ارل جانسن کو اب خودکشی کر لینی چاہیے۔
اس کے مہمان اُس کے گھر سے اغوار کر لیے جائیں ــــ" ارل جانسن نے
میز پر بار بار مکے مارتے ہوئے چیخ چیخ کر کہنا شروع کر دیا۔ اُسے ابھی ابھی
اطلاع ملی تھی کہ اس کے مہمان تہہ خانے سے غائب ہو گئے ہیں اور ارل جانسن
بھاگتا ہوا وہاں گیا۔ وہاں اُن کا بکھرا ہوا سامان اور فرش پر شراب کی ٹوٹی ہوئی
بوتل دیکھ کر ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ انہیں اغوار کر کے لے جایا گیا ہے اور پھر
جیسے پورے کیفے میں زلزلہ آ گیا۔ ارل جانسن غصے کی شدت سے پاگل
ہو گیا وہ اپنا سر اور کپڑے نوچنے لگا۔ اس کا پورا گروپ پاگلوں کی طرح
دوڑ بھاگ کرنے لگا۔ کہ آخر یہ سب کچھ کیسے ہوا۔ کیوں ہوا۔

"میں کہتا ہوں کہ میرے مہمان آخر کس طرح اغوار ہوئے۔ کس نے انہیں
اغوار کیا ــــ" ارل جانسن غصے کی شدت سے پاگل ہو گیا۔ اُسی لمحے دروازہ
کھلا اور دو مسلح آدمی ایک ادھیڑ عمر آدمی کو دھکیلتے ہوئے اندر داخل ہوئے
اس ادھیڑ عمر آدمی کا چہرہ جگہ جگہ سے پھٹ گیا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے اس
پر بے پناہ تشدد کیا گیا ہو۔ اس کے دونوں ہاتھ پشت پر لوہے کی ہتھکڑی
سے بندھے ہوئے تھے اور اس سے اپنے پیروں پر کھڑا نہ ہوا جا رہا تھا۔
اندر داخل ہوتے ہی ان دونوں نے اس ادھیڑ عمر آدمی کو زور سے دھکا دیا۔
اور وہ منہ کے بل فرش پر جا گرا اور اس کے حلق سے دردناک چیخ نکل گئی۔

"میکور۔ کیا مطلب کیا ہوا ہے ــــ" ارل جانسن نے آنے والے کی
حالت دیکھ کر حیرت سے چونکتے ہوئے کہا۔

"باس اس نے قبول کر لیا ہے کہ اس نے مہمانوں کے کھانے میں
بے ہوشی کی دوا ملائی تھی اور اسی کے کہنے پر جیگر گروپ نے مہمانوں کو اغوا
کر لیا ہے ــــ" ایک آدمی نے تلخ لہجے میں کہا۔

"اوہ تو یہ وہ غدار جس نے مجھے ذلیل کرا دیا ہے ــــ" ارل جانسن نے
اچھلتے ہوئے کہا۔ اس کی تند نظریں فرش پر پڑے ہوئے میکور پر جمی
ہوئی تھیں۔

"باس کمرے کی حالت بتا رہی تھی کہ مہمانوں کو بے ہوشی کے عالم میں
اغوار کیا گیا ہے۔ اس لیے ہمیں شک پڑا کہ ان کے کھانے میں کوئی چیز
ملائی گئی ہے۔ چنانچہ ہم نے کچن سے اپنی تفتیش کا آغاز کیا اور پھر ڈش
واشر نے بتایا کہ آخری لمحوں میں جب کھانا تیار تھا میکور بڑے پراسرار
انداز میں اندر داخل ہوا تھا اور اس نے ڈش واشر کو سگریٹ اٹھا لانے

کے بہانے باہر بھیج دیا تھا۔ جس پر ہمیں شک پڑا۔ اور ہم نے اُسے پکڑا مگر پہلے تو یہ سرے سے انکار کرتا رہا۔ لیکن آپ جانتے ہیں کہ ہمارے سامنے پتھر بھی حقیقت اگل دیتے ہیں۔ چنانچہ آخر کار اس نے ساری باتیں اگل دیں۔ جیگر زگروپ کو تہہ خانے کا خفیہ راستہ بھی اس نے دکھایا تھا" اُسی آدمی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ مگر کس لیے۔ کیوں۔ اس کا میرے مہمانوں سے کیا تعلق۔ اور یہ کہاں لے گیا ہے انھیں ـــ" ارل جانسن نے غصے کی شدت سے پیر پٹختے ہوئے کہا۔

"باس یہاں آکر یہ خاموش ہو جاتا ہے۔ ہم نے اس پر تشدد کی انتہا کر دی۔ لیکن اس کی زبان اس مسئلے پر بند ہو گئی ہے۔ ہم نے سوچا کہ اسے مارنے سے پہلے آپ کے سامنے پیش کر دیا جائے تا کہ آپ کو یقین آجائے کہ اصل آدمی یہی ہے ـــ" اس آدمی نے جواب دیا۔

"اوہ اسے زبان کھولنی ہو گی ہر قیمت پر ـــ" ارل جانسن نے دھاڑتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے وہ فرش پر پڑے ہوئے میکور پر کسی عقاب کی طرح جھپٹا اور پھر اس نے اس کے بال مٹھی میں جکڑ کر اس کا سر بڑی بیدردی سے پختہ فرش پر مارنا شروع کر دیا۔

"بتاؤ جلدی بتاؤ۔ ورنہ میں تمھاری ایک ایک ہڈی علیحدہ کر دوں گا ـــ" ارل جانسن غصے کی شدت سے بُری طرح چیخ رہا تھا لیکن میکور کے حلق سے صرف چیخیں ہی نکل رہی تھیں اور پھر ارل جانسن تھک ہار کر ہانپتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ میکور کے چہرے کی ایک سائیڈ زخمی ہو چکی تھی۔ اس کی کنپٹی اور سر سے خون نکلنے لگا تھا اور اب اس پر غشی کا

عالم طاری ہونے لگا تھا۔ لیکن اس کی زبان نہ کھل رہی تھی۔

"باس جیگر زگروپ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ اغوا شدگان کو کہاں لے گئے ہیں۔ یہ نہیں بتائے گا ـــ" اس آدمی نے کہا۔

"نہیں جیگر زگروپ ہمیں کیوں بتائے گا۔ اسی کو بتانا ہو گا یہی بتائے گا۔ پیروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالو اور پھر اس کے پورے جسم کو کھولتے ہوئے پانی میں دھکیل دو ـــ" ارل جانسن نے چیختے ہوئے کہا اور ایک آدمی سر ہلاتا ہوا تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

"بک دو میکور سب کچھ بک دو۔ سنو اگر تم نے مجھے تشدد سے پہلے سب کچھ بتا دیا تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں تمھارا قصور معاف کر دوں گا۔ میں تمھاری زندگی تمھیں بخش دوں گا۔ بولو ـــ" ارل جانسن نے چیختے ہوئے میکور سے مخاطب ہو کر کہا۔

مگر میکور جواب میں صرف درد میں ڈوبی ہوئی آواز میں کراہتا رہا۔ اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں اور وہ صرف کراہے چلا جا رہا تھا۔ ارل جانسن ہونٹ بھینچے اُسے بڑی تند نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ چند لمحوں بعد وہی آدمی اندر داخل ہوا۔ وہ ایک ٹرالی کھینچتا ہوا آرہا تھا۔ ٹرالی کے اوپر ایک کافی بڑا ڈرم رکھا ہوا تھا جس سے دھواں باہر نکل رہا تھا۔ ساتھ ہی سٹیل کا ایک مگ بھی تھا۔

"اسے کرسی پر بیٹھا کر جکڑ دو اور پھر یہ پورا ڈرم اس پر الٹ دو تھوڑا تھوڑا کر کے۔ اس کا گوشت گلا دو۔ اس کی ہڈیاں توڑ دو ـــ" ارل جانسن نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے آدمیوں نے پھرتی سے فرش پر پڑے ہوئے میکور کو بڑی بے دردی سے اٹھایا اور ایک لوہے کی کرسی پر دھکیل

دبا۔ دو آدمیوں نے پشت پر سے اس کے کندھوں کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔ اور پھر کھولتا ہوا پانی لانے والے نے ٹرالی میں رکھا جگ اٹھا لیا اور رم سے ڈرم میں ڈال اُسے بھرا اور دھواں نکالتا ہوا جگ پکڑے وہ میکور کی طرف بڑھا۔ اس نے جگ ایک طرف رکھا اور پھر اس نے تیزی سے میکور کے پیروں میں موجود بوٹ اور جرابیں اتار کر ایک طرف پھینکیں۔ اب میکور کے پیر ننگے ہو گئے۔ میکور نے پیروں کو بے اختیار اوپر کی طرف سمیٹنا شروع کر دیا لیکن جگ والے نے پوری قوت سے اس کے جبڑے پر زوردار ٹکہ مارا اور دوسرے لمحے جگ اٹھا کر اس نے میکور کے ننگے پیروں پر پلٹ دیا اور میکور کے حلق سے چھت پھاڑ چیخیں نکلنے لگیں۔ اس کا جسم کرسی پر اس بری طرح تڑپنے لگا جیسے ابھی اس کی روح اس کے جسم سے باہر نکل جائے گی۔

" اب اس کے جسم پر پانی ڈالو اور پھر اسے اٹھا کر اس ڈرم میں پھینک دو" ارل جانسن نے بڑے سفاک لہجے میں کہا۔

" انتقام میرا انتقام لے گی۔ مادام ٹیلر انتقام لے گی۔ تم میری بوٹیاں نوچ لو مگر تم نہیں بچ سکتے اور نہ ہی تمہارے مہمان۔ مادام ٹیلر مینشن میں ان کی قبریں بنیں گی ــــ" میکور نے نیم غشی کے عالم میں چیخ چیخ کر کہنا شروع کر دیا۔ یوں لگتا تھا جیسے تکلیف کی شدت سے اس کا شعور ماؤف ہو گیا ہو اب وہ لاشعوری طور پر چیخ چیخ کر کہہ رہا ہو۔

" اوہ تو یہ مسئلہ ہے مادام ٹیلر کا یہ آدمی ہے ــــ" ارل جانسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے اس کی سزا یہی ہے یہ پورا ڈرم اس پر الٹ دو۔ غدار"

ارل جانسن نے کہا اور جگ والا تیزی سے مڑا۔ اس نے ڈرم کی سائیڈوں میں لگے ہوئے لکڑی کے ہینڈلوں سے ڈرم کو پکڑ کر اٹھایا اور کھولتا ہوا پانی میکور پر الٹ دیا۔ میکور کو پکڑنے والے تیزی سے پیچھے ہٹتے چلے گئے۔ میکور کے حلق سے دو کربناک چیخیں نکلیں اور پھر بری طرح پھڑکتا ہوا وہ آہستہ آہستہ ساکت ہوتا چلا گیا۔ اس کا پورا جسم ابل کر پھٹنے لگا تھا۔

" پھینک دو۔ اس اُبلے ہوئے غدار کو۔ کسی گٹر میں پھینک دو ــــ" ارل جانسن نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھیوں نے اُسے کرسی سمیت اٹھایا اور پھر تیزی سے کمرے سے باہر لے جانے لگے۔ پانی بھی بہہ کر ایک طرف غائب ہو گیا تھا۔

" گروپ کانفرنس بلاؤ۔ ہمیں فوری فیصلہ کرنا ہوگا ــــ" ارل جانسن نے اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے قدرے ڈھیلے لہجے میں کہا۔ کیونکہ مادام ٹیلر کا نام سنتے ہی اس کے اعصاب ڈھیلے پڑ گئے تھے۔ مادام ٹیلر ان کی حیثیت سے بڑی پارٹی تھی۔ اور مادام ٹیلر سے ٹکر لینا ان کے لیے سوچنے والی بات تھی اور پھر وہ مادام ٹیلر کے مینشن کے متعلق جانتے تھے کہ اُسے ہر لحاظ سے ناقابلِ تسخیر بنا دیا گیا ہے۔ اس سے مہمانوں کو باہر نکال لانا تقریباً ناممکن تھا۔ اُسے اندازہ بھی نہ تھا کہ اس کے مہمانوں میں مادام ٹیلر جیسی بین الاقوامی مجرمہ بھی ملوث ہو سکتی ہے۔ مادام ٹیلر سے ٹکرانا ایسے تھا جیسے ہاتھی اور گیدڑ کا ٹکراؤ ہو۔ لیکن مسئلہ اس کی عزت کا تھا۔ اس لیے وہ چاہتا تھا کہ گروپ میں فیصلہ کرے اگر گروپ مقابلے میں نہیں آتا تو اس نے ذہنی طور پر فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اکیلا ہی مادام ٹیلر سے ٹکرا جائے گا۔ نتیجہ چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو۔ اس کی اُسے پرواہ نہ تھی۔

"باس گروپ ہیڈ میٹنگ ہال میں پہنچ چکے ہیں ـــــ" تقریباً آدھے گھنٹے بعد ایک نوجوان نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے ارل جانسن سے مخاطب ہو کر کہا اور ارل جانسن اُس کے پیچھے چلتا ہوا کمرے سے باہر آ گیا۔ ایک راہداری کراس کر کے وہ ایک دروازے میں داخل ہوا۔ تو اندر بڑے سے کمرے میں ایک میز کے گرد چار افراد موجود تھے۔ جبکہ درمیان میں رکھی ہوئی پانچویں کرسی خالی تھی۔ ارل جانسن کو اندر آتے دیکھ کر وہ چار آدمی مؤدبانہ انداز میں اٹھ کھڑے ہوئے اور ارل جانسن انھیں بیٹھنے کا اشارہ کر کے خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ سنجیدگی چھائی ہوئی تھی۔ اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد اس نے پرنس آف ڈھمپ سے اپنے سابقہ تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے اس کے اغوا اور میکور سے معلوم شدہ باتیں انھیں بتائیں۔

"سنو گو یہ ہمارے گروپ کا پیشہ ورانہ کام نہیں ہے۔ لیکن ہماری عزت اور ساکھ کا سوال ہے۔ کیفے آلاک کے تہہ خانوں سے جیگرز گروپ کا ہمارے مہمانوں کو اغوا کر کے لے جانا ہمارے لیے ڈوب مرنے کی بات ہے ـــــ" ارل جانسن نے غصیلے انداز میں میز پر مکہ مارتے ہوئے کہا۔

"باس آپ کا کیا فیصلہ ہے۔ آپ یہ تو اچھی طرح جانتے ہیں کہ مادام ٹیلر مینشن سے کسی کو باہر لے آنا تقریباً ناممکن ہے ـــــ" ایک نوجوان نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"اگر ہم اپنے مہمانوں کو باہر نہیں لا سکتے تو ہم اس مینشن کی اینٹ سے اینٹ تو بجا سکتے ہیں۔ ہم ساؤتھ زون کی جرائم پیشہ دنیا کو یہ تو بتا سکتے ہیں کہ ہمارا گروپ مادام ٹیلر سے بھی ٹکرا سکتا ہے ـــــ" ارل جانسن نے جواب دیا۔

"لیکن اس سے کیا فائدہ ہو گا مینشن کے ساتھ ساتھ مہمان بھی ختم ہو جائیں گے اور پھر ہماری مادام ٹیلر گروپ سے براہ راست جنگ شروع ہو جائے گی ہمیشہ کے لیے ـــــ" دوسرے آدمی نے کہا۔

"تم بحث مت کرو۔ اپنا فیصلہ بتاؤ اگر تم سامنے نہیں آنا چاہتے تو مت آؤ۔ میں تمھیں مجبور نہیں کروں گا۔ لیکن میں بہرحال اپنے مہمانوں کے لیے مادام ٹیلر سے ٹکراؤں گا۔ چاہے اس کا نتیجہ جو بھی نکلے ـــــ" ارل جانسن نے مضبوط لہجے میں کہا۔

"باس یہ بات نہیں آپ کے مہمان جیسے آپ کی عزت ہیں ویسے ہی پورے گروپ کی عزت ہیں۔ ہم خاموش رہ کر بے غیرت نہیں بن سکتے۔ لیکن ہمیں جذباتی طور پر فیصلے نہیں کرنے چاہئیں۔ بلکہ ٹھنڈے دل و دماغ سے اور جذباتیت سے ہٹ کر کوئی ایسا لائحہ عمل اختیار کرنا چاہیے کہ سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے ـــــ" ایک اور آدمی نے پرسکون لہجے میں کہا۔

"میں تو اس وقت سخت جذباتی ہو رہا ہوں۔ میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آ رہا۔ تم لوگ اس بارے میں سوچو اور پھر مجھے بتاؤ کہ کیا کرنا چاہیے ـــــ" ارل جانسن نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"مگر آپ کہاں جا رہے ہیں ـــــ" باقی چاروں نے بھی کرسیوں سے اٹھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں اپنے دفتر میں جا رہا ہوں۔ تم لوگ آزادانہ طور پر بات چیت کرو۔ جب کسی نتیجے پر پہنچ جاؤ تو مجھے بتا دینا۔ میں تمھارا منتظر رہوں گا ـــــ" ارل جانسن نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑتا چلا گیا۔ میٹنگ ہال سے نکل کر وہ واپس اپنے دفتر میں آ گیا۔ اس کا ذہن کام نہیں کر رہا تھا مسئلہ مادام ٹیلر

کا آن پڑا تھا۔ اگر اس کی بجائے کوئی ان کی حیثیت کا گروپ ہوتا تو وہ یقیناً بھوکے بھیڑیے کی طرح ان پر ٹوٹ پڑتا لیکن مادام ٹیلر کی طاقت کا اُسے اچھی طرح اندازہ تھا۔ وہ مختلف ترکیبیں سوچتا رہا اور پھر انھیں رد کرتا رہا۔ اسی طرح کی ادھیڑبن میں آدھے گھنٹے سے زیادہ وقت گزر گیا اور پھر دروازہ کھلنے کی آواز سنتے ہی وہ چونک پڑا۔ چاروں گروپ لیڈر اندر داخل ہوئے اور پھر وہ میز کے سامنے پڑی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

" باس ہم نے فیصلہ کر لیا ہے اور آپ کے مہمانوں کو مینشن سے زندہ سلامت برآمد کرنے کا ایک پلان بھی بنا لیا ہے ۔۔۔" ایک آدمی نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

" بولو جلدی بولو کون سا پلان ہے ۔۔۔" ارل جانسن نے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

" باس ہم نے شہر کے اس آدمی کو تلاش کر لیا ہے جس نے مادام ٹیلر مینشن کی تعمیر میں حصّہ لیا تھا۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ مادام ٹیلر کے مینشن کی تعمیر میں حصّہ لینے والے ہر شخص کو کسی نہ کسی طریقے سے قتل کر دیا گیا تھا لیکن ایک شخص زندہ بچ نکلنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اور وہ تھا لورگ چلی۔ اس پر فالج گرا تھا اور وہ ہسپتال پہنچ گیا تھا اور پھر ایک غلط فہمی کی بنا پر اس کی موت کی خبر عام ہو گئی تھی۔ اس وجہ سے مادام ٹیلر نے بھی اُسے مردہ سمجھ لیا تھا لیکن وہ بچ نکلا تھا۔ اور ہسپتال سے فرار ہو گیا تھا۔ بعد میں جب تندرست ہوا۔ تو مادام سے بچنے کے لیے اس نے اپنا نام بدل لیا اور کولوئے قصبے میں رہنے لگا تھا۔ چنانچہ ہم نے اُسے ٹریس کر لیا ہے اور ہم نے اُس سے بات چیت بھی کر لی ہے۔ اس نے ایک بھاری رقم کے معاوضے میں ہمیں مینشن کا ایک

راز بتا دیا ہے ۔۔۔" اس آدمی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ کون سا راز جلدی بتاؤ ۔۔۔" ارل جانسن نے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

" باس مادام ٹیلر مینشن کے تہہ خانوں سے نکلنے کے لیے ایک خفیہ سرنگ موجود ہے جسے پہلے مادام ٹیلر نے بنوایا تھا لیکن بعد میں بند کرا دیا۔ ہم اس سرنگ کا دروازہ کھول کر مینشن کے تہہ خانوں میں پہنچ سکتے ہیں اور پھر اگر آپ کے مہمان وہاں موجود ہوئے تو انھیں آسانی سے باہر نکالا جا سکتا ہے اور اگر وہ وہاں نہ ہوئے تو انھیں تلاش کیا جا سکتا ہے۔ اس آدمی نے جواب دیا اور ارل جانسن یہ تجویز سُن کر اچھل پڑا۔

" بہت خوب بہت اچھا پروگرام ہے۔ اس طرح ہم مادام ٹیلر سے ٹکرائے بغیر اپنے آدمی وہاں سے حاصل کر سکتے ہیں کہاں ہے وہ سرنگ مجھے بتاؤ ۔۔۔" ارل جانسن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس آدمی نے جیب سے ایک نقشہ نکال کر سامنے رکھ دیا۔ یہ نقشہ اس پہاڑی کا تھا جس پر مینشن بنا ہوا تھا اور ایک سُرخ دائرے کی مدد سے اس سرنگ کا بند دروازہ دکھایا گیا تھا۔

" ٹھیک ہے تو چلو ۔۔۔" ارل جانسن نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" باس آپ نے ہمارا پلان مکمل طور پر نہیں سُنا ۔۔۔" اس آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا اور ارل جانسن ڈھیلے انداز میں واپس کرسی پر بیٹھ گیا۔

" باس جس طرح مادام ٹیلر نے مہمانوں کو اغوا کرنے کے لیے جیگرز گروپ کو استعمال کیا ہے۔ اس طرح ہم نے مہمانوں کو وہاں سے نکالنے کے لیے کوبائٹ گروپ کو استعمال کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کوبائٹ گروپ ایسے

کاموں میں مہارت کا درجہ رکھتا ہے۔ اس طرح ہم سامنے آئے بغیر اپنا مقصد حل کرا سکتے ہیں۔۔۔" اس آدمی نے کہا۔

"گڈ۔ واقعی مجھے اس کا خیال بھی نہ آیا تھا۔۔۔" ارل جانسن نے اطمینان کا طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اور باس ہم نے کوبانٹ گروپ سے بات چیت کر لی ہے۔ انہیں معاوضہ ادا کر دیا گیا ہے اور وہ مشن کی تکمیل کے لیے چل کھڑے ہوئے ہیں۔ جیسے ہی مشن مکمل ہوا آپ کو رپورٹ مل جائے گی۔۔۔" اس آدمی نے جواب میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"زندہ باد۔ اسے کہتے ہیں حسن کارکردگی۔ بہت خوب واقعی تم لوگوں پر فخر کیا جا سکتا ہے۔ کوبانٹ گروپ واقعی ایسے کاموں میں تیز ہے وہ لازماً مشن مکمل کر لے گا۔ اب میں مطمئن ہوں۔۔۔" ارل جانسن نے اس آدمی کے کندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا۔

"شکریہ باس آپ کی تعریف ہمارے لیے بہت بڑا انعام ہے۔۔۔" اس آدمی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اب ہمارا کام صرف انتظار کرنا رہ گیا ہے۔۔۔" ارل جانسن نے کہا اور پھر اس نے گھنٹی بجائی۔ دوسرے لمحے ایک مسلح نوجوان کمرے میں داخل ہوا۔

"جاؤ ہمارے لیے سو برس سے بھی پرانی شراب لے آؤ۔ جلدی۔۔۔" ارل جانسن نے آنے والے سے کہا اور وہ سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔

کرافگو نے تیزی سے رسیور رکھا اور پھر اٹھ کر الماری کھول کر اس میں سے ایک ٹرانسمیٹر باہر نکال کر اسے میز پر رکھا اور تیزی سے اس پر فریکوینسی سیٹ کرنے لگا۔ اس کا چہرہ مسرت سے تمتما رہا تھا۔ چند لمحوں بعد ہی فریکوینسی سیٹ کرنے کے بعد اس نے بٹن دبایا اور ٹرانسمیٹر سے زوں زوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ سپر سیکرٹ سروس کے چیف سے ہنگامی طور پر بات کرنے کے لیے یہ فریکوینسی استعمال کی جاتی تھی۔ اور اس کی نوبت اس وقت آتی تھی جب مسئلہ فوری اہمیت کا ہو۔

"ہیلو کرافگو کالنگ چیف۔ اوور۔۔۔" کرافگو بار بار یہی فقرہ دہراتا رہا۔

"یس چیف سپیکنگ فرام دس اینڈ۔ اوور۔۔۔" تھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر سے چیف کی آواز ابھری۔

"چیف مادام ٹیلر نے ابھی ابھی فون کیا ہے۔۔۔" کرافگو نے تیز لہجے میں کہا اور پھر اس نے پوری تفصیل سے مادام ٹیلر کے ساتھ ہونے والی تمام

گفتگو دہرا دی۔

"گڈ شو اس کا مطلب ہے علی عمران کا خاتمہ ہو ہی گیا ___" دوسری طرف سے چیف نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں باس مادام ٹیلر نے تو یہی رپورٹ دی ہے۔ لیکن مجھے یقین نہیں آتا۔ اوور ___" کرانگر نے جواب دیا۔

"کیوں تمہیں یقین کیوں نہیں آرہا۔ اوور ___" چیف نے سخت لہجے میں کہا۔

"چیف ایک تو علی عمران انتہائی خطرناک شخصیت ہے۔ اس کا اس طرح آرام سے مارا جانا کچھ غیر فطری لگتا ہے اور مادام کا لہجہ بے حد سپاٹ تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے کوئی مشین بول رہی ہو۔ اس لیے مجھے شک ہے کہ معاملہ وہ نہیں جو ہمیں بتایا جا رہا ہے اوور ___" کرانگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم خواہ مخواہ اس عمران سے ذہنی طور پر مرعوب ہو گئے ہو۔ مادام ٹیلر کو میں اچھی طرح جانتا ہوں وہ انتہائی خطرناک عورت ہے۔ وہ کوبرا ناگ سے بھی زیادہ خطرناک ہے اور پھر جب دشمن اس کے مشن میں موجود ہو تو ان کی موت یقینی ہے اور آخری بات یہ کہ مادام ٹیلر مر تو سکتی ہے لیکن جھک نہیں سکتی۔ اس لیے اس کی رپورٹ لفظ بلفظ سچ ہو گی۔ اوور ___" چیف نے سخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے باس ایسا ہی ہوگا لیکن میری ایک گزارش ہے اوور ___" کرانگر نے کہا۔

"بولو کیا بات ہے کھل کر بات کرو۔ اوور ___" چیف نے کہا۔

"باس آپ حفظ ماتقدم کے طور پر ہی وہ ادھورا فارمولا مین لیبارٹری سے

ہٹا لیجئے ایسا نہ ہو کہ ہم اس غلط فہمی میں رہیں کہ عمران مارا جا چکا ہے اور وہ زندہ ہو اور وہ فارمولا لے اڑے اور ہم ہمیشہ کے لیے فارمولے سے ہی ہاتھ دھو بیٹھیں۔ اوور ___" کرانگر نے کہا۔

"کرانگر تمہیں آخر کیا ہو گیا ہے۔ تم سپر سیکرٹ کے ٹاپ کے ایجنٹ ہو لیکن تمہارا رویہ کسی بزدل اور وہمی آدمی جیسا ہے۔ تمہیں اچھی طرح معلوم ہونا چاہیے کہ مین لیبارٹری کا سٹرانگ روم دنیا کا سب سے محفوظ ترین کمرہ ہے۔ اس اسٹرانگ روم میں ایسے ایسے جنگی راز بند ہیں کہ اگر اس کی حفاظت میں ذرا بھی شک ہوتا تو روسیاہ کی کے۔ جی۔ بی کب سے ایکریمیا کو تباہ کر چکی ہوتی۔ یہ فارمولا دنیا کے ہر مقام کی نسبت اس اسٹرانگ روم میں کہیں زیادہ محفوظ ہے۔ وہاں اس کا حصول ناممکن ہے قطعاً ناممکن۔ اوور ___" چیف نے سخت لہجے میں کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے باس خدا کرے ایسا ہی ہو۔ بہرحال میرے ذہن میں ایک بات آئی تھی۔ وہ میں نے کہہ دی۔ اوور ___" کرانگر نے ڈھیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

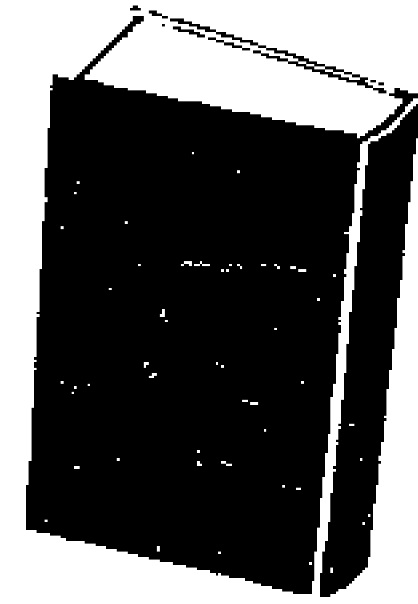
"ٹھیک ہے تم مطمئن رہو۔ اگر عمران زندہ بھی ہوا تب بھی وہ فارمولا کسی قیمت پر حاصل نہیں کر سکتا۔ اوور ___" چیف نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس میں سمجھ گیا اب مزید میرے لیے کیا حکم ہے۔ اوور" کرانگر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا

"میں وہاں سے سیکرٹ سروس کو واپس جانے کے احکام دے دیتا ہوں۔ تم وقتاً فوقتاً مادام ٹیلر سے رابطہ قائم رکھنا تاکہ ادھورے فارمولے کے حصول کے سلسلے میں کارکردگی کا پتہ چلتا رہے۔ اوور ___" چیف نے کہا۔

"بہتر باس اوور ـــــ" کرانگر نے جواب دیا۔

"اوور اینڈ آل ـــــ" دوسری طرف سے کہا گیا اور کرانگر نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر کے اُسے واپس الماری میں رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے آثار ابھر آئے تھے۔ کیونکہ اُسے یقین ہو گیا تھا کہ واقعی چیف کا کہنا سچ ہے۔ بین لیبارٹری کا اسٹرانگ روم کوئی عام سی جگہ نہیں ہو سکتی۔ وہاں واقعی ایکریمیا کے ٹاپ سیکرٹ راز بند ہوں گے اور یقیناً اس لحاظ سے ان کی حفاظت کا بھی زبردست انتظام کیا گیا ہو گا۔



عمران کی آنکھ جسم میں دوڑنے والی شدید ترین تکلیف کی لہر کی وجہ سے کھلی اور آنکھ کھلتے ہی اس نے اپنے آپ کو عجیب حال میں دیکھا۔ وہ سر کے بل چھت سے لٹکا ہوا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ پشت پر بندھے ہوئے تھے۔ جبکہ دونوں ٹانگوں کو رسی کی مدد سے باندھ کر چھت میں موجود ہک سے باندھ دیا گیا تھا۔ عمران نے دیکھا کہ اس کے باقی ساتھی بھی اسی

طرح ایک قطار میں لٹکے ہوئے تھے اور مادام ہاتھ میں ایک بڑا سا چھرا اٹھائے اس کے سامنے کھڑی تھی۔ شاید یہ اسی چھرے کی ضرب تھی جس کی تکلیف کی وجہ سے وہ بے ہوشی کی وادی سے باہر نکل آیا تھا کیونکہ عمران کے بازو سے خون کے قطرے ٹپک رہے تھے اور بازو میں شدید درد محسوس ہو رہا تھا۔

"ارے تم جیسی حسین قصابیہ۔ قصائی کی مونث قصابیہ ہی ہو سکتی ہے معاف کرنا میری گرامر بڑی کمزور ہے۔ بہرحال تم جیسی قصابیہ ہو تو پھر ذبح ہونے کے لیے کس کا دل نہیں چاہتا ـــــ" عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"میں تمہاری بوٹیاں اڑا لوں گی۔ تم نے مجھے کیا سمجھ رکھا ہے ـــــ" مادام نے غصیلے انداز میں چھرا لہراتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے میں کہہ تو رہا ہوں کہ تم قصابیہ ہو ظاہر ہے بوٹیاں ہی کرو گی۔ اچھا ایک بات سن لو۔ ہمارے ملک میں بقر عید کے موقع پر قصائیوں کی بڑی قلت ہوتی ہے۔ تم یہ جرائم چھوڑ دو۔ اس میں ہر وقت خطرہ رہتا ہے میرے ملک میں جا کر یہی کام کرو۔ بہترین بزنس رہے گا۔ اور مجھ جیسے عاشق مزاج تو خود بخود ذبح ہونے کے لیے تیار ہو جائیں گے ـــــ" عمران نے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ ـــــ" مادام نے غصے سے بھرپور لہجے میں کہا اور پھر اس نے چھرے کو بجلی کی سی تیزی سے لہرایا اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ پوری قوت سے چھرا عمران کے سینے میں گھونپنا چاہتی ہے۔ مگر عمران نے اس سے بھی زیادہ تیزی سے اپنے جسم کو جھولا دیا اور اس طرح نہ صرف چھرے کا وار خطا کیا بلکہ عمران نے جھولا دے کر پوری قوت سے جسم کو سامنے کھڑی مادام کے جسم

سے ٹکرایا۔ اور مادام اچھل کر پشت کے بل زمین پر جا گری اور پھر وہ چیختی ہوئی دوبارہ اٹھی۔

"میں تمھیں بھون ڈالوں گی۔ میں تمھیں دنیا کی خوفناک سزا دوں گی ـــــ"
مادام نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر مڑ کر کمرے کے اکلوتے دروازے کی طرف بھاگنے لگی۔

"ارے ارے پہلے بوٹیاں تو کر لو پھر بھوننا۔ اتنی بڑی بھٹی کہاں سے لاؤ گی کہ عمران مسلم بھونتی پھرو ـــــ" عمران نے چیختے ہوئے کہا مگر مادام تیزی سے دوڑتی ہوئی کمرے سے باہر نکلتی چلی گئی۔

مادام کے باہر نکلتے ہی عمران نے تیزی سے اپنے ہاتھوں کو موڑ کر نیچے کی طرف کرنے کی کوشش کی۔ اس بار اس کے ہاتھ اس انداز میں باندھے گئے تھے کہ ناخنوں میں لگے ہوئے بلیڈوں کی مدد سے رسیاں نہ کاٹ سکتا تھا۔ لیکن بازو اس کی گردن کی پشت سے نیچے نہ آئے اور اُسے معلوم تھا کہ مادام ابھی کسی مشین گن بردار کو لے آئے گی اور پھر ان کا بچ نکلنا مشکل ہو جائے گا۔ چنانچہ فوری طور پر کچھ کرنا تھا۔ اس نے اپنے جسم کو زور سے سائیڈ میں جھکولا دیا۔ اور ساتھ میں لٹکے ہوئے جوزف سے جا ٹکرایا۔ جوزف ابھی تک بے ہوش تھا۔ دوسرے جھکولے میں اس نے اپنے پشت پر بندھے ہوئے ہاتھوں سے جوزف کے بازو پکڑ لیے اور پھر اس کے ہاتھ کھسکتے ہوئے اس کی کلائیوں کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ اس نے انتہائی پھرتی سے ناخنوں میں لگے ہوئے بلیڈوں کی مدد سے نہ صرف اس کی رسیاں کاٹ ڈالیں بلکہ اس کی کلائیوں پر بلیڈوں سے زخم بھی ڈال دیئے۔ زخم پڑتے ہی جوزف کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔

"جوزف جلدی کرو میرے ہاتھوں کی رسیاں کھولو جلدی کرو فوراً ـــــ"
عمران نے غراتے ہوئے کہا اور عمران کی غراہٹ سنتے ہی جوزف کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور اس کے حواس ایک لمحے میں بحال ہو گئے۔ دوسرے لمحے اس نے عمران کے بازو جھپٹے اور پھر اس کی انگلیوں نے چند ہی لمحوں میں عمران کی کلائیوں پر بندھی ہوئی رسیاں کھول ڈالیں۔ رسیاں کھلتے ہی عمران نے تیزی سے اپنے جسم کو اوپر کی طرف اٹھایا اور پھر اس نے اپنے پیروں پر بندھی ہوئی رسیاں کھول ڈالیں اور اچھل کر فرش پر آ گیا۔ ادھر جوزف بھی اپنے پیروں کی رسیاں کھول چکا تھا۔ فرش پر کودتے ہی عمران تیزی سے دروازے کی طرف جھپٹا اور اس نے دروازے کو بند کر کے اندر سے چٹخنی چڑھا دی۔ اسی لمحے اُسے باہر دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں نزدیک آتی سنائی دیں مگر عمران دروازہ اندر سے بند کر چکا تھا۔ اس لیے اس نے پرواہ نہ کی اور پھر بھاگتا ہوا فرش پر گرے ہوئے خنجر کی طرف بڑھا اور اس نے خنجر اٹھا کر کیپٹن شکیل اور تنویر کو بھی آزاد کر دیا۔

"جوزف انھیں ہوش میں لے آؤ۔ یہ گیس کی وجہ سے بے ہوش ہیں۔ اس لیے چہرے سے ذرا ذرا زخم ڈال دو پھر ہوش میں آ جائیں گے ـــــ" عمران نے چھرا جوزف کی طرف پھینکتے ہوئے کہا۔

دروازے کے باہر اب خاموشی طاری تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے آنے والے یا تو آگے نکل گئے ہیں یا پھر وہیں دم سادھے رکے ہوئے ہوں۔ عمران دبے پاؤں دروازے کی طرف بڑھا۔ اُسی لمحے اُسے ایک بار پھر بھاگتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔ اس بار بھاگنے والے مخالف سمت سے آ رہے تھے اور پھر کسی نے دروازے کو زور سے دھکا دیا۔

"اگر ارل جانسن کے مہمان اندر ہیں تو جلدی بتائیں ہم انھیں لینے آئے ہیں"
کسی نے آہستہ سے کہا۔ عمران ارل جانسن کا نام سن کر چونک پڑا۔

"کون ارل جانسن ـــــ" عمران نے چونک کر پوچھا۔

"کیفے ٹالاک کا ارل جانسن اگر تم ہو تو جلدی سے دروازہ کھولو اور نکل چلو۔ ہم نے بڑی مشکل سے اوپر جانے والا راستہ بند کیا ہے۔" باہر سے اس بار کسی نے تیز لہجے میں کہا اور عمران نے جلدی سے دروازہ کھول دیا اور دوسرے لمحے مشین گن اٹھائے چار افراد تیزی سے اندر داخل ہوئے۔

"ہم کوبانٹ گروپ کے آدمی ہیں۔ مگر ہمیں تو بتایا گیا تھا کہ مہمانوں میں تین ایشیائی اور ایک حبشی ہے ـــــ" ایک لمبے تڑنگے آدمی نے کہا۔

"ہم میک اپ میں ہیں میرا نام پرنس آف ڈھمپ ہے ـــــ"
عمران نے کہا۔

"اوہ ٹھیک ہے یہی نام ہمیں بتایا گیا تھا۔ آؤ چلیں۔ جلدی کرو ـــــ" اس آدمی نے کہا اور عمران نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور وہ سب اس کے پیچھے بھاگتے ہوئے دروازے سے باہر نکل آئے۔ تنویر اور کیپٹن شکیل بھی ہوش میں آ چکے تھے۔ باہر ایک طویل راہداری تھی۔ جس کے اختتام پر ایک دروازہ تھا۔ اس دروازے کے پاس دو آدمی مشین گنیں اٹھائے بڑے چوکنے انداز میں کھڑے ہوئے تھے۔ راہداری کے اختتام سے ذرا پہلے ایک دیوار درمیان سے ٹوٹی ہوئی تھی اور ایک سرنگ سی دوسری طرف جا رہی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس سرنگ میں داخل کرنے کے بعد وہ سب بھی اس سرنگ میں داخل ہوئے اور پھر ان مسلح افراد میں سے تین افراد نے بڑی مہارت سے اندر پڑی ہوئی اینٹوں کو دوبارہ دیوار میں جوڑنا شروع کر دیا۔ ان کے

ہاتھوں میں بڑی بڑی ٹیوبیں تھیں جن میں سیلٹی رنگ کا پینٹ موجود تھا وہ ہر اینٹ کے ساتھ وہ پینٹ لگاتے اور پھر اینٹ چن دیتے۔ ان کے ہاتھ انتہائی مہارت اور برق رفتاری سے چل رہے تھے۔ اور انھوں نے زیادہ سے زیادہ چند منٹوں میں دیوار کو اس طرح جوڑ دیا کہ عام نظروں سے دیکھنے پر محسوس بھی نہ ہوتا تھا کہ یہاں سے اینٹیں نکالی گئی ہیں۔ عمران بڑی دلچسپی سے یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔

"آؤ اب ـــــ" دیوار جوڑنے کے بعد انھوں نے ٹیوبوں کو واپس جیبوں میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"یہ سرنگ کہاں جا نکلے گی ـــــ" عمران نے پوچھا۔

"پہاڑی سے نیچے ایک جنگل میں ـــــ" ایک آدمی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ایک مشین گن مجھے دے دو اور تم میرے ساتھیوں کو لے جاؤ۔ میں نے ابھی تھوڑا سا کام نبٹانا ہے ـــــ" عمران نے کہا۔

"نہیں نہیں ـــــ" اس آدمی نے احتجاج کرتے ہوئے کہنا چاہا۔

"تم جاؤ اور ارل کو کہہ دو کہ پرنس خود ہی وہاں رک گیا تھا ـــــ" عمران نے سخت لہجے میں کہا اور اس آدمی نے سر ہلایا اور اپنی مشین گن عمران کے حوالے کرنے کے بعد وہ تیزی سے سرنگ کے ڈھلنے کی طرف بھاگتا چلا گیا۔ عمران کے ساتھی پہلے ہی دور جا چکے تھے۔ اب عمران مشین گن سنبھالے اکیلا ہی وہاں رہ گیا تھا۔ جب ان کے قدموں کی دھمک بھی غائب ہو گئی تو عمران تیزی سے دوبارہ جوڑی گئی دیوار کی طرف بڑھا۔ اسی لمحے دوسری طرف سے مادام کے چیخنے کی آواز سنائی دی۔

"آخر وہ کہاں گئے۔ کیا انھیں زمین کھا گئی یا آسمان ـــــ" مادام چیخ چیخ کر

کہہ رہی تھی۔ دیوار کے اس طرف گو اس کی آواز ہلکی سنائی دے رہی تھی لیکن عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا تھا کہ وہ غصے کی انتہا پر پہنچی ہوئی ہے۔

"مادام ہم کیا کہہ سکتے ہیں یہاں تو کوئی ایسا راستہ بھی نہیں ہے۔ اور دروازے سے ہم لوگ آئے ہیں۔۔۔" ایک دوسری آواز سنائی دی

"تم نے دیر کیوں لگا دی تھی۔ یہ سب کچھ تمھاری دیر کی وجہ سے ہوا ہے۔۔۔" مادام نے ایک بار پھر چیختے ہوئے کہا۔

"آپ نے خود ہی حکم دیا تھا مادام کہ زہریلی مکھیاں لائی جائیں اور ظاہر ہے وہ گودام نمبر دو میں تھیں۔ وہاں سے لانے کے لیے کچھ وقت چاہیے تھا۔" اس آدمی نے جواب دیا۔

"مگر یہ لوگ آخر کہاں چلے گئے۔ کیسے چلے گئے۔ اگر یہ اوپر جاتے تب بھی فوراً پتہ چل جاتا۔ اوہ لڑے کہیں وہ اس پرانی سرنگ سے تو نہیں نکل گئے۔۔۔" اچانک مادام نے کہا اور پھر عمران کو اس دیوار کی طرف دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔

"ہاں مادام یہ اینٹیں یہاں سے نکال کر جوڑی گئی ہیں۔ صاف پتہ چل رہا ہے۔۔۔" اب ایک آواز واضح طور پر سنائی دی۔

"جلدی جاؤ سرنگ کے دہانے پر چھاپہ مارو جلدی۔ کہیں وہ نکل نہ جائیں۔" مادام نے چیختے ہوئے کہا اور پھر دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں دور جاتی سنائی دیں۔

"حیرت انگیز انتہائی حیرت انگیز۔ یہ لوگ انسان ہیں۔ رسیوں سے اپنے آپ کو آزاد کرا لینا اور پھر اس سرنگ سے نہ صرف نکل جانا بلکہ اینٹیں بھی دوبارہ جوڑ لینا۔ یہ انسانوں کے کام نہیں ہیں۔ کاش میں زہریلی مکھیوں کے چکر

میں نہ پڑتی۔۔۔" مادام کی بڑبڑاہٹ سنائی دی۔ وہ شاید دیوار کے دوسری طرف کھڑی تھی۔

"مادام اگر یہ لوگ مل جاتے تو زہریلی مکھیاں ان کا وہ حشر کرتیں کہ ان کی روحیں بھی بلبلا اٹھتیں۔۔۔" ایک اور مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہاں میں انھیں ایسی سزا دینا چاہتی تھی۔ میں سوازد اور مارٹن کا بھرپور انتقام لینا چاہتی تھی۔ اس لیے میں نے ان کے لیے زہریلی مکھیوں کی سزا تجویز کی تھی۔ مگر۔ بہرحال یہ لوگ میرے ہاتھوں سے بچ کر نہیں جا سکتے۔ میں ان کی تلاش میں پورے انگریمیا کو تہہ و بالا کر دوں گی۔۔۔" مادام نے چیختے ہوئے کہا۔

"مادام کیوں نہ اس سرنگ میں زہریلی مکھیاں چھوڑ دی جائیں۔۔۔" اُسی آواز نے پھر کہا۔

"نہیں وہ اب تک یہاں سے نکل گئے ہوں گے۔ بہرحال میں معلوم کروں گی کہ اس سرنگ کے بارے میں انھیں کس نے بتایا ہے۔۔۔" مادام نے کہا اور پھر اس کے قدموں کی آواز ابھری اور اس کے ساتھ ہی چار اور قدم بھی اٹھے اور آہستہ آہستہ وہ دور ہوتے چلے گئے۔ جب قدموں کی چاپ رک گئی۔ تو عمران نے بڑی پھرتی سے ہاتھ آگے بڑھایا اور پوری قوت سے جوڑی گئی دیوار کے درمیان مکہ مارا۔ چونکہ اینٹیں تازہ جڑی ہوئی تھیں۔ اس لیے پہلے ہی مکے سے چند اینٹیں نکل کر دوسری طرف جا گریں اور عمران نے بڑی پھرتی سے دوسری اینٹیں بھی علیحدہ کیں اور جب اس کے جسم کے نکلنے جتنا سوراخ ہو گیا تو اُس نے پہلے سر باہر نکالا اور جب راہداری کو سنسان دیکھا تو وہ اس سوراخ سے نکل کر راہداری میں آ گیا۔ اب وہ اس مادام والے چکر کو ہمیشہ کے لیے ختم کر دینا چاہتا تھا۔ اس لیے وہ اس سرنگ میں

ہی رک بھی گیا تھا۔ اس نے دیکھا کہ کمرے کے کھلے دروازے کے سامنے ایک بڑا سا صندوق پڑا ہوا ہے۔ جس کے اوپر انتہائی باریک سوراخ بنے ہوئے ہیں اور اندر مکھیوں کے اڑنے کی تیز تیز آوازیں واضح طور پر سنائی دے رہی تھیں۔

عمران نے باکس کو تیزی سے دروازے کے اندر دھکیلا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ راہداری کے اختتام میں موجود دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ دروازہ بند تھا۔ عمران دروازے کے قریب جا کر رک گیا۔ اس نے کان دوسری طرف لگائے تو اُسے ایک آدمی کی دوسری طرف موجودگی کا احساس ہوا عمران ایک طرف ہٹا اور پھر اس نے دروازے پر آہستہ سے دستک دی۔ دوسرے لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کھُلا چونکہ عمران دروازے کے پٹ کی اوٹ میں ہو گیا تھا اس لیے دروازہ کھولنے والے کو وہ دکھائی نہ دیا۔

"ارے یہ اینٹیں ـــــ" دروازہ کھولنے والے کی حیرت بھری آواز سنائی دی اور پھر وہ باہر آنے کے بجائے تیزی سے واپس بھاگتا چلا گیا اور عمران سمجھ گیا کہ وہ مادام کو اطلاع کرنے گیا ہو گا۔ عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ قدرت خود بخود مدد کر رہی تھی۔ وہ اُسی طرح دروازے کی اوٹ میں کھڑا رہا اور پھر چند لمحوں بعد اُسے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔ ان میں سے ایک آواز اونچی ایڑی کی تھی اور عمران سمجھ گیا کہ مادام آ رہی ہے۔ اور پھر اس کے خیال کی تصدیق ہو گئی۔ دروازے میں سے مادام اور اس کے پیچھے ایک مسلح آدمی بھاگتے ہوئے راہداری میں آئے اور تیزی سے ان اینٹوں کی طرف بھاگتے چلے گئے۔

"ارے کوئی اندر آیا ہے۔ یہ زہریلی مکھیوں کا باکس بھی اندر ہوا پڑا ہے"

مادام نے حیرت بھرے انداز میں تقریباً ناچتے ہوئے کہا۔

"تم اس سوراخ سے جاؤ اور جو ہو اُسے گولی مار دو ـــــ" مادام نے اچانک کہا اور مسلح آدمی تیزی سے سوراخ میں غائب ہو گیا۔ اب مادام وہاں راہداری میں اکیلی رہ گئی۔ اُسی لمحے عمران نے ایک دھماکے سے دروازہ بند کر دیا اور مادام دروازہ بند ہونے کی آواز سُن کر بُری طرح اچھلی۔

"خبردار اگر حرکت کی ـــــ" عمران نے مشین گن کا رُخ مادام کی طرف کرتے ہوئے چیخ کر کہا اور مادام عمران کو دیکھتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر کمرے کے اندر ہو گئی۔ اس نے شاید دروازہ بند کرنے کی کوشش کی لیکن عمران نے چھلانگ لگائی اور پھر دوڑتا ہوا بند ہوتے دروازے سے جا ٹکرایا اور اس کے زوردار دھکے سے مادام اچھل کر گری اور زہریلی مکھیوں کے باکس کے اوپر سے ہوتی ہوئی فرش پر جا گری۔

"اب بتاؤ مادام تمھیں کیا سزا دینی چاہیئے ـــــ" عمران نے دروازے میں کھڑے ہو کر بڑے سخت لہجے میں فرش پر پڑی ہوئی مادام سے مخاطب ہو کر کہا اور ظاہر ہے مشین گن کا رُخ اُسی کی طرف تھا۔

"مم۔ مجھے معاف کر دو۔ مجھ سے غلطی ہوئی ـــــ" مادام نے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے بڑے عاجزانہ لہجے میں کہا۔

"معافی صرف ایک بار ملتی ہے مادام۔ دوسری بار نہیں ـــــ" عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے اس نے انتہائی تیزی سے مشین گن کا ٹریگر دبا دیا۔ عمران کو ٹریگر دباتے دیکھ کر مادام چیختی ہوئی ایک بار پھر فرش پر گری اور تیزی سے قلابازیاں کھانے لگی۔ وہ شاید یہ سمجھی تھی کہ عمران نے اس پر فائر کھول دیا مگر عمران کی مشین گن کا رُخ اس زہریلی مکھیوں کے باکس

کی طرف تھا۔ اور زوردار تڑتڑاہٹ سے گولیاں بارش کی طرح لوہے کے باکس پر پڑیں اور ایک ہی باڑھ میں باکس میں بے شمار بڑے بڑے سوراخ بنتے چلے گئے اور پھر زرد رنگ کی مکھیاں تیزی سے باکس کے سوراخوں سے نکلنے لگیں۔

"اب تم جانو اور تمہاری زہریلی مکھیاں ـــ" عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اس نے ایک جھٹکے سے اپنے قدم پیچھے ہٹا کر دروازہ بند کر کے اُسے لاک کر دیا۔

" مادام کی زوردار اور کربناک چیخوں سے کمرہ گونجنے لگا۔ اس کے کمرے میں بے تحاشا دوڑنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ عمران خاموش کھڑا تھا۔ چند لمحوں بعد اس مسلح آدمی کا سر اس سوراخ سے باہر نکلا اور عمران جو شاید اس آدمی کے انتظار میں کھڑا تھا اس پر فائر کھول دیا۔ اس آدمی کے سر کے پرخچے اڑ گئے۔

مادام کی چیخیں اب اتنی تیز ہو گئی تھیں کہ دروازہ بند ہونے کے باوجود عمران کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے مادام کی چیخیں اس کے کانوں کے پردے پھاڑ رہی ہوں۔ مگر عمران نے مڑ کر بھی کمرے کی طرف نہ دیکھا اور اس نے تیزی سے دیوار پر لاتیں مارنی شروع کر دیں۔ اینٹیں اکھڑ اکھڑ کر اندر گرنے لگیں ساتھ ہی اس آدمی کی لاش بھی دوسری طرف جا گری اور عمران سوراخ میں داخل ہوا اور پھر سرنگ میں بھاگتا چلا گیا۔ مادام کی چیخیں کافی دور تک اس کا پیچھا کرتی رہیں لیکن عمران رکا نہیں اور پھر وہ تھوڑی دیر بعد وہ سرنگ کے دہانے کے قریب پہنچ گیا۔ یہاں دہانہ بھی ایک چٹان سے بند کر دیا گیا تھا۔ عمران نے زور سے چٹان کو دھکا دیا لیکن بھاری چٹان میں کوئی

حرکت نہ ہوئی۔ عمران نے تیزی سے چٹان کے کناروں پر ہاتھ مارا کہ شاید کوئی لیور وغیرہ نظر آجائے لیکن کوئی ایسی چیز اُسے نظر نہ آئی۔ ابھی عمران اسی تگ و دو میں تھا کہ اچانک اُسے سرنگ میں دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور عمران چونک کر مڑا اور پھر دوسرے لمحے وہ تیزی سے چٹان کی ایک سائیڈ میں سمٹتا چلا گیا۔ کونے میں سمٹتے ہی نجانے اس کا پیر کس جگہ پر آیا تھا۔ چٹان تیزی سے گھومی اور آدھی کھل گئی۔ عمران نے باہر چھلانگ لگائی اور پھر باہر نکلتے ہی اس نے چٹان کو زور سے دھکیلا تو چٹان واپس اپنی جگہ پر پہنچ گئی اور عمران مشین گن اٹھائے اندھا دھند ایک طرف بھاگتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ جنگل سے نکل کر مین روڈ پر پہنچ گیا۔ یہ ساؤ زون کا شہری علاقہ تھا اور یہاں بازاروں میں لوگوں کا ہجوم موجود تھا۔ عمرا بڑے اطمینان سے چلتا ہوا اس ہجوم میں شامل ہو گیا۔ اب وہ ہر طر سے محفوظ تھا۔

"اوہ پھر تو واقعی عمران بے حد خطرناک شخصیت ہے ـــــ" سفید داڑھی والے بوڑھے نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں خوف کے سائے ابھر آئے تھے۔

"جی ہاں اب دیکھئے بین الاقوامی مجرمہ مادام ٹیلر اُسے اپنے مینشن میں اغوا کر کے لے گئی۔ ایسا مینشن جہاں اُس نے زبردست حفاظتی انتظامات کئے ہوئے ہیں۔ اور پھر ہمیں اس نے اطلاع دی کہ اُس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو مار دیا ہے۔ اور ان کی لاشوں کو برقی بھٹی میں ڈال کر راکھ کر دیا ہے۔ ہم نے اطمینان کا سانس لیا لیکن پھر ہمیں اطلاع ملی کہ مادام کا ساتھی مارٹن ہلاک ہو چکا ہے اور مادام خود زہریلی مکھیوں کے کاٹنے کی وجہ سے آخری سانس لے رہی ہے۔ چنانچہ ہم فوراً مادام ٹیلر کے مینشن میں گئے کیونکہ مادام کا اس طرح کا حشر سن کر ہم فوراً مشکوک ہو گئے کہ حالات وہ نہیں ہیں جو ہمیں بتائے جا رہے ہیں۔ وہاں جا کر ہمیں معلوم ہوا کہ مادام کی حالت بے حد خراب ہے

خوفناک زہریلی مکھیوں نے اس کو عبرت ناک انجام سے دوچار کر دیا۔ لیکن ابھی اس کی سانس کی ڈوری قائم تھی۔ ان زہریلی مکھیوں نے وہاں موجود ہر شخص کو کاٹا وہ پورے مینشن میں پھیل گئی تھیں۔ اور ان لوگوں کے یوں بے تحاشا دوڑنے کی وجہ سے ہمیں بھی اس واقع کی اطلاع ملی۔ سرکاری طور پر پورے مینشن میں مکھیوں کے خاتمے کے لیے سپرے کرایا گیا اور بڑی مشکل سے مکھیوں کا خاتمہ کیا گیا۔ مادام کو اس کے آدمی اس کمرے سے گھسیٹ کر باہر لے آنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ جہاں اس پر مکھیوں نے حملہ کیا تھا۔ مادام کو فوری طور پر ہسپتال پہنچایا گیا۔ اُسے بچانے کی سر توڑ کوششیں کی گئیں لیکن زہر نے اس کے پورے جسم کے گوشت کو پھاڑ دیا تھا۔ اس کا پورا جسم یوں پھول پھول کر پھٹتا جا رہا تھا کہ دیکھا نہ جا سکتا تھا۔ بہرحال اُسے انتہائی طاقتور انجکشن دئیے گئے جس سے وہ تھوڑی دیر کے لیے ہوش میں آ گئی اور پھر اُس نے ساری کہانی سنائی کہ کس طرح عمران اور اس کے ساتھیوں نے مارٹن کو ختم کر کے اُس پر تیزاب پھینکنے کی دھمکی دے کر اُسے مجبور کیا تھا کہ وہ ہمیں فون پر یہ اطلاع دے کہ عمران اور اس کے ساتھی مر چکے ہیں۔ اس کے بعد مادام نے آخری وار کیا اور وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ایک بار پھر قابو کر لینے میں کامیاب ہو گئی۔ اس نے انہیں مینشن کے نیچے بنے ہوئے تہہ خانوں میں الٹا لٹکا دیا تا کہ وہ فرار نہ ہو سکیں اور بے بس ہو جائیں اور خود ان لوگوں کے لیے زہریلی مکھیوں کی سزا تجویز کی لیکن پھر پانسہ پلٹ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی نہ صرف بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئے بلکہ انہوں نے وہی زہریلی مکھیاں مادام پر چھوڑ دیں اور مادام کا حشر عبرت ناک ہوا" سفید داڑھی والے کے سامنے بیٹھے ہوئے ادھیڑ عمر کے بارعب چہرے والے شخص نے تفصیل

بتلاتے ہوئے کہا۔

"مگر کیسے یہ سب کچھ کیسے ہو گیا ـــــ" سفید داڑھی والے نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"مادام کی حالت اتنی خراب تھی کہ وہ بس اٹک اٹک کر چند فقرے ہی کہہ سکی جس سے ہم نے یہی کچھ سمجھا۔ وہ اس سے زیادہ کچھ نہ بتا سکی اور سخت ترین عذاب اور تکلیف بھگتنے کے بعد آخر کار وہ ختم ہو گئی۔ اس کی لاش بھی اس قدر خراب ہو گئی تھی کہ آخر کار ہسپتال والوں نے اُسے دفنانے کی بجائے برقی بھٹی میں ڈال کر جلانے کا فیصلہ کیا۔ اور مادام ٹیلہ آخر کار راکھ کی صورت میں تبدیل ہو گئی ـــــ" ادھیڑ عمر آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو اب عمران آزاد پھر رہا ہے اور آپ اُسے تلاش کرنے میں ناکام رہے ہیں ـــــ" سفید داڑھی والے نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"یہ بات نہیں جناب۔ دراصل جیسے ہی مادام سے ہمیں حالات معلوم ہوئے۔ میں نے اپنے آدمیوں کو اس کی تلاش کا حکم دے کر خود فوری طور پر یہاں آگیا۔ تاکہ آپ کو اس کے تمام کوائف بتا کر اس امر کے بارے میں ہوشیار کر دوں کہ اب عمران کا ٹارگٹ یہی بین لیبارٹری ہی ہے۔ وہ یقیناً یہاں سے ادھورا فارمولا دوسرے لفظوں میں ایون سکس کی فائل اڑانے کی کوشش کرے گا۔ اور جس قسم کا وہ آدمی ہے وہ تو آپ کو معلوم ہی ہو گیا ہو گا۔ آپ بین لیبارٹری کے انچارج ہیں آپ کو ہوشیار کرنا ہمارا فرض ہے۔ ویسے مجھے یقین ہے کہ عمران کی بین لیبارٹری تک پہنچنے کی نوبت ہی نہ آئے گی۔ ہم اُسے پہلے ہی گرفتار کر لیں گے۔ لیکن پھر بھی آپ ہر لحاظ سے محتاط رہیں ـــــ" ادھیڑ عمر آدمی نے کہا۔

"بہت بہت شکریہ۔ واقعی جیسا کہ آپ نے بتایا ہے عمران کی شخصیت

بے حد خطرناک اور سفاک معلوم ہوتی ہے۔ جس طرح اس نے ایک عورت پر زہریلی مکھیاں چھوڑ دیں اور خود نکل گیا۔ اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ہر حربہ استعمال کر لیتا ہے۔ لیکن آپ مطمئن رہیں۔ یہاں کسی طور پر بھی اس کی دال نہیں گل سکتی۔ ہماری لیبارٹری میں سیکورٹی کے انتظامات اتنے سخت ہیں کہ ایک مکھی بھی اندر داخل نہیں ہو سکتی ـــــ" سفید داڑھی والے نے بڑے با اعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ تو مجھے معلوم ہے لیکن چونکہ معاملہ انتہائی اہم نوعیت کا ہے۔ اس لیے بہتر یہی ہے کہ آپ سیکورٹی انتظامات کے سلسلے میں اور بھی زیادہ محتاط ہو جائیں ـــــ" ادھیڑ عمر آدمی نے کہا۔

"ٹھیک ہے آپ کا کہنا بجا ہے۔ بہر حال میں سیکورٹی انچارج کو بلا کر آپ کے سامنے کہہ دیتا ہوں ویسے مجھے اُمید ہے کہ سپر سیکرٹ سروس اس قدر مہارت تو رکھتی ہو گی کہ چند غیر ملکیوں کو گرفتار کر لے یا گولی مار دے" سفید داڑھی والے نے طنزیہ انداز میں کہا اور پھر اس نے میز پر پڑے ہوئے انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور ایک بٹن دبا دیا۔

"یس سر ـــــ" دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"سیکورٹی انچارج مسٹر رچرڈ آرک کو میرے پاس بھجوا دو ـــــ" بوڑھے نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر ـــــ" دوسری طرف سے اُسی طرح سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا اور بوڑھے نے انٹر کام کا رسیور واپس رکھ دیا۔

تقریباً پانچ منٹ بعد دروازہ کھلا اور ایک سخت چہرے اور انتہائی سڈول اور طاقتور جسم کا مالک آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے سیکورٹی کی

نیلے رنگ کی مخصوص وردی پہنی ہوئی تھی ۔

"یس سر ۔۔۔" آنے والے نے اندر داخل ہوتے ہی سپاٹ سے لہجے میں کہا ۔

"رچرڈ بیٹھو ۔۔۔" بوڑھے نے ایک کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور آنے والا ادھیڑ عمر کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا ۔

"یہ ایکریمیا کی سپر سیکرٹ سروس کے چیف ہیں ۔ یہ ایک خاص مشن پر یہاں آئے ہیں ۔۔۔" بوڑھے نے تعارف کراتے ہوئے کہا ۔ اور رچرڈ آرک نے سر ہلا دینے پر ہی اکتفا کیا وہ اپنے اطوار سے خودسر اور مغرور قسم کا آدمی دکھائی دیتا تھا ۔

"دیکھو رچرڈ ہمارے اسٹرانگ روم میں ایک ایسی فائل موجود ہے جسے پاکیشیا کے جاسوس حاصل کرنا چاہتے ہیں ۔ ان کے سرغنہ کا نام علی عمران ہے اور وہ اپنے آپ کو پرنس آف ڈھمپ بھی کہلاتا ہے ۔ نوجوان بظاہر انتہائی احمق سا آدمی ہے لیکن دراصل دنیا کی خطرناک شخصیتوں میں اس کا شمار ہوتا ہے ۔ اس کے ساتھ دو ایشیائی ساتھی اور ایک قوی ہیکل سا حبشی ہے ۔ سپر سیکرٹ سروس کو اس قسم کی اطلاعات ملی ہیں کہ یہ گروپ مین لیبارٹری میں سے اس فائل کو حاصل کرنے کے لیے یہاں پہنچ چکا ہے سپر سیکرٹ سروس انتہائی سرگرمی سے انہیں گرفتار کرنے کے لیے کام کر رہی ہے لیکن اس کے باوجود ہمیں ہوشیار رہنا چاہیے ۔ میں نے تمہیں اس لیے بلایا ہے ۔ تاکہ ہر لحاظ سے محتاط اور چوکنا رہو کسی قسم کی غفلت یا لاپرواہی ہمارے لیے شدید نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے ۔۔۔" مین لیبارٹری کے انچارج بوڑھے جارج بیسٹ نے رچرڈ سے مخاطب ہو کر تحکمانہ انداز میں کہا ۔

"بہتر جناب ۔ اوّل تو ہمارے حفاظتی انتظامات اس قسم کے ہیں کہ کسی کے کامیاب ہونے کی ذرا برابر بھی گنجائش نہیں ہے اس کے باوجود میں ہوشیار اور محتاط رہوں گا ۔۔۔" رچرڈ نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"ٹھیک ہے ۔ بس اسی لیے تمہیں بلایا تھا ۔۔۔" بوڑھے انچارج نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور رچرڈ آرک اٹھ کھڑا ہوا ۔

"مجھے اجازت ہے ۔۔۔" رچرڈ نے کہا اور بوڑھے انچارج نے سر ہلا دیا اور رچرڈ سر کے اشارے سے سلام کرتا ہوا دفتر سے باہر نکلتا چلا گیا ۔

"آپ نے اچھا کیا کہ فائل کا مخصوص نمبر اسے نہیں بتایا ۔ بہر حال آدمی کچھ زیادہ ہی خودسر اور مغرور نظر آتا ہے ۔۔۔" چیف نے قدرے تلخ لہجے میں کہا ۔

"یہ بہت ہوشیار آدمی ہے اور صرف اپنے کام سے مطلب رکھتا ہے ۔ بہرحال اب آپ تسلی رکھیں ۔ اگر وہ لوگ یہاں آئے بھی تو فوراً پکڑے جائیں گے ۔۔۔" بوڑھے نے کہا ۔

"ٹھیک ہے جناب شکریہ ۔ اب مجھے اجازت دیجئے اور میری درخواست ہے کہ اگر یہ لوگ یہاں پکڑے جائیں تو آپ نے فوراً مجھے اطلاع کرنی ہے ۔ کیونکہ یہ لوگ عام پولیس کے بس کے نہیں ہیں اور اگر سپر سیکرٹ سروس نے انہیں یہاں آنے سے پہلے ہی گرفتار کر لیا تو میں آپ کو مطلع کر دوں گا ۔" چیف نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور بوڑھے انچارج کے سر ہلانے پر وہ مصافحہ کر کے دفتر سے باہر نکلتا چلا گیا ۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے آثار نمایاں تھے ۔

جوزف نے کار جیسے ہی فلاڈیلفیا کے شہری علاقے کی طرف جانے والی سڑک پر موڑی۔ اس کے قریب بیٹھا ہوا عمران بول پڑا۔

"جوزف کار لے کر تم کسی اچھے ہوٹل میں ٹھہر جاؤ۔ میں اور تنویر لیبارٹری جائیں گے کیپٹن شکیل تمہارے ساتھ جائے گا ـــــ" عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا اور جوزف نے سر ہلا دیا۔

"مجھے آپ کیوں پیچھے چھوڑے جا رہے ہیں ـــــ" پچھلی نشست پر بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے چونک کر پوچھا۔

"بھئی مسئلہ تنویر کی محبوبہ کا ہے۔ اور کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں دیکھ کر تم پر پھسل جائے اور پھر مجھے دو رقیبوں کے درمیان ڈوئل کا فیصلہ کرنا پڑے"۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پھر تو میرا ہونا ضروری ہے۔ ایسا نہ ہو کہ مجھے آپ دونوں کے درمیان ہونے والی ڈوئل کا فیصلہ کرنا پڑ جائے ـــــ" کیپٹن شکیل نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

"یار کیوں سر کھپا رہے ہو۔ اس کے دماغ میں تو کیڑا رینگتا ہے۔ یہ تو بکواس کیے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا ـــــ" تنویر نے جو اب تک خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ عمران یا کیپٹن شکیل کوئی جواب دیتا۔ جوزف نے اچانک پوری قوت سے کار کو بریک لگائے اور وہ سب اچھل پڑے۔

"کیا ہوا ـــــ" عمران نے چونک کر پوچھا۔

"مسٹر ہوش میں رہ کر بات کیا کرو۔ اگر اب تم نے باس کے خلاف غلط بات زبان سے نکالی تو زبان کھینچ لوں گا ـــــ" جوزف نے مڑ کر انتہائی کرخت لہجے میں تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ارے غصہ دکھانے کے لیے کار روکنا ضروری تھا۔ کار تو چلاؤ ـــــ" عمران جواب میں جوزف پر چڑھ دوڑا۔

"نہیں باس میں یہ برداشت نہیں کر سکتا میں اس کی گردن توڑ ڈالوں گا ـــــ" جوزف ابھی تک غصے سے اُبل رہا تھا۔

"شٹ اپ۔ میرے منہ لگنے کی کوشش نہ کرنا۔ میں تم جیسے لوگوں کو گھاس ڈالنا بھی اپنی توہین سمجھتا ہوں۔ ہونہہ دوسروں کے ٹکڑوں پر پلنے والے ہمیں آنکھیں دکھاتے ہیں ـــــ" تنویر نے بُرا سا منہ بنا کر کہا اور پھر بڑے حقارت آمیز لہجے میں کھڑکی سے باہر منہ کر کے تھوک دیا۔ اور جوزف کو تو جیسے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ وہ ایک جھٹکے سے دروازہ کھول کر نیچے اترا۔

"جوزف رک جاؤ ورنہ یہیں بیچ سڑک کے ٹنڈ نکلوا دوں گا

عمران نے غراتے ہوئے کہا اور جوزف جو تنویر کی طرف کے دروازے تک پہنچ گیا تھا۔ ایک جھٹکے سے رکا۔ اس کا میک اپ شدہ چہرہ بری طرح بگڑا ہوا تھا۔ آنکھوں سے شعلے سے نکل رہے تھے۔ اس کا رکنے کا انداز بتا رہا تھا کہ اس نے بڑی مشکل سے اپنے آپ پر کنٹرول کیا ہے۔

"باس تم مجھے گولی مار دینا مگر میں اسے بتا دوں کہ جوزف کسے کہتے ہیں۔" جوزف نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"واپس آؤ جلدی ـــــ" عمران کی غراہٹ اور زیادہ تیز ہوگئی۔ تنویر بھی جوش میں تھا لیکن کیپٹن شکیل نے اسے بمشکل تھام رکھا تھا۔ اور جوزف ایک جھٹکے سے واپس مڑا اور پھر ہونٹ بھینچے ہوئے سٹیرنگ کے سامنے بیٹھ گیا۔ اس کا پورا جسم غصے کی شدت سے ابھی تک لرز رہا تھا لیکن ظاہر ہے عمران کی غراہٹ سننے کے بعد وہ اس کے حکم عدولی کا تصور بھی نہ کر سکتا تھا۔ اس لیے اس نے جبراً اپنے آپ پر کنٹرول کیا اور پھر کار چلاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔

"اب پتہ چلا کہ میں تنویر کو کیوں ساتھ لیے جا رہا ہوں آگ اور بارود کبھی اکٹھے نہیں رہ سکتے ـــــ" عمران نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور کیپٹن شکیل ہنس کر سر ہلانے لگا۔

"تھوڑی دیر بعد کار فلاڈیلفیا کے شہری علاقے میں داخل ہوگئی اور ایک سڑک مڑنے پر ہی ایک بڑے سے ہوٹل کی عظیم الشان عمارت سامنے آئی تو جوزف نے کار اندر کی طرف موڑ دی۔

"شکیل تم اور جوزف اتر کر اندر جاؤ اور دو کمرے لے لو میں ضرورت پڑنے پر واچ ٹرانسمیٹر استعمال کروں گا ـــــ" عمران نے کہا۔ اور پھر

کار رکتے ہی جوزف اور کیپٹن شکیل اتر کر نیچے چلے گئے جبکہ عمران نے اسٹیرنگ سنبھال لیا۔

"تنویر تم میرے پاس آجاؤ ـــــ" عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر سنجیدہ لہجے میں کہا اور تنویر خاموشی سے پچھلی نشست سے اٹھ کر ساتھ والی سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا اور عمران نے کار واپس کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف بڑھا دی۔

یہ کار ارل جانسن کی تھی۔ عمران نے مادام بیٹلر کے محل سے نکل کر فون پر ارل جانسن سے رابطہ قائم کیا تھا اور اس بروقت امداد پر اس کا شکریہ ادا کیا۔ ارل جانسن ان کی رہائی اور پھر مادام کے اس طرح کے انجام پر بے حد خوش ہوا تھا۔ اس کے بعد عمران نے اس سے کار کی فرمائش کی اور ارل جانسن نے اسے ایک کوٹھی کا پتہ بتا دیا۔ اس نے عمران کے ساتھیوں کو بھی وہیں رکھا ہوا تھا۔ چنانچہ وہیں سے یہ لوگ کار لے کر فلاڈیلفیا کی طرف چل پڑے تھے۔ جہاں مین لیبارٹری موجود تھی۔ کوٹھی میں انھوں نے نئے میک اپ کر لیے تھے۔ اور پھر ارل جانسن نے عمران کی فرمائش پر ان کے نئے کاغذات بھی فوری طور پر تیار کروا دیئے تھے۔ ان کاغذات کی رو سے یہ لوگ ریاست فلاڈیلفیا کے ہی شہری تھے۔

"دیکھو تنویر اب ہر کام انتہائی سنجیدگی سے ہوگا۔ یہ مشن کا سب سے اہم مرحلہ ہے۔ مین لیبارٹری کے اسٹرانگ روم سے فائل حاصل کرنا شیر کے منہ سے شکار چھیننے والی بات ہے۔ اس لیے تمہیں اپنی پوری صلاحیتیں اس سلسلے میں استعمال کرنی ہوں گی ـــــ" عمران نے ہوٹل کمپاؤنڈ گیٹ سے باہر نکلتے ہی مین لیبارٹری کی طرف جانے والی سڑک پر کار کو دوڑاتے ہوئے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے کیا کرنا ہوگا ـــــ" تنویر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بچے پیدا کرنے ہوں گے جب وہ بڑے ہو جائیں گے تو تمہیں ابا اور مجھے چچا کہیں گے ـــــ" عمران نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم پھر اپنی حرکتوں پر اُتر آئے کیا تم سنجیدہ رہ کر بات نہیں کر سکتے" تنویر نے اکھڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بچے پیدا کرنا غیر سنجیدہ کام ہے۔ ارے بھائی بچے اللہ تعالیٰ کی نعمت ہوتے ہیں۔ ان کی چیاؤں چیاؤں اور پٹاؤں پٹاؤں آدمی کے کانوں میں رس گھولتی ہے ـــــ" عمران کی زبان ایک بار پھر روانی سے چلنے لگی اور تنویر ہونٹ بھینچے خاموش ہو گیا۔ اُسے انہی باتوں پر عمران سے خار آتی تھی۔ لیکن عمران کسی طرح باز نہ آتا تھا۔

"سنو ہم جا کر ارل جانسن کے کزن اور مین لیبارٹری کے سیکورٹی انچارج رچرڈ آرک سے ملوں گا۔ تم میرے ساتھ جاؤ گے۔ تم نے ایک عاشق نامراد کا کردار ادا کرنا ہے اور بس۔ آگے تم سمجھدار ہو ـــــ" عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا اور تنویر نے بس سر ہلانے پر ہی اکتفا کیا۔

تھوڑی دیر بعد کار مین لیبارٹری کے پہلے گیٹ پر پہنچ گئی یہاں باقاعدہ چیک پوسٹ بنی ہوئی تھی۔ عمران نے کار چیک پوسٹ کے قریب جا کر روک دی۔

"آپ نے کس سے ملنا ہے ـــــ" ایک باوردی اور مسلح سپاہی نے عمران کے قریب آتے ہوئے پوچھا۔

"رچرڈ آرک سیکورٹی انچارج سے ـــــ" عمران نے بڑے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا ـــــ" سپاہی نے کہا اور ساتھ ہی اس نے ہاتھ کا اشارہ کیا تو سڑک کے درمیان موجود رکاوٹ کو ہٹا لیا گیا اور عمران کار آگے بڑھاتے لیے گیا۔ اُسے ارل جانسن کا بتایا ہوا پتہ یاد تھا۔ اس لیے وہ اطمینان سے کار چلاتا ہوا مختلف سڑکوں سے گھومتا ہوا آخر کار رچرڈ آرک کے بنگلے کے سامنے پہنچ گیا۔ اس نے کار روکی اور پھر وہ دونوں نیچے اُتر آئے۔

"رچرڈ اندر ہے ـــــ" عمران نے گیٹ پر کھڑے ہوئے سپاہیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی ہاں۔ باس اندر ہیں ـــــ" ایک سپاہی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اُسے اطلاع دو کہ کمفرڈ آیا ہے ـــــ" عمران نے کہا اور سپاہی سر ہلاتا ہوا تیزی سے اندر بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آیا۔ اور اس نے عمران اور تنویر کو اندر آنے کا اشارہ کیا اور خود ان کی رہنمائی کرتا ہوا برآمدے کی سائیڈ میں بنے ہوئے ڈرائنگ روم تک چھوڑ آیا۔

"تشریف رکھیے باس ابھی آتے ہیں ـــــ" سپاہی نے مؤدبانہ انداز میں کہا اور پھر واپس چلا گیا۔ عمران اور تنویر اطمینان سے صوفوں پر بیٹھ گئے۔ یہ عمارت سرکاری رہائش گاہ لگتی تھی کیونکہ اس کے فرنیچر پر سرکاری چھاپ نمایاں تھی۔

تھوڑی دیر بعد پردہ ہلا اور پھر ایک سخت گیر اور سخت سڈول بدن کا مالک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے۔ عمران اس کا چہرہ دیکھتے ہی سمجھ گیا یہ شخص کسی بہت بڑے ادارے کا سیکورٹی انچارج ہو سکتا ہے۔ اس لیے وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اور ظاہر ہے تنویر نے بھی اس کی پیروی کی۔

"مجھے کمفرڈ کہتے ہیں اور یہ میرا دوست بریڈ مین ہے ___" عمران نے اپنا اور تنویر کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"فرمائیے۔ میں تو آپ دونوں کو نہیں جانتا ___" رچرڈ نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"ارل جانسن تو آپ کو جانتا ہے۔ اس نے ہمیں بھیجا ہے ___" عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ ارل جانسن مگر وہ تو ساؤتھ زون میں ہے ___" رچرڈ نے اس بار حیرت بھرے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے ان دونوں کو بیٹھنے کے لیے بھی اشارہ کر دیا اور ان کے بیٹھنے کے بعد وہ سامنے والی کرسی پر خود بھی بیٹھ گیا۔

"جی ہاں۔ آپ نے بالکل درست کہا وہ ابھی تک وہیں ہے اور اس کا فی الحال وہاں سے آنے کا کوئی ارادہ بھی نہیں ہے ___" عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب میں سمجھا نہیں ___" رچرڈ حیرت سے عمران کو دیکھنے لگا۔ اس کی آنکھوں سے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اسے عمران کی دماغی صحت پر شک گزرا ہو۔

"آپ نے کہا ہے کہ وہ ساؤتھ زون میں ہے۔ چنانچہ میں نے کہہ دیا کہ وہ واقعی ساؤتھ زون میں ہے ___" عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا پھر اس نے آپ کو کس لیے بھیجا ہے ___" رچرڈ نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ گھبرائیں نہیں۔ ایک نیک کام کے لیے بھیجا ہے ___" عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے بچے کو پچکارتے ہیں۔ اور رچرڈ غور سے عمران کو دیکھنے لگا۔

"یہ میرا دوست بریڈمین بڑا پریشان ہے۔ وہ اسے گھاس بھی نہیں ڈالتی۔ جبکہ گھاس اس کی خوراک ہے اور اسے گھاس نہ ملے تو یہ کاٹ کھانے کو دوڑتا ہے۔ اور جسے یہ کاٹ لے۔ وہ پانی سے ڈرنے لگتا ہے" عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"شٹ اپ یہ کیا بکواس ہے ___" رچرڈ نے غصیلے انداز میں کہا اس کا چہرہ غصے سے بگڑنے لگا تھا۔

"آپ نے کبھی عشق کیا ہے ___" عمران نے پوچھا۔

"نہیں کیوں ___" رچرڈ نے بے اختیار جواب دیا۔

"بس پھر آپ ان معرفت کی باتوں کو نہیں سمجھ سکتے۔ اب مجھے سلیس زبان استعمال کرنی پڑے گی۔ تو محترم رچرڈ آرک صاحب۔ میرا دوست بریڈمین آپ کی لیبارٹری میں کام کرنے والی لڑکی صوفیہ پر دل جان جگر۔ گردے معدہ وغیرہ وغیرہ سمیت عاشق ہے مگر مس صوفیہ اسے گھاس نہیں ڈالتی۔ اس لیے آپ اس کے لیے گھاس کا بندوبست فرمائیں ___" عمران نے کہا۔

"صوفیہ مگر اس نام کی تو کوئی لڑکی لیبارٹری میں کام نہیں کرتی ___" رچرڈ نے چند لمحے غور کرنے کے بعد کہا۔

"آپ لیبارٹری میں کام کرنے والی ہر لڑکی کو جانتے ہیں ___" عمران نے کہا۔

" بالکل جانتا ہوں۔ اچھی طرح جانتا ہوں۔ میں سیکورٹی انچارج ہوں "۔
مجھے وہاں کام کرنے والے ایک ایک فرد کا علم ہے ـــــ " رچرڈ نے
سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" تو پھر لیبارٹری انچارج جارج بیسٹ کی پرسنل سیکرٹری مس صوفیہ
کو نہیں جانتے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے ـــــ " عمران نے حیرت بھرے لہجے
میں کہا۔

" مگر اس کا نام تو روزی ہے ـــــ " رچرڈ نے کہا۔

" روز یعنی گلاب۔ تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ میرا دوست اس
لڑکی پر عاشق ہے۔ اس کے نام پر نہیں اور ویسے بھی شیکسپیئر کا مشہور
قول ہے کہ اگر گلاب کا نام گلاب نہ ہوتا تو کیا اس کی خوشبو ختم ہو جاتی "۔
عمران نے بڑے فلسفیانہ انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" تو اس سلسلے میں آپ کی میں کیا خدمت کر سکتا ہوں ـــــ " رچرڈ
نے کچھ لمحے سوچنے کے بعد کہا۔

" ارل جانسن نے کہا تھا۔ آپ بچھڑے ہوؤں کو ملانے کے ماہر ہیں "۔
عمران نے کہا۔

" جب روزی آپ کے کہنے کے مطابق ان صاحب کو گھاس نہیں
ڈالتی تو میں کس طرح اسے اس کام پر آمادہ کر سکتا ہوں ـــــ " رچرڈ نے
اس بار قدرے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں تنویر پر جمی ہوئی تھیں جو
واقعی عاشقوں کی طرح منہ لٹکائے بیٹھا ہوا تھا۔

" آپ اسے اگر یہاں بلالیں تو ہو سکتا ہے کہ میں اور آپ مل کر اسے
اس بات پر قائل کر لیں کہ عاشقوں کو ستانا اچھا نہیں ہوتا ـــــ " عمران

نے کہا۔

" ویری سوری میں نے ایسے کام کبھی نہیں کئے اور نہ ہی روزی یہاں
آ سکتی ہے ـــــ " رچرڈ نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" تو پھر ایسا ہے کہ آپ اس عاشق نامراد کو اس تک پہنچا دیں شاید
اس کی حالت دیکھ کر اسے رحم آ جائے ـــــ " عمران نے دوسری تجویز پیش
کرتے ہوئے کہا۔

" یہ بھی ناممکن ہے۔ لیبارٹری میں کوئی غیر متعلق آدمی داخل نہیں ہو سکتا "۔
رچرڈ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" لیکن آپ سیکورٹی انچارج ہیں۔ آپ چاہیں تو سب کچھ ہو سکتا
ہے ـــــ " عمران نے اصرار کرتے ہوئے کہا۔

" سوری میں خود بھی مجبور ہوں ـــــ " رچرڈ نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لو بھئی بریڈ مین تمہاری تو قسمت خراب ہے۔ یار میری مانو تو کسی باہر
کی لڑکی پر عاشق ہو جاؤ۔ آخر لیبارٹری سے باہر بھی گلاب کھلتے ہی ہوں
گے ـــــ " عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔ مگر تنویر نے کوئی جواب
نہ دیا۔ وہ اسی طرح منہ لٹکائے بیٹھا رہا۔

" یہ صاحب کیا کرتے ہیں ـــــ " رچرڈ نے دلچسپی لیتے ہوئے پوچھا۔

" عاشقی کے بعد کچھ اور کرنے کے لیے کیا رہ جاتا ہے ـــــ " عمران
نے کہا۔

" اوہ سمجھا مگر روزی تو بے حد فراخ دل لڑکی ہے۔ اور یہ صاحب خاصے
خوش شکل اور اچھے سمارٹ آدمی ہیں۔ پھر آخر انہیں کیوں لفٹ نہیں
دے رہی ـــــ " رچرڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دراصل ان میں ایک خرابی ہے نا۔ بس اصل چکر اسی خرابی نے پیدا کیا ہے —" عمران نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"کیا خرابی ہے —" رچرڈ نے چونک کر پوچھا۔

"یہ کاٹ کھانے کے عادی ہیں۔ میں نے ہزار بار سمجھایا ہے کہ بھئی بغیر کاٹے ہی کھا جایا کرو مگر کیا کروں یہ بات انہیں سمجھ ہی نہیں آتی —" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ میں سمجھا تو یہ اذیت پسند ہیں پھر تو واقعی روزی ان کے نزدیک بھی نہ آئے گی۔ وہ ایسی ہی لڑکی ہے۔ نرم و نازک سی —" رچرڈ نے اس بار کھل کر ہنستے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر چھائی ہوئی سختی آہستہ آہستہ ختم ہو گئی تھی۔ اور اب وہ اس طرح باتیں کر رہا تھا جیسے بے تکلف دوستوں سے کر رہا ہو اور یہی عمران چاہتا تھا۔

"آپ ایک کام کر سکتے ہیں —" اچانک عمران نے کہا۔

"کیا —" رچرڈ نے چونکتے ہوئے کہا۔

"آپ مجھے روزی سے ملوا دیں ہو سکتا ہے کہ میں اسے رضا مند کر لوں —" عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن مسئلہ یہ ہے کہ روزی لیبارٹری سے باہر نہیں آ سکتی۔ اس کی رہائش گاہ لیبارٹری میں ہے۔ اور وہ صرف ویک اینڈ پر ہی باہر جاتی ہے اور ویک اینڈ کو ابھی تین دن رہتے ہیں —" رچرڈ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"یہ تو تین کیا تین صدیاں بھی انتظار کر سکتا ہے۔ مگر میں نہیں کر سکتا۔ اب بھی میں اس کے بے پناہ اصرار پر یہاں آیا ہوں۔ میرے بزنس کا بڑا

ہرج ہو رہا ہے —" عمران نے کہا۔

"آپ کون سا بزنس کرتے ہیں —" رچرڈ نے پوچھا۔

"میں بولنے والے طوطے بیچتا ہوں۔ میرا طوطوں کا بہت بڑا فارم ہے۔ ساری دنیا کو بولنے والے طوطے سپلائی کرنے والا فارم —" عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ بڑا عجیب سا بزنس ہے —" رچرڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بلینر رچرڈ صاحب ہم بڑی امیدوں سے یہاں آئے ہیں۔ ارل جانسن نے ہمیں بڑی تسلی دی تھی کہ آپ ہماری ہر لحاظ سے مدد کریں گے —" عمران نے بڑے عاجزانہ لہجے میں کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ میں آپ کو لیبارٹری میں تو نہیں لے جا سکتا۔ البتہ میں کوشش کرتا ہوں کہ روزی یہاں آ جائے —" رچرڈ نے چند لمحے توقف کے بعد کہا۔

"ارے تو کیا لیبارٹری میں زہریلی گیس پھیلی رہتی ہے جو کوئی دوسرا آدمی اندر نہیں جا سکتا —" عمران نے یوں حیرت بھرے انداز میں پوچھا جیسے بچے کسی نئی چیز کے بارے میں اشتیاق ظاہر کرتے ہیں۔

"یہ بات نہیں بس حفاظتی انتظامات ایسے ہیں کہ غیر متعلق آدمی کسی صورت اندر نہیں جا سکتا —" رچرڈ نے کہا۔

"مگر دفاتر تو لیبارٹری سے ہٹ کر ہوں گے اور مس روزی تو ظاہر ہے دفتر میں کام کرتی ہے —" عمران نے کہا۔

"ہاں ہے تو ایسا ہی ہے۔ اچھا چلو میں کوشش کرتا ہوں شاید کام بن جائے —" رچرڈ نے کہا اور پھر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"آپ لوگ بیٹھیں میں فون کر کے ابھی آتا ہوں ——" رچرڈ نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

"یہ تم نے کیا چکر چلا دیا ہے۔ اس طرح کیسے مسئلہ حل ہو گا ——" رچرڈ کے جاتے ہی تنویر نے پہلی بار زبان کھولی۔

"یار گھبراؤ نہیں خدا کرے گا روزی مان جائے گی ——" عمران نے سنجیدہ لہجے میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور تنویر بُرا سا منہ بنا کر خاموش ہو گیا۔ اس کے دماغ میں عمران کی اس ساری چکر بازی سرے سے آہی نہیں رہی تھی۔ بھلا اس طرح کے چکروں سے وہ فارمولا کیسے ملے گا۔

چند لمحوں کے بعد رچرڈ اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔

"کام بن گیا۔ میں نے آپ دونوں کے اندر جانے کے اجازت نامے حاصل کر لیے ہیں ابھی تھوڑی دیر میں لیبارٹری وین آ جائے گی ——" رچرڈ نے کرسی پر بیٹھتے ہو کہا۔

"بہت بہت شکریہ۔ جناب آپ واقعی نیک آدمی ہیں ——" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور رچرڈ مسکرا کر خاموش ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"سر وین آگئی ہے ——" اس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"آئیے۔ لیکن اگر آپ کے پاس کوئی ہتھیار ہیں تو وہ یہیں رکھ دیجیے" رچرڈ نے کہا۔

"عاشقوں کے پاس ہتھیاروں کا کیا کام ——" عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ رچرڈ کے پیچھے چلتے ہوئے کوٹھی کے پھاٹک پر آئے جہاں سفید رنگ کی ایک وین کھڑی تھی۔ اس پر لیبارٹری کا مخصوص نشان موجود تھا۔

رچرڈ کے ساتھ وہ وین میں بیٹھ گئے اور وین تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئی تھوڑی دیر بعد وہ لیبارٹری کے بڑے دروازے پر پہنچ گئی۔ رچرڈ نے ہاتھ سے اشارہ کیا تو دروازہ کھول دیا گیا۔ اندر ایک طویل سرنگ نما راستہ تھا۔ وین بڑی تیزی سے اس راستے پر دوڑتی چلی گئی۔ جب یہ سرنگ نما راستہ ختم ہوا تو ایک اور گیٹ آ گیا۔ جیسے ہی وین اس گیٹ پر پہنچی گیٹ خود بخود کھلتا چلا گیا۔ اور وین آگے بڑھ گئی۔ اب وہ ایک ایسے راستے سے گزر رہی تھی جس کے دونوں اطراف میں خاردار تاریں لگی ہوئی تھیں اور پھر ایک چھوٹی سی خوبصورت سی عمارت نظر آنے لگ گئی۔ وین اس عمارت کے سامنے پہنچ کر رک گئی۔

"آئیے یہ میرا دفتر ہے ——" رچرڈ نے کہا اور پھر عمران اور تنویر کو لیے ہوئے وہ اس عمارت میں داخل ہو گیا۔ اس نے ایک کمرے میں داخل ہو کر کمرے کا دروازہ بند کیا اور سوئچ بورڈ پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے کمرہ کسی لفٹ کی طرح نیچے اترتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ساکت ہو گیا تو رچرڈ نے دروازہ کھول دیا۔ اور وہ ایک طویل راہداری میں چلنے لگے عمران بڑے غور سے اس راہداری کو دیکھ رہا تھا۔ راہداری کو پار کر کے وہ ایک شیشے کے بنے ہوئے کمرے میں پہنچ گئے۔ ان کے اندر پہنچتے ہی راہداری کی طرف سے بھی شیشے کی دیوار آگئی اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف کی دیوار میں خود بخود دروازہ نمودار ہوا اور رچرڈ اس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اب وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں موجود تھے۔

"آپ لوگ یہیں ٹھہریں میں آگے جانے کا بندوبست کر لوں ——" رچرڈ نے کہا اور پھر وہ کمرے کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

اس کے باہر جاتے ہی اچانک سرر کی تیز آوازیں کمرے میں گونجنے لگیں۔

اور دوسرے لمحے عمران اور تنویر دونوں چونک پڑے۔ کیونکہ کمرے کی ہر دیوار کے سامنے ایک چمکدار سی دھات کی چادریں اتر آئی تھی۔ وہ اس چمکدار دھات کے کمرے میں محصور ہو کر رہ گئے اور پھر ان چمکدار دھاتوں میں سے نیلے رنگ کا دھواں سا نکلنے لگا۔ عمران نے سانس روک لیا لیکن اس نے دیکھا کہ تنویر اسی طرح اطمینان سے کھڑا سانس لے رہا تھا۔ دھواں کافی دیر کمرے میں چکراتا رہا اور پھر آہستہ آہستہ دیواروں میں غائب ہوتا چلا گیا۔ کمرہ تھوڑی دیر میں صاف ہو گیا۔ عمران نے بھی سانس کی آمد و رفت دوبارہ بحال کر دی۔ لیکن چند ہی لمحوں بعد انھیں یوں محسوس ہوا جیسے ان کے جسموں میں خون کی روانی آہستہ ہوتی جارہی ہو۔ ان کے دل ڈوبنے لگے اور دماغ میں اندھیرے چھاتے چلے گئے۔ دوسرے لمحے وہ یوں لڑکھڑا کر نیچے گرے جیسے وہ انسان کے بجائے ریت کے بورے ہوں۔ ان کی آنکھیں بند ہوتی چلی گئیں۔ وہ بے ہوش ہو چکے تھے۔

ایک بڑے سے کمرے میں رچرڈ اور لیبارٹری انچارج جارج بیسٹ بیٹھے سامنے شیشے کی دیوار کے پیچھے موجود چھوٹے سے کمرے کو بغور دیکھ رہے تھے۔ اس کمرے کے فرش پر دو ایشیائی بے ہوشی کے عالم میں پڑے ہوئے تھے۔ یہ عمران اور تنویر تھے۔ ان کا میک اپ صاف ہو چکا تھا اور وہ اپنی اصلی شکلوں میں تھے۔

"لیکن مس روزی کا اس سارے سلسلے سے کیا تعلق ہو سکتا ہے رچرڈ"۔ بوڑھے جارج بیسٹ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یہی بات تو میری سمجھ میں بھی نہیں آتی۔ دراصل انھوں نے صوفیہ کا نام لیا تھا۔ روزی کا نام تو میں نے انھیں بتایا۔ اور انھوں نے اس پر اصرار نہیں کیا۔ جس پر میرے ذہن میں شک کا پہلا کانٹا چبھا۔ اس کے بعد انھوں نے مس روزی سے ملاقات کے لیے ہر حربہ استعمال کرنا شروع کر دیا۔ لیکن چونکہ آپ نے کہا تھا کہ یہ لوگ انتہائی عیار اور خطرناک ہیں۔ میں نے انھیں ابھی

رہائش گاہ پر چھوڑنا مناسب نا سمجھا۔ اور میں ۔۔۔ انھیں لیبارٹری کے اس حصے میں لے آیا۔ جہاں کمپیوٹر چیکنگ ہوتی ہے۔ اس طرح ان کے میک اپ کا بھرم بھی کھل گیا اور پھر انھیں میک اپ واشر روم میں چھوڑا گیا۔ اس طرح نہ صرف یہ لوگ بے ہوش ہو گئے بلکہ ان کا میک اپ بھی صاف ہو گیا اور اب یہ دونوں آپ کے سامنے پڑے ہوئے ہیں ۔۔۔" رچرڈ نے جواب دیا۔

"لیکن یہ روزی سے کیا حاصل کرنا چاہتے تھے۔ روزی کا کسی طور پر بھی سٹرانگ روم سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی وہ فائل حاصل کرنے کے سلسلے میں ان کی کوئی مدد کر سکتی تھی۔ پھر یہ لوگ کیوں اس سے ملنے پر اصرار کر رہے تھے ۔۔۔" جارج بیسٹ نے سوچتے ہوئے کہا۔

"جہاں تک میں نے اندازہ لگایا ہے۔ یہ صرف روزی سے ملنے کے لیے اصرار کر رہے تھے کہ کسی طرح لیبارٹری کے اندر داخل ہو سکیں ۔۔۔" رچرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں یہ معاملہ اتنا سیدھا نہیں ہو گا جتنا تم سمجھ رہے ہو۔ سپر سیکرٹ سروس کے چیف نے جو حالات مجھے بتلائے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ لوگ انتہائی عیار چالاک اور ذہین ہیں۔ یہ لیبارٹری میں داخل ہونے کے لیے کوئی اور طریقہ بھی استعمال کر سکتے تھے ۔۔۔" جارج بیسٹ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"پھر آپ نے کیا سوچا ہے ۔۔۔" رچرڈ نے کہا۔

"میرا خیال ہے مس روزی کو بلایا جائے اور اس سے سختی سے پوچھ گچھ کی جائے تو شاید کوئی بات سامنے آ جائے ۔۔۔" جارج بیسٹ نے کہا اور پھر اس نے میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر دبا دیا۔

"یس سر ۔۔۔" دوسری طرف سے ایک نرم و نازک سی نسوانی آواز ابھری۔

"مس روزی آپ فوراً شعبہ نمبر چار کے چیکنگ روم میں آ جائیں۔ آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے ۔۔۔" جارج بیسٹ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"بہتر سر میں ابھی حاضر ہو جاتی ہوں ۔۔۔" دوسری طرف سے کہا گیا اور جارج بیسٹ نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

تھوڑی دیر بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک خوبصورت سی لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔ اندر داخل ہوتے ہی اس کی نظریں جیسے ہی شیشے کی دیوار کی دوسری طرف بے ہوش پڑے ہوئے عمران اور تنویر پر پڑیں۔ وہ چونک پڑی۔ لیکن پھر وہ جارج بیسٹ کی طرف بڑھتی چلی آئی۔

"یس فرمائیے ۔۔۔" اس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مس روزی آپ ان ایشیائیوں کو جانتی ہیں ۔۔۔" جارج بیسٹ نے سخت لہجے میں کہا۔

"کن کو سر ۔۔۔" روزی نے حیران ہو کر پوچھا۔

"یہ جو سامنے والے کمرے میں پڑے ہوئے ہیں ۔۔۔" جارج بیسٹ نے کہا۔

"نہیں سر۔ میں کیسے جان سکتی ہوں۔ میں کسی ایشیائی سے ملی ہی نہیں ہوں ۔۔۔" روزی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کے دوستوں میں کوئی بریڈمین بھی رہا ہے ۔۔۔" رچرڈ نے پہلی بار سوال کرتے ہوئے کہا۔

"بریڈمین۔ نہیں جناب۔ یہ نام بھی میں پہلی بار سن رہی ہوں۔ مگر سر آخر چکر کیا ہے۔ آپ مجھ سے یہ سوال کیوں کر رہے ہیں ۔۔۔" روزی نے پریشان

سے لہجے میں پوچھا۔

"مس روزی معاملہ بے حد سنجیدہ ہے۔ یہ لوگ ایکریمین میک اپ میں رچرڈ کی رہائش گاہ پر پہنچے اور انھوں نے اصرار کیا کہ وہ انھیں آپ سے ملا دے۔ رچرڈ کو ان پر شک گزرا تو وہ انھیں چیکنگ شعبے میں لے آیا اور اب یہ اپنی اصلی شکلوں میں یہاں موجود ہیں ۔۔۔" جارج بیسٹ نے کہا۔

"مجھ سے مگر کیوں۔ یہ مجھے کیسے جانتے تھے اور کیوں ملنا چاہتے تھے ۔۔۔"

روزی کی آنکھیں حیرت سے چوڑی ہوتی چلی گئیں۔ اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر ہی رچرڈ اور جارج بیسٹ دونوں کو یقین آگیا کہ روزی کا واقعی ان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

"اس بات کا پتہ تو کرنا ہے۔ ویسے انھوں نے پہلے صوفیہ کا نام لیا۔ جب رچرڈ نے بتایا کہ صوفیہ نام کی کوئی لڑکی لیبارٹری میں موجود نہیں ہے۔ تو انھوں نے کہا کہ وہ جو لیبارٹری انچارج کی پرسنل سیکرٹری ہے۔ ان میں سے یہ جو لمبا تڑنگا آدمی ہے۔ یہ اپنے آپ کو آپ کا عاشق بتا رہا تھا" جارج بیسٹ نے کہا۔

"سر کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ میں نے زندگی بھر نہ ہی کبھی کسی ایشیائی سے ملاقات کی ہے اور نہ ہی بریڈمین کو جانتی ہوں ۔۔۔" روزی نے لرزش بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے مجھے پہلے ہی یہی خیال تھا۔ بہرحال ٹھیک ہے تم جاؤ اور اپنا کام کرو ۔۔۔" جارج بیسٹ نے کہا اور اس کے چہرے پر اطمینان کے آثار ابھر آئے اور وہ تیزی سے چلتی ہوئی کمرے سے باہر نکلتی چلی گئی۔

"میرا خیال ہے اب انھیں ہوش میں لایا جائے۔ میں ان سے پوچھ گچھ

کرنا چاہتا ہوں کہ آخر یہ روزی سے کیوں ملنا چاہتے تھے ۔۔۔" جارج بیسٹ نے کہا۔

"بہتر سر ۔۔۔" رچرڈ نے کہا اور پھر اس نے اٹھ کر شیشے کی دیوار کی سائیڈ میں لگے ہوئے ایک بڑے سے سوئچ بورڈ پر لگے ہوئے سرخ رنگ کے بٹن کو دبایا تو شیشے والے کمرے میں نیلے رنگ کا دھواں بھرنے لگا جب دھواں سارے کمرے میں بھر گیا تو رچرڈ نے ساتھ والا بٹن دبا دیا اور خود واپس آکر کرسی پر بیٹھ گیا۔ بوڑھے جارج بیسٹ نے اپنے سامنے رکھی ہوئی میز کی دراز کھولی اور اندر ہاتھ ڈال کر کوئی خفیہ بٹن دبایا تو میز کا ایک کونا کھسک گیا اور اس میں سے ایک مائیک ابھر کر باہر آگیا۔

دھواں اب تیزی سے غائب ہوتا چلا جا رہا تھا چند لمحوں بعد کمرہ دھوئیں سے بالکل پاک ہو گیا۔ تو فرش پر پڑے ہوئے عمران اور تنویر کے جسموں میں حرکت شروع ہو گئی اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں آنکھیں ملتے ہوئے اٹھ کر بیٹھ گئے۔ وہ حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہے تھے۔ اسی لمحے ان کی نظریں شیشے کی دیوار کے پار بیٹھے ہوئے رچرڈ اور جارج بیسٹ پر پڑیں اور وہ چونک پڑے۔

"تم دونوں کے نام کیا ہیں ۔۔۔" جارج بیسٹ نے مائیک کے پینڈے میں لگے ہوئے ایک بٹن کو دباتے ہوئے کہا۔

"ناموں میں کیا رکھا ہے بڑے میاں۔ اگر آپ کا نام بیسٹ یعنی بہت اچھا کی بجائے ورسٹ یعنی بہت برا ہوتا تو کیا آپ واقعی برے بن جاتے" عمران کی آواز کمرے میں گونج اٹھی۔

"اوہ تو تم میرا نام بھی جانتے ہو۔ اس کا مطلب ہے ہمارا شک صحیح ہے۔ تم وہی پاکیشیا کی جاسوس ہو جس کے متعلق میر سیکرٹ سروس کے

چیف نے ہمیں پہلے ہی آگاہ کر دیا تھا۔۔۔" جارج بیسٹ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" پاکیشیائی جاسوس۔ ارے کیا غضب کر رہے ہو عاشق کو جاسوس بنا رہے ہو۔۔۔" عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

" تمھارا میک اپ صاف ہو چکا ہے مسٹر۔ اس لیے اب اداکاری کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔" جارج بیسٹ نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

اور عمران چونک کر اٹھ کھڑا ہوا۔ دوسرے لمحے وہ شیشے کی دیوار کے قریب آیا اور اس نے غور سے اپنی شکل دیکھی اُسے دھندلی سی شبیہہ نظر آگئی اور وہ سمجھ گیا کہ واقعی میک اپ صاف ہو چکا ہے اور اب وہ اپنی اصل شکل میں ہے۔ ویسے وہ دل ہی دل میں حیران تھا کہ اُس نے اپنے طور پر تو کیمیکل میک اپ کیا تھا۔ جو آسانی سے صاف نہیں ہو سکتا۔ پھر یہ کیسے صاف ہو گیا۔ بہر حال اب اس کے متعلق سوچنا بے کار تھا۔

" چلو کوئی بات نہیں مجھے بھی یہ میک اپ پسند نہیں تھا۔ تم خود بتاؤ میں اپنی اصل شکل میں زیادہ خوبصورت نہیں ہوں۔ میں نے تو مجبوراً میک اپ کر لیا تھا کہ کہیں مس روزی مجھے ہی نہ پسند کر لیں اور یہ بے چارا عاشق مستقل طور پر عاشق نامراد بن جائے۔۔۔" عمران نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے جواب دیا۔

" سنو جہاں تک میرا خیال ہے۔ تمھارا نام علی عمران ہے اور تم پرنس آف ڈھمپ کہلاتے ہو۔ کیونکہ چیف نے جو خصوصیات بتائی تھیں وہ تم پر صادق آتی ہیں۔ اگر ایسا نہیں بھی ہے۔ تب بھی کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ تم جس جگہ بند ہو یہاں سے کسی صورت بھی تم باہر نہیں نکل سکتے۔

زندہ یا مردہ۔ سوائے میری اجازت کے۔ اب میری بات غور سے سن لو۔ میں چاہوں تو تمھاری لاش چیف کے سپرد کر دوں چاہوں تو تمھیں زندہ گرفتار کرا دوں۔ اور اگر تم واقعی علی عمران ہو۔ تو پھر یہ بات یقینی ہے کہ تم اس چیف کے بس کے بھی نہیں ہو۔ تم اس کی قید سے یقیناً فرار ہو جاؤ گے۔ اس لیے اگر تم زندگی چاہتے ہو تو مجھے صرف اتنا بتا دو کہ روزی کا کیا سلسلہ ہے۔ تم اس سے ملنے پر کیوں مُصر تھے۔۔۔" جارج بیسٹ نے بڑے سخت لہجے میں کہا۔

" یہ بات آپ روزی سے پوچھ لیں وہی آپ کو بتا دے گی۔۔۔" عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

میں نے ابھی روزی کو بلا کر پوچھا تھا۔ لیکن اس بے چاری کو خود کچھ معلوم نہیں۔ جہاں تک میرا خیال ہے تم صرف میری پرسنل سیکرٹری سے ملنا چاہتے تھے۔ چاہے وہ روزی ہوتی یا کوئی اور۔ مجھے صرف یہ بتا دو کہ تم میری پرسنل سیکرٹری سے کیوں ملنا چاہتے تھے۔ کیونکہ تم جو فائل حاصل کرنا چاہتے تھے۔ اس سلسلے میں تو روزی بھی تمھاری کوئی مدد نہیں کر سکتی تھی۔" جارج بیسٹ نے کہا۔

" اب آپ نے پوچھ ہی لیا ہے تو چلو میں بتا دیتا ہوں۔ جہاں تک مجھے اطلاعات ملی ہیں آپ کے سٹرانگ روم سے بہت سے رازوں کی فوٹو فلمیں رو سیاہ پہنچ چکی ہیں۔ ہمیں شک تھا کہ شاید اس سلسلے میں اہم کردار آپ کی پرسنل سیکرٹری کا ہو۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ کہیں اس نے اس ادھورا فارمولا کی فلم رو سیاہ تو نہیں پہنچا دی۔ کیونکہ اس سے قبل رو سیاہ کی کے۔ جی بی نے بھی ہمارے ملک کی لیبارٹری سے کوئی راز چرانے کی کوشش کی تھی لیکن

وہ ناکام رہے لیکن ہمیں یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ کیا چرانا چاہتے تھے۔ اب ہمیں یہ شک گزرا ہے کہ کہیں وہ وہی ادھورا فارمولا حاصل نہ کرنا چاہتے تھے جو آپ چاہتے ہیں ـــــ" عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ نہیں۔ تم غلط کہہ رہے ہو۔ بلف کر رہے ہو۔ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا ـــــ" جارج بیسٹ نے کہا لیکن عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا تھا کہ وہ ذہنی طور پر مشکوک ہو چکا ہے۔

" اگر ایسا نہیں ہوا تب تو اچھا ہے کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ ہمارے ملک کے تعلقات ایکریمیا سے تو ہیں لیکن ہم روسیاہ کے سخت دشمن ہیں۔ آپ کو اگر وہ فارمولا چاہیے تھا جو ہمارے پاس ہے تو آپ سرکاری طور پر بھی اس سلسلے میں گفت و شنید کر سکتے تھے اور آپس میں شرائط طے ہو سکتی تھیں لیکن آپ نے اس سلسلے میں چوری کرنے کا فیصلہ کیا۔ جو یقیناً غلط تھا ـــــ" عمران نے کہا۔

" اوہ مگر ہمارا خیال تھا کہ تمہارا ملک کبھی بھی اس فارمولے کا پہلا حصہ دینے پر تیار نہیں ہو گا۔ بلکہ اس طرح اسے ہمارے پاس موجود باقی حصے کا پتہ چل جائے گا اور تم اس کا بھی مطالبہ کر دو گے اور پھر روسیاہ کو بھی اس کا علم ہو جائے گا اور وہ بھی اس سلسلے میں بھاگ دوڑ شروع کر دیں گے ـــــ" جارج بیسٹ نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

" آپ کا اندازہ بالکل غلط تھا جناب۔ ہمیں اس بات کا علم ہے کہ یہ فارمولا ایک جدید ترین اور انتہائی اہمیت کے حامل ایک جنگی ہتھیار کا فارمولا ہے اور آپ جانتے ہیں کہ ہمارا ملک انتہائی پس ماندہ ہے۔

ہم اس فارمولے کی مدد سے اتنے پیمانے پر یہ ہتھیار تیار نہیں کر سکتے تھے کہ جو ہماری ضرورت کے لیے خود کفیل ہو سکیں۔ البتہ ایسا ہو سکتا تھا کہ آپ کے ساتھ یہ شرط طے ہو جاتی کہ ہم فارمولے کا پہلا حصہ آپ کے حوالے کر دیتے۔ اور آپ وہ جنگی ہتھیار تیار کر لیتے اور ہم آپ سے مناسب شرائط پر وہ ہتھیار خرید لیتے۔ اس طرح ہمیں بنا بنایا ہتھیار مل جاتا اور آپ کے پاس بھی ایک جدید ہتھیار آ جاتا ـــــ" عمران نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

" تمہاری بات درست ہے۔ ہمیں اس بات کا خیال بھی نہ آیا تھا ـــــ" جارج بیسٹ نے کہا۔

" اب بھی اگر آپ چاہیں تو ایسا ہو سکتا ہے۔ میں وہ ادھورا فارمولا آپ کے حوالے کر سکتا ہوں۔ لیکن بشرطیکہ آپ اس قدر با اختیار ہوں کہ ہمارے ساتھ باقاعدہ معاہدہ کر سکتے ہوں ـــــ" عمران نے جواب دیا۔

" کیا وہ فارمولا تمہارے پاس ہے ـــــ" جارج بیسٹ نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

" جی ہاں۔ وہ اس وقت بھی یہیں ایکریمیا میں ہے اور میرے ایک فون پر یہاں پہنچ سکتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ آپ اس سلسلے میں سیکرٹ سروس کو نہیں ڈالیں گے۔ میں اس سلسلے میں آپ کی بات اپنے ملک کے سیکرٹری وزارت خارجہ سے کرا سکتا ہوں۔ جو آپ کو اس بات کی یقین دہانی کرا سکتے ہیں کہ ہماری حکومت اس سلسلے میں معاہدہ کرنے پر تیار ہے ـــــ" عمران نے پیش کش کرتے ہوئے کہا۔

" اگر ایسا ہو جائے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہم معاہدہ کرنے پر تیار

ہیں ۔۔۔" جارج بیسٹ نے مسرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن پہلے آپ مجھے اس بات کا یقین دلائیں کہ آپ اتنے با اختیار ہیں کہ اعلیٰ سطح پر کوئی معاہدہ کر سکیں یا کرا سکیں ۔۔۔" عمران نے جان بوجھ کر اُسے جوش دلانے کے لیے کہا۔

"میں ایکریمیا کی سب سے بڑی لیبارٹری کا انچارج ہوں۔ اس سے تم سمجھ جاؤ کہ میں کتنا با اختیار ہوں ۔۔۔" جارج بیسٹ نے عمران کی توقع کے عین مطابق پوری طرح جوش میں آتے ہوئے کہا۔

"میں جانتا ہوں لیکن جب تک آپ مجھے کوئی تحریری رسید نہ دیں میں وہ فارمولا آپ کے حوالے نہیں کر سکتا۔ کیونکہ یہ بہرحال میرے ملک کا مسئلہ ہے ۔۔۔" عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"میں تمہیں باقاعدہ سرکاری رسید دینے پر تیار ہوں تم فارمولا میرے حوالے کر دو۔ بعد میں میری اور تمہاری حکومتیں معاہدہ بھی کر لیں گی کیونکہ ظاہر ہے کوئی ایک دو روز میں تو ہتھیار نہیں بن جاتا۔ اس کے لیے کم از کم ایک سال چاہیے ۔۔۔" جارج بیسٹ نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

وہ دل ہی دل میں سوچ رہا تھا کہ اگر وہ فارمولا حاصل کر لے تو یہ بہت بڑی کامیابی ہو گی۔ بعد میں اس نوجوان کو ختم بھی کیا جا سکتا ہے۔

"سرکاری رسید وہ تو درست ہے۔ لیکن مجھے اس بات کا یقین دلا دیجئے کہ فارمولا کا دوسرا حصّہ اب بھی آپ کے قبضے میں ہے۔ ایسا نہ ہو کہ میں پہلا حصّہ آپ کو دے دوں اور آپ کے پاس دوسرا حصّہ ہی نہ ہو۔ وہ روسیاہ پہنچ چکا ہو۔ پھر ہمیں پہلا حصّہ بھی نہ ملے اور ہم مکمل فارمولے سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں ۔۔۔" عمران نے بڑے تذبذب بھرے لہجے میں جواب دیتے

ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے تمہاری بات درست ہے۔ میں ابھی منگوا کر اُسے تمہیں دکھا سکتا ہوں۔ لیکن اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ وہ فارمولا تمہارے قبضے میں ہے۔ میرا مطلب ہے اس فارمولے کا پہلا حصّہ ۔۔۔" جارج بیسٹ نے کہا۔

"میں بھی وہ فارمولا آپ کو یہاں منگوا کر دکھا سکتا ہوں۔ مجھے آپ با اعتماد اور اعلیٰ کردار کے مالک نظر آتے ہیں۔ اس لیے میں نے ایسی بات کہی ہے اور پھر اس میں میرے ملک کا بھی فائدہ ہے ورنہ ظاہر ہے آپ کے ملک کے وسائل بہت زیادہ ہیں آج نہیں تو کل سہی۔ آپ وہ فارمولا بہرحال حاصل کر ہی لیں گے ۔۔۔" عمران نے قدرے بے بس سے لہجے میں کہا۔

"گڈ۔ تم واقعی بے حد سمجھ دار ہو۔ لیکن معاف کرنا میں تمہیں فارمولا اسی صورت میں منگوا کر دکھا سکتا ہوں کہ تم اس کمرے میں بند رہو۔ میں وہ فارمولا شیشے کی دیوار کے ساتھ لگا کر تمہیں دکھا دوں گا۔ تاکہ تمہیں تسلّی ہو سکے ۔۔۔" جارج بیسٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ان حالات میں آپ کا یہ اقدام مناسب ہے ۔۔۔" عمران نے پھیکی سی ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔

اور جارج بیسٹ نے میز پر پڑا ہوا انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور پھر اس کا ایک بٹن دبایا۔

"یس سر ۔۔۔" دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"سٹرانگ روم انچارج سے بات کراؤ ۔۔۔" جارج بیسٹ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر ۔۔۔" دوسری طرف سے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا اور جارج بیسٹ خاموش ہو گیا۔

"سر میں مائیکل کرانٹ بول رہا ہوں۔ فرمایئے۔ تھوڑی دیر بعد ایک اور باوقار آواز سنائی دی۔

"مائیکل سٹرانگ روم سے ایک فائل ایبون سکس لا کر مجھے یہاں چیکنگ شعبے کے مین روم میں دے جاؤ ۔۔۔" جارج بیسٹ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"مگر اس سلسلے میں آپ قانون کے مطابق باقاعدہ تحریری آرڈر بھیجیں تب ہی فائل سٹرانگ روم سے نکالی جا سکتی ہے ۔۔۔" مائیکل نے تذبذب آلود لہجے میں جواب دیا۔

"مائیکل میں لیبارٹری انچارج ہوں۔ اس وقت ہنگامی حالات ہیں۔ اس لیے میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم وہ فائل فوراً یہاں پہنچا دو اور سنو اگر تم مزید اطمینان چاہتے ہو تو میں رچرڈ آرک سیکورٹی انچارج کو تمہارے پاس بھیج دیتا ہوں تم اس سے رسید حاصل کر کے فائل اس کے حوالے کر دو۔ وہ جب تمہیں واپس کرے گا تو تم اسے رسید واپس کر دینا سمجھے۔ اٹ از مائی آرڈر ۔۔۔" جارج بیسٹ نے شدید غصے کے عالم میں کہا۔

ظاہر ہے ابھی وہ عمران کو کہہ چکا تھا کہ وہ بے پناہ اختیارات کا مالک ہے اور یہاں ایک شعبے کا انچارج بھی اس کا حکم نہ مان رہا تھا۔

"ٹھیک ہے جناب ایسا ٹھیک ہے۔ سیکورٹی انچارج خود آ کر فائل لے جائیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ۔۔۔" دوسری طرف سے مائیکل نے جواب دیتے ہوئے کہا اور جارج بیسٹ نے بڑے فاخرانہ انداز میں رسیور

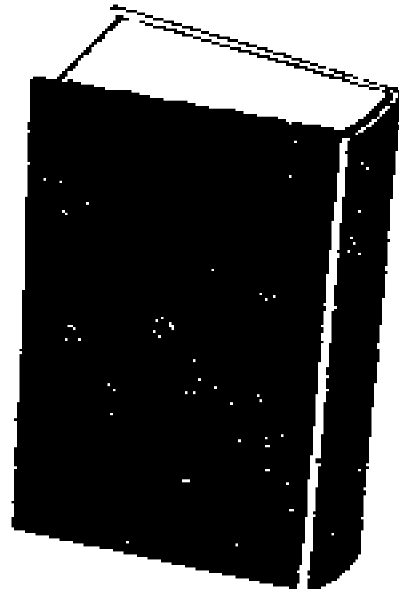
کریڈل پر رکھ دیا۔

"رچرڈ تم جاؤ اور فائل لے آؤ۔ اسے ہم یہیں دکھا دیں گے۔ پھر تم واپس کر آنا ۔۔۔" جارج بیسٹ نے رچرڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بہتر جناب لیکن آپ ذرا محتاط رہیں ۔۔۔" رچرڈ نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"تم مجھے مشورہ دینے کی کوشش مت کرو۔ میں تم سے زیادہ اچھے انداز میں برا بھلا سوچ سکتا ہوں ۔۔۔" جارج بیسٹ نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سوری سر میں نے تو ویسے ہی کہہ دیا تھا ۔۔۔" رچرڈ نے معذرت خواہ لہجے میں کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔



عمران کی ترکیب سو فیصد کامیاب رہی تھی۔ اس کا مقصد تو لیبارٹری میں داخل ہو کر ادھورا فارمولا حاصل کرنا تھا۔ لیکن وہ جانتا تھا کہ اتنی اہم لیبارٹری میں زبردست قسم کے انتظامات کئے گئے ہوں

گئے۔ اس لیے اس لیبارٹری سے عام طریقے سے فائل حاصل کرنا ناممکن تھا۔ چنانچہ اس نے رچرڈ کے سامنے جان بوجھ کر پرسنل سیکرٹری والا ڈرامہ رچایا تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ رچرڈ جیسی فطرت کے لوگ فوراً مشکوک ہو جاتے ہیں۔ اس لیے ظاہر ہے وہ انھیں چیک کرنے کے لیے لیبارٹری لے جائے گا۔ اور پھر وہاں ان کے میک اپ کا راز کھل جائے گا۔ اُسے یہ بھی معلوم تھا کہ لیبارٹری انچارج ایک بوڑھا سائنسدان ہے۔ ایسے لوگ اپنے اختیارات کے بارے میں بڑے حساس ہوتے ہیں۔ لیکن اُسے یہ بھی معلوم تھا کہ میک اپ صاف ہوتے ہی انھیں فوری طور پر بھی موت کے گھاٹ اتارا جا سکتا ہے۔ اس لیے اس نے جان بوجھ کر پرسنل سیکرٹری والا معاملہ درمیان میں ڈال دیا تھا۔ کیونکہ اُسے پورا یقین تھا کہ اس مسئلے میں وہ لوگ اُلجھ جائیں گے اور اس کی تہہ تک پہنچنے کے لیے وہ ضرور انھیں زندہ رکھیں گے۔ اس طرح وہ زندہ سلامت لیبارٹری پہنچ جائیں گے وہاں پہنچنے کے بعد کیا ہوگا۔ اس کا فیصلہ ظاہر ہے حالات پر تھا اور پھر وہی ہوا۔ رچرڈ مشکوک ہو کر انھیں لیبارٹری میں لے آیا۔ یہاں انھیں بے ہوش کر کے ان کا میک اپ صاف کیا گیا اور پھر اُسی طرح روزی کی وجہ سے انھیں زندہ رکھا گیا۔ اب یہ اور بات ہے کہ معاملات عمران کی توقع سے کہیں زیادہ آسان ہوتے چلے گئے اور جارج بیسٹ نے وہ فائل ہی منگوا لی جسے سٹرانگ روم سے اڑانا تقریباً ناممکن تھا۔ اب صرف مسئلہ تھا۔ اس کمرے سے نکلنے۔ فائل حاصل کرنے اور پھر لیبارٹری سے باہر نکلنے کا۔ اس سلسلے میں اس نے ایک تجویز سوچ لی تھی۔ چنانچہ اس نے تنویر کی طرف دیکھا اور پھر آئی کوڈ میں پلکیں جھپکا جھپکا کر ساری تجویز بتا دی

جب تنویر نے بھی آئی کوڈ میں حامی بھری تو عمران کے چہرے پر مسکراہٹ ابھر آئی۔ رچرڈ کو وہاں سے گئے ہوئے چار منٹ ہوئے تھے اور عمران جانتا تھا کہ رچرڈ کو آنے میں کم از کم آدھا گھنٹہ ضرور لگے گا۔

عمران اور تنویر خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ جبکہ دوسری طرف جارج بیسٹ بھی خاموش بیٹھا کسی خیال میں غرق تھا۔ البتہ اس کی نظریں اُنہی کی طرف تھیں۔ اچانک عمران کے چہرے پر تکلیف کے آثار پیدا ہوئے اور پھر یہ آثار اتنی تیزی سے بڑھتے چلے گئے کہ وہ بُری طرح اچھل کر فرش پر گرا اور یوں پھڑکنے لگا جیسے بکری ذبح ہونے کے بعد پھڑکتی ہے۔ اس کے منہ سے ہلکی ہلکی کراہیں نکل رہی تھیں۔ تنویر تیزی سے عمران کی طرف جھپٹا اور اس نے اُسے سنبھالنے کی کوشش کی لیکن عمران کی حالت لمحہ بہ لمحہ غیر ہوتی جا رہی تھی۔

"کیا ہوا۔ اسے کیا ہوا ———" جارج بیسٹ نے چونکتے ہوئے کہا اور پھر وہ اٹھ کر تیزی سے شیشے کی دیوار کی طرف دوڑتا آیا۔

"اوہ پلیز پانی لا دیں۔ اس پر انٹی ماکیٹک کا دورہ پڑ گیا ہے۔ یہ مر جائے گا اگر اسے پانی نہ ملا۔ پلیز ———" تنویر نے انتہائی پریشان انداز میں عمران کو سنبھالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"انٹی ماکیٹک اوہ۔ اوہ۔ مگر پانی کس طرح۔ اس کے لیے تو کمرہ کھولنا ہوگا ———" جارج بیسٹ نے پریشان لہجے میں کہا۔

"پلیز جلدی کریں اگر یہ مر گیا تو سب کچھ ختم ہو جائے گا۔ فارمولا اس کے پاس ہے اور کسی کو معلوم نہیں۔ پلیز۔ پلیز ———" تنویر نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا اچھا ———" جارج بیسٹ نے فارمولے کا سنتے ہی کہا اور پھر

وہ تیزی سے کمرے سے ملحقہ باتھ روم کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ عمران کے چہرے میں اب اس قدر تبدیلی آگئی تھی کہ اس کے جسم کی ایک ایک بوٹی لرز رہی تھی۔ تنویر زندگی میں پہلی بار عمران کی اس بے پناہ اداکاری پر اپنے دل میں عقیدت کے جذبات محسوس کر رہا تھا۔ اس قسم کی اداکاری صرف عمران ہی کر سکتا تھا۔ کم از کم تنویر کے بس کی بات تو نہ تھی۔

اسی لمحے جارج بیسٹ ہاتھ میں پانی کا گلاس اٹھائے تیزی سے باتھ روم سے برآمد ہوا۔ اور پھر وہ بھاگتا ہوا شیشے کی دیوار کے پاس آیا۔ اس نے سوئچ بورڈ کے نچلے حصے میں لگے ہوئے دو بٹن دبا دیئے۔ تو شیشے کی دیوار تیزی سے ایک طرف کھسکتی چلی گئی اور جارج بیسٹ تیزی سے کمرے میں داخل ہوا۔ اس وقت عمران کی حالت سے یوں لگتا تھا جیسے وہ اب بس چند لمحوں کا مہمان ہو۔ اور شاید اس کی اس قدر غیر حالت نے ہی جارج بیسٹ کو مزید سوچنے سمجھنے کا موقع ہی نہ دیا تھا۔

"جلدی پلاؤ اسے پانی پلاؤ۔ یہ تو مر رہا ہے ——" جارج بیسٹ نے گھبراتے ہوئے لہجے میں کہا مگر دوسرے لمحے اس کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ اچھل کر پچھلی دیوار سے ٹکرایا اور پھر فرش پر ڈھیر ہوتا چلا گیا۔ تنویر نے شاید پوری قوت سے اس کی کنپٹی پر مکہ دے مارا تھا اور وہ بوڑھا آدمی اتنی پُر قوت ضرب نہ سہار سکا اور ایک ہی مکہ اس کے لیے کافی ہو گیا۔

"ارے کہیں مار تو نہیں دیا ——" عمران نے اچانک سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔

"میں نے ابھی آہستہ مارا تھا ——" تنویر نے کہا اور عمران بھاگ کر جارج بیسٹ کے قریب پہنچا۔ اس نے اس کی نبض چیک کی۔ مگر جارج بیسٹ تو زندگی

کی سرحد عبور کر چکا تھا۔ کنپٹی کی زوردار ضرب نے اس کا خاتمہ کر دیا تھا۔

"ارے غضب کیا۔ تم نے تو اسے ختم کر دیا۔ چلو بہرحال آؤ ——" عمران نے مڑتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے شیشے کی دیوار والا کمرہ عبور کر کے بڑے کمرے میں آگئے۔ جہاں پہلے جارج بیسٹ اور رچرڈ موجود تھے۔

"تم اس دروازے کا خیال رکھنا۔ رچرڈ ادھر سے ہی آئے گا۔ میں ذرا باتھ روم چیک کر لوں۔ شاید کہیں میک اپ کا سامان ٹرامل جائے تو ہمیں یہاں سے نکلنے میں آسانی ہو جائے گی ——" عمران نے کہا اور پھر وہ تیزی سے باتھ روم میں گھستا چلا گیا۔ تنویر دروازے کے قریب دیوار سے لگ کر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد عمران باتھ روم سے واپس آیا۔

"نہیں یہاں میک اپ کا سامان نہیں ہے ——" عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ تنویر اس کی بات کا جواب دیتا۔ اچانک میز پر پڑے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے لپک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ——" عمران نے جارج بیسٹ کے لہجے میں کہا۔

"سر سپر سیکرٹ سروس کے چیف آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔"

دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ سی آواز سنائی دی۔

"بات کراؤ ——" عمران نے کہا اور چند لمحوں بعد چیف کی آواز عمران کے کانوں سے ٹکرائی۔

"سر آپ کے ہاں وہ پاکیشیائی جاسوس تو نہیں پہنچے ——" چیف نے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

"ابھی تک تو نہیں پہنچے کیوں ——" عمران نے جارج بیسٹ کے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا

"ان کے دو ساتھیوں کو فلاڈیلفیا کے ہوٹل الگانن میں دیکھا گیا ہے۔ جبکہ دو ساتھی غائب ہیں۔ ہم فی الحال ان دونوں کی نگرانی کر رہے ہیں تاکہ جیسے ہی باقی دو کا پتہ چلے تو ہم انھیں گرفتار کر لیں۔ اگر ہم نے انھیں پکڑ لیا تو باقی دو غائب ہو جائیں گے۔ میں نے سوچا کہ شاید باقی دو لیبارٹری کی طرف آئے ہوں" چیف نے جواب دیا۔

"تمہیں کیسے پتہ چلا کہ دو آدمی واقعی پاکیشیائی جاسوس ہیں۔ کیا وہ اصلی شکل وصورت میں ہیں ـــ" عمران نے پوچھا۔

"جی نہیں بس اتفاق سے ان کا پتہ چل گیا۔ ہمیں معلوم تھا کہ عمران کے ساتھ ایک جبشی ہے۔ انتہائی ڈیل ڈول کا مالک۔ اور وہ بے تحاشہ شراب پینے کا عادی ہے۔ چنانچہ ہم نے یہاں کے سب ہوٹلوں کو پابند کیا ہوا تھا کہ کوئی مشکوک آدمی بھی آئے تو ہمیں اطلاع دی جائے۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہمیں اطلاع ملی کہ ہوٹل الگانن میں دو آدمی کمرہ نمبر دس اور گیارہ میں ٹھہرے ہیں۔ جن میں سے ایک کا قد وقامت اسی جبشی جیسا تھا مگر وہ ایکریمین ہے اور خاص بات یہ ہے کہ اس شخص نے ویٹر کو اکٹھی بارہ بوتلیں وہسکی کی لانے کا آرڈر دے دیا۔ اور اب وہ خالص وہسکی مسلسل پی رہا ہے بس اسی بات پر ہم چونک پڑے چنانچہ ہم نے ان کے کاغذات کی مرکز سے چیکنگ کرائی تو پتہ چلا کہ وہ جعلی ہیں ـــ" چیف نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ۔ تم نے یہ اچھا کیا کہ ان کی نگرانی کر رہے ہو۔ ان کے باقی ساتھی ضرور ان سے رابطہ قائم کریں گے ـــ" عمران نے کہا۔

"تھینک یو۔ بس آپ خیال رکھیے گا جیسے ہی کوئی مشکوک آدمی

نظر آئے۔ پلیز فوراً مجھے اطلاع دیجئے گا ـــ" چیف نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے تم فکر نہ کرو ـــ" عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مزید کوئی بات سنے رسیور رکھ دیا کیونکہ اس نے دروازے سے باہر قدموں کی آواز قریب آتی سن لی تھی۔ تنویر بھی چونکنا ہو گیا تھا۔

عمران رسیور رکھتے ہی تیزی سے دروازے کی طرف لپکا اور پھر دوسری طرف وہ کھڑا ہو گیا۔ دوسرے لمحے دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا اور رچرڈ ایک فائل سنبھالے اندر داخل ہوا۔ اسی لمحے تنویر کا ہاتھ فضا میں گھوما۔ مگر شاید رچرڈ ضرورت سے زیادہ ہی ہوشیار آدمی تھا۔ وہ تیزی سے غوطہ کھا گیا اور تنویر کا وار خالی گیا۔ مگر اسی لمحے عمران کی لات پوری قوت سے اس کی پشت پر پڑی وہ چیختا ہوا فرش پر منہ کے بل جا گرا۔ ہاتھ میں پکڑی ہوئی فائل دور جا گری۔

اس نے نیچے گرتے ہی تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی۔ لیکن عمران بھلا اسے اتنی مہلت کہاں دیتا تھا۔ اس کی لات ایک بار پھر حرکت میں آئی اور اٹھتے ہوئے رچرڈ کی کھوپڑی پر پوری قوت سے پڑی اور رچرڈ ہاتھ پیر پھینکتا ہوا ڈھیر ہو گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ تنویر اس دوران دروازہ بند کر چکا تھا۔ عمران تیزی سے فائل کی طرف لپکا۔ اس نے فرش پر سے فائل اٹھا کر اسے کھولا اور اس کے صفحات پر نظریں دوڑانے لگا۔ دوسرے لمحے اس کے چہرے پر بے پناہ مسرت کے آثار ابھر آئے۔ اس نے فائل کو تہہ کر کے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈال لیا۔ دنیا کی سب سے بڑی لیبارٹری سے وہ فائل حاصل کرنے میں کامیاب ہو چکا تھا۔

"اب مسئلہ ہے یہاں سے فوری نکلنے کا ـــ" عمران نے کہا۔

"ہاں اگر میک اپ کا سامان مل جاتا تو ہم آسانی سے نکل سکتے تھے۔"
تنویر نے سر ہلاتے ہوئے کہا ۔

عمران اس کی بات سن کر سر ہلاتا رہا۔ اس کی پیشانی پر شکنوں کا جال سا پھیل گیا تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ اگر فائل کی گمشدگی یا جارج بیسٹ کے قتل کا پتہ چل گیا تو یہ لیبارٹری تو ایک طرف پورے ایکریمیا میں زلزلہ آجائے گا اور اسے فوری وہاں سے نکلنا بھی تھا۔ وہ کچھ دیر سوچتا رہا۔ پھر تیزی سے فرش پر پڑے ہوئے رچرڈ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے رچرڈ کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد ہی رچرڈ نے آنکھیں کھول دیں اور پھر عمران اور تنویر کو سر پر کھڑے دیکھ کر وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا مگر اُسی لمحے عمران نے بڑی پھرتی سے اُسے اپنے دونوں بازوؤں میں جکڑ کر سینے سے لگا لیا۔ رچرڈ خاصے طاقتور جسم کا مالک تھا۔ اس نے اپنے آپ کو عمران کی گرفت سے چھڑانے کی پوری کوشش کی لیکن ظاہر ہے موت کے پنجے سے انسان اپنے آپ کو چھڑا سکتا ہے لیکن عمران کی گرفت سے نکلنا ناممکن تھا۔ عمران نے اپنے بازوؤں کو زور سے جھٹکا دیا اور رچرڈ کے حلق سے چیخ نکل گئی۔ عمران کا بازو اس کی گردن کے گرد کسی جونک کی طرح لپٹا ہوا تھا۔

"سنو رچرڈ۔ تمہارا باس جارج بیسٹ مر چکا ہے۔ اگر تم مرنا نہیں چاہتے تو جیسا میں کہوں ویسا ہی کرو ورنہ ۔۔۔۔" عمران کا لہجہ اتنا سخت تھا کہ رچرڈ کا جسم نمایاں طور پر کانپنے لگ گیا۔

"مم ۔مم ۔۔۔۔" رچرڈ نے کچھ کہنا چاہا لیکن اس کے گلے پر عمران کے بازوؤں کی گرفت اتنی سخت تھی کہ اس کی آواز بھی نہ نکل پا رہی تھی۔

عمران نے بازو کو ذرا سا ڈھیلا کیا

"میں مرنا نہیں چاہتا۔ مجھے بتاؤ تم کیا چاہتے ہو ۔۔۔" رچرڈ نے گھٹے گھٹے لہجے میں کہا اور عمران اس کے لہجے میں موجود سچائی کو بھانپ گیا۔ اُسے ارل جانسن نے بتا دیا تھا کہ رچرڈ بے حد عیاش طبع آدمی ہے اور عیاش طبع آدمی کبھی بھی از خود موت کو گلے سے نہیں لگاتا۔ وہ زیادہ سے زیادہ عیاشی کی ہوس میں زیادہ سے زیادہ طویل عمر کا خواہاں ہوتا ہے۔

"سنو تم نے ہمیں اس لیبارٹری سے زندہ نکال کر لے جانا ہے۔ سمجھے اگر تم نے کسی بھی مرحلے پر ذرا سی بھی شرارت کرنے کی کوشش کی تو میں ایک لمحے میں تمہیں موت کے گھاٹ اتار سکتا ہوں ۔۔۔" عمران کا لہجہ اور بھی زیادہ سرد ہو گیا۔

"ٹھیک ہے میں تیار ہوں مگر وعدہ کرو کہ تم یہاں سے نکلنے کے بعد مجھے مارو گے نہیں ۔۔۔" رچرڈ نے کہا۔

"یہ ہمارا وعدہ ہے کہ تم زندہ رہو گے ۔۔۔" عمران نے کہا اور رچرڈ نے رضامندی کے طور پر سر ہلا دیا۔

"تنویر اس کی جیبوں کی تلاشی لو ۔۔۔" عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا اور تنویر نے آگے بڑھ کر اس کی جیبوں کی مکمل تلاشی لینا شروع کر دی اور پھر اس کی جیب سے ریوالور برآمد کر لیا۔

"تیار رہنا تنویر یہ ذرا بھی غلط حرکت کرے تو اسے گولی مار دینا۔" عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر جھٹکا دے کر اس نے رچرڈ کو اپنے جسم سے دور دھکیل دیا۔ آزاد ہوتے ہی اس نے سب سے پہلے دونوں ہاتھوں سے اپنی گردن مسلی۔ اس کے چہرے پر موجود شدید

تکلیف کے آثار اب تیزی سے ختم ہوتے جا رہے تھے۔

"تم لوگ اس کمرے سے باہر کیسے آئے ــــ" رچرڈ نے اس بار قدرے خود اعتمادی سے سوال کرتے ہوئے کہا اور عمران جس نے رچرڈ کو دھکا دیتے ہی تنویر کے ہاتھ سے ریوالور لے لیا تھا۔ اچانک ٹریگر دبا دیا اور گولی رچرڈ کے کان کی لو کو کاٹتی ہوئی گزر گئی۔ رچرڈ خوف کی شدت سے بری طرح اچھلا اور پھر وہ کان کی لو کو بری طرح مسلنے لگا۔ جہاں سے قطرہ قطرہ خون رس رہا تھا۔ رچرڈ خوف سے دھواں دھواں ہو گیا تھا۔

"اب دوسرا سوال پوچھا تو یہی گولی کھوپڑی بھی توڑ سکتی ہے سمجھے ــــ" عمران نے سرد لہجے میں کہا اور رچرڈ نے یوں لاشعوری طور پر سر ہلا دیا جیسے اب وہ ہپناٹزم کے معمول کی طرح کام کرے گا اور عمران چاہتا بھی یہی تھا کہ رچرڈ کے لاشعور میں خوف بیٹھ جائے۔

"آؤ میرے ساتھ ــــ" رچرڈ نے چند لمحوں کے بعد دبے دبے لہجے میں ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"چلو مگر سنو تم ہمیں اس راستے سے باہر نہیں لے جاؤ گے۔ جہاں سے آئے تھے۔ ہم شارٹ کٹ استعمال کرنا چاہتے ہیں ــــ" عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے تمہاری بات درست ہے۔ میں بھی نہیں چاہتا کہ میں اس راستے سے تمہیں لے جاؤں اور کل کو میرا کورٹ مارشل ہو جائے۔ میں تمہیں باہر نکال کر یہاں واپس آؤں گا اور پھر اپنے آپ کو بے ہوش کر لوں گا تاکہ یہی سمجھا جائے کہ جیسے ہی میں اندر داخل ہوا۔ مجھے مکہ مار

کر بے ہوش کر دیا گیا اور تم لوگ نجانے کس راستے سے نکل گئے ــــ" رچرڈ نے کان کو مسلتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے اس طرح تم سزا سے بچ جاؤ گے ــــ" عمران نے جواب دیا۔

"تو آؤ ــــ" رچرڈ نے کہا اور پھر وہ انہیں لیے ہوئے بجائے باہر والے دروازے کی طرف بڑھنے کے بعد اندرونی دروازے کی طرف بڑھا۔ اس کمرے سے نکل کر وہ ایک تنگ سی راہداری میں سے ہوتے ہوئے ایک اور چھوٹے سے کمرے میں آ گئے۔ رچرڈ نے اس کمرے کے فرش پر پڑا ہوا قالین الٹا اور پھر فرش پر لگے ہوئے پھول دار ٹائلز میں سے ایک ٹائل کے پھول کے درمیان میں اپنی چھوٹی انگلی رکھ کر زور سے اسے دبایا تو کمرے کا فرش ایک کونے سے سمٹتا چلا گیا۔ اب وہاں سیڑھیاں نیچے جاتی صاف دکھائی دے رہی تھیں سیڑھیاں اترنے کے بعد وہ ایک پتلی سی سرنگ میں پہنچ گئے۔ سرنگ دور تک چلی گئی تھی۔ رچرڈ انہیں اس سرنگ میں لیے آگے بڑھتا چلا گیا۔

"یہ راستہ صرف جارج بسیٹ کو اور مجھے معلوم ہے۔ یہ ٹاپ ایمرجنسی میں استعمال کرنے کے لیے بنایا گیا تھا۔ چونکہ جارج بسیٹ مر چکا ہے اس لیے ظاہر ہے میرے علاوہ اور کوئی اس راستے کو نہیں جانتا ــــ" رچرڈ نے کہا۔

"یہ سرنگ کہاں جا کر نکلے گی ــــ" عمران نے پوچھا۔

"یہ لیبارٹری اور کالونی کی حدود سے دور ایک دریائے آسین کے کنارے جا نکلتی ہے۔ جہاں ایک غار میں خفیہ لانچ چھپائی گئی ہے اس

لانچ کے ذریعے تم آسانی سے دریائے آسین میں سفر کرتے ہوئے سمندر میں پہنچ سکتے ہیں اور پھر وہاں سے جہاں جی چاہے جا سکتے ہو" رچرڈ نے جواب دیا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ سرنگ کے اختتام پر پہنچ گئے کیونکہ سامنے سپاٹ دیوار آ گئی تھی۔ رچرڈ نے اس دیوار کی جڑ میں ایک پتھر کو زور سے دبایا تو دیوار ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز پیدا کرتی ہوئی ایک طرف ہٹ گئی اور جب وہ باہر نکلے تو وہ واقعی دریا کے کنارے پر موجود تھے۔

"آؤ میرے ساتھ میں تمہیں لانچ میں بٹھا دوں ـــــ" رچرڈ نے کہا۔ اور پھر وہ تقریباً دوڑتے ہوئے آگے بڑھے۔ دریا کے کنارے پر ایک غار قدرتی طور پر موجود تھی۔ اس کے اندر لانچ موجود تھی۔ رچرڈ نے رسی کھول کر لانچ کو دریا میں ڈال دیا اور پھر عمران اور تنویر اچھل کر لانچ میں سوار ہو گئے۔ عمران نے چیک کیا کہ لانچ میں پٹرول موجود تھا۔

"اب مجھے اجازت ہے ـــــ" رچرڈ نے سوالیہ لہجے میں کہا۔

"ہاں تم جا سکتے ہو اور سنو اگر تم سزا سے بچنا چاہتے ہو تو وہی طریقہ استعمال کرنا جو تم نے سوچا ہے۔ ورنہ نقصان اٹھاؤ گے۔ عمران نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انجن اسٹارٹ کیا اور دوسرے لمحے لانچ انتہائی تیز رفتاری سے آگے دوڑتی چلی گئی۔ لانچ کے آگے بڑھتے ہی رچرڈ واپس دوڑا۔

عمران نے ذرا سا فاصلہ طے کرنے کے بعد لانچ کو کنارے کی طرف کر کے روک دیا۔

"آؤ نیچے آ جاؤ ـــــ" عمران نے لانچ کو رسی سے ایک درخت سے باندھتے ہوئے کہا۔

"کیوں اس لانچ سے آگے چلے چلتے ـــــ" تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ لانچ بہرحال دشمن کی ہے۔ ہم کسی وقت بھی ٹریس کیے جا سکتے ہیں" عمران نے کہا اور پھر وہ دونوں لانچ سے اتر کر تیزی سے درختوں کے اندر دوڑتے چلے گئے۔ لیکن ابھی تھوڑی ہی دور آگے بڑھے تھے کہ اچانک ان کی پشت پر ایک زوردار دھماکہ ہوا اور وہ اچھل کر مڑے اور دوسرے لمحے انھوں نے لانچ کے پرزے فضا میں بکھرتے دیکھے۔ اس کے ڈھانچے سے شعلے نکل رہے تھے۔

"دیکھا رچرڈ نے سزا سے بچنے کے لیے اپنے خلاف آخری ثبوت بھی ختم کر دیا۔ اس نے جس طرح ہمارے سامنے لانچ کا ذکر کیا تھا اور ہمیں خود لانچ میں بٹھایا تھا میں اسی لمحے کھٹک گیا تھا کہ اس میں ضرور کوئی راز ہے ـــــ" عمران نے سنجیدہ لہجے میں تنویر سے مخاطب ہو کر کہا جو ابھی تک آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر جلتی ہوئی لانچ کو دیکھ رہا تھا۔ شاید اس کے ذہن میں یہی خیال آ رہا تھا کہ اگر عمران اس کی بات مان لیتا تو اس وقت لانچ کے ساتھ اس کے جسم کے پرزے بھی فضا میں بکھر چکے ہوتے۔

"تو لاسکی بم کا چکر ہو گا ـــــ" تنویر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے۔ بہرحال اب ہم محفوظ ہیں۔ رچرڈ اپنے طور پر ہمیں ختم کر چکا ہے۔ تاکہ اگر ہم پکڑے جائیں تو اس کے خلاف بیان نہ دے سکیں کہ وہی ہمیں خفیہ راستہ سے باہر لایا ہے ـــــ" عمران نے کہا اور پھر وہ

آگے بڑھ گیا۔

درختوں کے ذخیرے سے نکلنے کے بعد وہ ایک سڑک پر پہنچ گئے جہاں تیز رفتار ٹریفک پوری روانی سے چل رہا تھا۔ یہ شاید کسی اور شہر میں جانے والی گرینڈ ٹرنک روڈ تھی۔ وہ دونوں سڑک کے کنارے چلتے رہے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک روڈ سائیڈ کیفے تک پہنچ گئے جس کے ساتھ ہی ایک پٹرول پمپ بھی تھا۔ عمران سیدھا کیفے کے کاؤنٹر پر گیا۔

"کیا یہاں ٹیکسی مل سکتی ہے۔ ہماری کار کافی پیچھے خراب ہو گئی ہے"۔ عمران نے کاؤنٹر پر موجود ایک با اخلاق سے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ یہاں ٹیکسی تو نہیں مل سکتی۔ آپ نے جانا کہاں ہے ـــــ" نوجوان نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ففتھ ریونیو ـــــ" عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے آپ کا کام ہو جائے گا۔ آپ تشریف رکھیں میری ڈیوٹی ابھی آف ہونے والی ہے۔ مجھے بھی ففتھ ریونیو سے ہی گزرنا ہے میں آپ کو وہیں ڈراپ کرتا جاؤں گا ـــــ" نوجوان نے کہا۔

"مگر آپ ہمیں راستے میں لوٹ تو نہیں لیں گے ـــــ" عمران نے قدرے خوفزدہ لہجے میں کہا اور نوجوان قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"آپ ایشیائی ہیں اس لیے ڈرے ہوئے ہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ایکریمیا کا ہر آدمی ڈاکو اور لٹیرا نہیں ہوتا ـــــ" نوجوان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا مگر آپ پیسے تو لیں گے۔ مگر ـ ـ ـ ـ" عمران نے کہا۔

"تو کیا آپ ٹیکسی میں مفت سفر کرتے ـــــ" نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں ہم ٹیکسی کو اپنی رہائش گاہ پر لے جاتے اور وہاں سے اسے کرایہ ادا کر دیتے۔ اتفاق سے چلتے ہوئے بٹوہ ساتھ لانا ہم بھول گئے ہیں ـــــ" عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"اوہ مگر آپ تو دو ہیں دونوں ہی بٹوہ لانا بھول گئے ہیں ـــــ" نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں خزانچی ہوں جناب سارا کیش میرے پاس ہی رہتا ہے ـــ" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں جناب میں آپ سے کوئی کرایہ نہ لوں گا ـــــ" نوجوان نے ہنستے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ایک اور نوجوان کاؤنٹر کے پاس پہنچ گیا۔

"تم آ گئے ڈینس آؤ سیٹ سنبھالو ـــــ" نوجوان نے اس نوجوان کو دیکھتے ہی چہک کر کہا اور پھر وہ اس نوجوان کو کیش بکس کی تفصیلات بتا کر کاؤنٹر سے باہر آ گیا۔

"آؤ چلیں میرا جانشین آ گیا ـــــ" نوجوان نے مسکراتے ہوئے عمران اور تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کمال ہے ـــــ آپ نے تو بڑے آرام سے کرسی چھوڑ دی"۔ عمران نے بڑے احمقانہ انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یہ ایکریمیا ہے ایشیا نہیں ہے ـــــ" نوجوان نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ انہیں کیفے کی پشت پر لے آیا۔ جہاں دو کاریں کھڑی

تھیں۔ نوجوان نے ایک کار کا دروازہ کھولا اور پھر اس نے اندر بیٹھ کر باقی دروازوں کے لاک بھی کھول دیئے اور عمران تو نوجوان کے ساتھ ہی فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ جبکہ تنویر نے پچھلی سیٹ سنبھال لی۔ اور دوسرے لمحے کار تیزی سے سڑک پر آکر اس پر بہتی ہوئی ٹریفک میں شامل ہو گئی۔ راستے میں بھی عمران کی باتوں پر نوجوان بے طرح ہنس رہا تھا۔

"اب تو میرا جی چاہ رہا ہے کہ میں آپ کی رہائش گاہ بھی دیکھ لوں تاکہ آپ سے دوبارہ ملاقات ہو سکے۔ آپ بے حد دلچسپ آدمی ہیں ۔۔۔" نوجوان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہماری رہائش گاہ بھی ہماری طرح ہی دلچسپ ہے۔ چڑیا گھر دیکھا ہوا ہے ۔۔۔" عمران نے بڑے پراسرار سے انداز میں پوچھا اور نوجوان اتنے زور سے ہنسا کہ گاڑی بری طرح ڈگمگانے لگی۔

"ارے ارے گاڑی سنبھالو ورنہ ہم چڑیا گھر کے بجائے کسی مردہ خانے پہنچ جائیں گے ۔۔۔" عمران نے تیز لہجے میں کہا اور نوجوان نے جلدی سے گاڑی سنبھال لی۔

اسی طرح باتوں میں وقت کٹنے کا بھی پتہ نہ چلا اور نفعتہ ریلوینو کی مین مارکیٹ آگئی۔

"ہم کل آکر آپ کو کرایہ ادا کر دیں گے شکریہ ۔۔۔" عمران نے ایک ٹریفک سگنل پر کار رکتے ہی کہا اور پھر وہ اچھل کر نیچے اتر گیا۔ تنویر نے بھی اس کی پیروی کی۔

"ارے ارے کچھ اپنا اتہ پتہ تو بتاتے جاؤ ۔۔۔" نوجوان نے چیختے ہوئے کہا مگر عمران اور تنویر پیدل چلنے والوں کے ہجوم میں شامل ہو چکے تھے۔

چند لمحوں بعد وہ پیدل چلتے ہوئے ہوٹل الگائن پہنچ گئے۔ جہاں جوزف اور کیپٹن شکیل رہائش پذیر تھے۔

"مگر چیف تو کہہ رہا تھا کہ ان کی نگرانی ہو رہی ہے ۔۔۔" ہوٹل الگائن کے سامنے پہنچتے ہی تنویر نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے ۔۔۔" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ ہوٹل کے سامنے سے گزرتا چلا گیا۔ ہوٹل کی عمارت ختم ہونے کے بعد ایک چھوٹا سا کیفے تھا اور عمران اس کیفے میں داخل ہو گیا۔

"کیا آپ مجھے دو سکے عنایت کریں گے۔ میں نے ایک ایمرجنسی فون کرنا ہے اور ۔۔۔۔۔" عمران نے کاؤنٹر پر کھڑی لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ اچھا اچھا یہ لیجئے ۔۔۔" لڑکی نے ٹرے میں پڑے ہوئے چند سکے اٹھا کر عمران کے سامنے رکھ دیئے۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔ عمران نے بڑے اطمینان سے سکے اٹھائے اور برآمدے کی طرف مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ فون ملا چکا تھا۔

"ہیلو کمرہ نمبر دس سے بات کرائیے ۔۔۔" عمران نے آپریٹر سے کہا۔ وہ الگائن ہوٹل کا ایکس چینج فون نمبر اس کے بڑے بورڈ پر پہلے ہی پڑھ چکا تھا۔

"یس سر ۔۔۔" دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں کیپٹن شکیل کی آواز ابھری۔

"کون بول رہا ہے ۔۔۔" کیپٹن شکیل کے لہجے میں سختی تھی۔

"آپ نے کمال کر دیا جناب۔ سارا بورڈ آپ کے انتظار میں بیٹھا ہوا ہے۔ رقم کا مسئلہ ہے اور آپ یہاں اطمینان سے بیٹھے ہوئے ہیں ۔۔۔" عمران نے اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"بورڈ کون سا بورڈ۔ کیسا بورڈ ۔۔۔" کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے آپ کے ہوٹل سے تو نزدیک ہی ہے۔ تقریباً چالیس قدم پر

آپ کو یہاں سے آسانی سے دیکھا جا سکتا ہے۔ آپ فوراً آجائیں ــــــ" عمران نے زور دیتے ہوئے کہا۔

"آپ نے کسے فون کیا ہے جناب۔ میرا کسی بورڈ سے کوئی تعلق نہیں ہے ــــ" کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ارے آپ مارشل کلاپ نہیں ہیں ــــ" عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ساری رانگ نمبر ــــ" دوسری طرف سے کیپٹن شکیل نے کہا اور عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ وہ کوڈ ورڈز میں کیپٹن شکیل کو بتا چکا تھا کہ ایک تو ان کی نگرانی ہو رہی ہے اور دوسرا یہ کہ عمران کو رقم کی فوری ضرورت ہے اور وہ ہوٹل کے قریب موجود ہے۔ اس نے یہ مخصوص کوڈ ورڈز اسی لیے استعمال کئے تھے تاکہ اگر اس کا فون چیک کیا جا رہا ہو تو اسے واقعی ہی رانگ نمبر سمجھا جائے۔

فون کرنے کے بعد وہ بوتھ سے باہر آیا اور پھر تنویر کو لیتے ہوئے وہ سائیڈ روڈ سے ہوتا ہوا ہوٹل کی پشت کی طرف آ گیا۔ کیونکہ کوڈ ورڈز میں سامنے کا مطلب پیچھے ہی ہوتا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے کیپٹن شکیل اور جوزف کو ہوٹل کے فائر ڈور سے جو پچھلی گلی میں کھلتا تھا۔ گلی میں آتے دیکھا۔ عمران اور تنویر اس گلی سے تھوڑی دور ایک بس اسٹاپ پر موجود تھے۔ انھوں نے عمران اور تنویر کو دیکھ لیا تھا لیکن ظاہر ہے نگرانی کے خوف کی وجہ سے وہ براہ راست نہ آ سکتے تھے۔ عمران وہاں خاموش کھڑا رہا۔ اس کی نظریں کیپٹن شکیل اور جوزف کے عقب میں چلنے والے ہجوم پر جمی ہوئی تھیں۔ مگر اسے کوئی مشکوک آدمی نظر نہ آیا۔

"تنویر تم جا کر کیپٹن شکیل کے ساتھ گزرتے ہوئے اسے کہو کہ وہ فارن پوسٹ آفس میں پہنچ جائے۔ میں وہیں جا رہا ہوں ــــ" عمران نے تنویر سے کہا اور تنویر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران مڑا اور پھر وہ بھی مخالف سمت میں

بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ فارن پوسٹ آفس کی عمارت میں داخل ہوا اس نے کاؤنٹر کے قریب کھڑے ہوئے کیپٹن شکیل کو دیکھ لیا۔

"جناب کیا آپ میرا ایک کام کریں گے ــــ" عمران نے کیپٹن شکیل کے قریب پہنچ کر کہا۔

"فرمائیے ــــ" کیپٹن شکیل نے بڑے اجنبی لہجے میں مڑ کر پوچھا۔

"مجھے کچھ رقم کی ضرورت ہے اگر آپ ......" عمران نے بڑے عاجزانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا یہ لیجئے ــــ" کیپٹن شکیل نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر دو بڑے نوٹ نکال کر ہاتھ پر رکھ دیئے۔

"شکریہ ــــ" عمران نے بڑے عاجزانہ لہجے میں کہا۔

"مگر ایک بات بتا دوں یہاں ایکریمیا میں بھیک مانگنا جرم ہے۔ اس بات کا خیال رکھنا۔ اگر تمھیں روٹی کپڑا چاہیے تو کسی رفاہی ادارے میں چلے جاؤ ــــ" کیپٹن شکیل کے لہجے میں سختی تھی۔

"ارے آپ مجھے غلط سمجھے ہیں۔ میں نے تو فلم دیکھنی تھی اور فلم کے پیسے میں اپنی رقم استعمال نہیں کیا کرتا۔ خواہ مخواہ کی فضول خرچی ہوتی ہے۔" عمران نے بڑے معصوم لہجے میں کہا اور آگے بڑھتا چلا گیا۔ کیپٹن شکیل کی آنکھوں میں مسکراہٹ کے سائے تیرنے لگے۔ عمران وہاں سے ہٹ کر فارن ڈلیوری کاؤنٹر پر گیا۔ اس نے وہاں سے فارن ڈلیوری کا بڑا لفافہ حاصل کیا اور پھر ایک طرف ہو کر اس نے جیب سے فائل نکال کر اس کا کور جس پر فائل کا نام وغیرہ اور لیبارٹری کا مخصوص نشان بنا ہوا تھا پھاڑ کر اسے واپس جیب میں رکھا اور فائل کو لفافے میں ڈال کر اس نے اسے باقاعدہ سیل کیا۔ اس پر سر سلطان کی رہائش گاہ کا پتہ لکھا اور اسے کاؤنٹر پر دے دیا۔

چند لمحے بعد ہی اُسے رسید مل گئی اور رسید لے کر وہ مڑا اور فارن پوسٹ آفس کی عمارت سے باہر نکلتا چلا آیا۔

"کیپٹن شکیل کسی کیمیکل سٹور سے میک اپ کا سامان خریدو اور چاروں کے لیے ملبوسات بھی۔ اور رائل پارک کے جنوبی حصے میں آ جاؤ جلدی ـــــ" عمران نے قریب سے گزرتے ہوئے کیپٹن شکیل سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور پھر وہ سڑک پر مڑ گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ سب رائل پارک کے جنوبی حصے میں پہنچ گئے۔ یہ بہت بڑا پارک تھا جس کا جنوبی حصہ خاص طور پر گھنے درختوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ یہ سپاٹ خاص طور پر رومان کرنے والے جوڑوں کے لیے جنت کا درجہ رکھتا تھا۔ پھر عمران کے ہاتھ تیزی سے چلنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد وہ چاروں نئے میک اپ میں آ چکے تھے۔ اس کے بعد انھوں نے لباس بدلے اور پرانے لباس انھوں نے بیگ میں ڈال کر اس پلاسٹک کے بیگ میں جس میں ان کے نئے کپڑے بند تھے، وہ بیگ انھوں نے ایک گھنی جھاڑی کے نیچے چھپا دیا۔ اس کے بعد وہ علیحدہ علیحدہ ہو کر پارک سے باہر آ گئے۔

"کام بن گیا عمران صاحب ـــــ" کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"بن بھی گیا اور جہاں پہنچنا تھا پہنچ بھی گیا ـــــ" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کیپٹن شکیل نے اطمینان بھرے لہجے میں سر ہلا دیا۔ وہ رات انھوں نے ساحل سمندر پر ایک چھوٹے سے ہوٹل میں گزار دی۔ عمران صبح ہوتے ہی انھیں چھوڑ کر چلا گیا اور پھر جب تقریباً تین گھنٹوں بعد واپس آیا تو اس کے پاس ان چاروں کے پاسپورٹ اور دوسرے کاغذات موجود تھے۔ پاسپورٹ پر ان کے وہی فوٹو تھے جو موجودہ میک اپ میں انھوں نے عمران کے کہنے پر مختلف فوٹو

سٹوڈیوز سے بنوائے تھے۔

"چلو بھئی اب تیاری کرو بڑی چھٹیاں گزار لیں ہم نے۔ ایک گھنٹے بعد ہماری فلائٹ جانی ہے ـــــ" عمران نے آتے ہی کہا۔

اور پھر ایک گھنٹے بعد وہ واقعی انٹرنیشنل فلائٹ پر سوار پاکیشیا کی طرف اڑے چلے جا رہے تھے۔ مطمئن اور آسودہ۔

"مس کیا میں ایک فون کر سکتا ہوں۔ مجھے ایک ضروری پیغام دینا ہے۔" عمران نے اچانک قریب سے گزرتی ہوئی ایئر ہوسٹس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کہاں کرنا ہے ـــــ" ایئر ہوسٹس نے چونک کر پوچھا۔

"ایکریمیا کے دارالحکومت ناراک میں ـــــ" عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے آئیے ـــــ" ایئر ہوسٹس نے کہا اور عمران اس کے پیچھے اٹھ کر چل پڑا۔ پائلٹ کیبن کے ساتھ ہی ایک چھوٹا سا کیبن موجود تھا جس پر فون لکھا ہوا تھا۔

"آپ پوری دنیا میں جہاں جی چاہے فون کر سکتے ہیں۔ ریٹ لسٹ آویزاں ہے۔ رقم مشین میں ڈال کر آپ کو ٹوکن مل جائے گا اور اس ٹوکن کی مدد سے آپ فون کر سکتے ہیں ـــــ" ایئر ہوسٹس نے اُسے لائحہ عمل سمجھاتے ہوئے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا فون بوتھ میں داخل ہو گیا۔ اُسے معلوم تھا کہ سٹلائٹ مائیکرو فون سسٹم کے ذریعے وہ جہاں چاہے آسانی سے فون کر سکتا ہے۔ چنانچہ اس نے اندر داخل ہو کر ریٹ لسٹ دیکھی اور پھر مطلوبہ رقم مشین میں ڈال دی۔ دوسرے لمحے ٹوکن باہر آ گیا۔ ٹوکن اس نے فون کے مخصوص خانے میں ڈالا اور پھر فون کا رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے لگا۔ اُسے معلوم تھا کہ ہر ملک کے لیے ٹوکن مخصوص ہے۔ اس لیے ظاہر ہے ٹوکن کو ڈالنے کے بعد اس کا رابطہ ایکریمیا سے مل گیا ہوگا۔

"یس ۔۔۔" چند لمحوں بعد ایک آواز رسیور پر گونجی۔
"مسٹر کرافگر آپ کا چیف کہاں ہے ۔۔۔" عمران نے آواز بدل کر کہا۔
"چیف۔ تم کون ہو ۔۔۔" دوسری طرف سے کرافگر کی چونکی ہوئی آواز سنائی دی۔
"میرا نام علی عمران ہے مسٹر کرافگر آپ کا دیرینہ خادم۔ اُمید ہے آپ کے چیف کو یہ اطلاع مل چکی ہوگی کہ مین لیبارٹری انچارج جارج بیسٹ ہلاک ہو چکا ہے اور ادھورے فارمولے کی فائل سٹرانگ روم سے غائب ہو چکی ہے ۔۔۔" عمران نے کہا۔
"اوہ۔ تم۔ تم کہاں سے بول رہے ہو ۔۔۔" کرافگر کی آواز یوں سنائی دی جیسے اس کے سر پر بم پھٹ پڑا ہو۔
"تمہاری رہائش گاہ کے قریب سے ہی بول رہا ہوں۔ مسٹر کرافگر مگر تم گھبرا کیوں گئے۔ اپنے چیف سے کہنا کہ یہ فارمولا تمہارے مقدر میں نہیں ہے۔ یہ ہماری چیز تھی اور ہم نے حاصل کر لی اور اب اگر تم نے خود یا کسی مجرم تنظیم کو اس فارمولے کے حصول کے لیے بھیجا تو سپر سیکرٹ سروس سپر قبرستان میں تبدیل ہو جائے گی۔ سمجھے ۔۔۔" عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔
"مگر تمہارے ساتھی تو فلاڈیلفیا میں تھے اور تم یہاں ۔۔۔" کرافگر نے اٹکتے ہوئے لہجے میں کہا۔
وہ میرے ساتھی نہیں تھے کرایے کے آدمی تھے۔ سمجھے جہاں ملیں بیشک گولی مار دیں، میری طرف سے اجازت ہے۔ بائی بائی۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

ختم شد